461
150
311

تاریخ اسلام

حصۂ چہارم

یعنی

خلافت بنی عباس

جسمیں خلافت بنو عباس کے مختصر لیکن جامع اور معتبر حالات درج ہیں اور جسے زمانۂ
حال کے مشہور ادیب اور مورّخ علامہ محی الدین خیاط مصری نے معتبر تاریخی کتابوں
کی مدد سے تالیف کیا

اور

خاکسار محمد صدیق نے بمعاوضہ مولانا مولوی ابو المحمود محمد حامد خانصاحب فاضل ادبیات سے ترجمہ کرایا
اور خود ترجمہ پر نظر ثانی کی اور اصلاح و ترمیم۔ حذف و اضافہ کے بعد موجودہ صورت میں

صدّیق بک ڈپو۔ لکھنؤ

سے شایع کیا

بار اول ۲۰۰۰

مطبوعہ اشاعت العلوم پریس فرنگی محل لکھنؤ

اشیاء چکن ساختہ شہر لکھنؤ

نام اشیاء معہ وضع و کام	طول	عرض	قیمت
تھان چکن۔ کپڑا و کام اوسط درجے سے اعلےٰ درجے تک	۹ گز	۱۸ گرہ	سعہ سے عسہ تک
تھان چکن۔ بوٹیدار معمولی	۹ ،	۱ گز	عسہ ، صہ ،
ساری چکن۔ صرف بوٹیدار قابل استعمال روُسا کام و کپڑا اعلیٰ درجہ کا	۶ ،	۱ ،	صہ ، عسہ ،
ساری چکن۔ اوسط درجہ کی۔ بیلدار و بوٹی دار۔	۵ ،	۱۸ گرہ	عسہ ، للعہ ،
ڈوپٹہ چکن صرف بوٹیدار کپڑا و کام نہایت نفیس قابل استعمال بیگمات	۳ ،	۱ گز	عسہ ، سے ،
ڈوپٹہ چکن۔ بیلدار و بوٹی دار اوسط درجہ کا	۲ گز	۲۰ گرہ	سے ، سے ،
پارچہ چکن ایک اچکن یا انگرکھے کے لائق	۳ گز	۲۰ گرہ	عسہ ، صہ ،
رومال چکن۔ کندھے پر ڈالنے کے ایک گز سے ۱ گز مربع تک			عسہ ، عہ ،
رومال چکن۔ دستی ۶ گرہ سے ۸ گرہ تک (مربع)			عہ ، ۳ ،
کرتے چکن۔ گلا۔ مسلمانی و ہندوانی کام گردبیل و صرف گریبان پر	۳۲ گرہ تک		عسہ ، عا ،
کف کالر چکن۔ ہر قسم و ہر مذاق و ہر پیمانہ کے			صہ سے عا تک فی سیٹ
بلوز و باڈی چکن۔ کام و کپڑا نہایت نفیس و اعلےٰ درجہ کا۔	ہر پیمانہ کے		عسہ سے سے تک
ٹیبل کور چکن۔ کپڑا و کام اعلیٰ درجہ ۱۸ انچ سے ۳۶ انچ مربع تک			عسہ ، سے ،
کلاہ میرٹھ۔ کارچوبی کام کی ہر ناپ و ہر قسم			عہ ، صہ ،
کلاہ میرٹھ۔ کلابتوں کام کی			صہ ، عہ ،
کلاہ میرٹھ۔ ریشمی و رنگین کام قالب چڑھی ہوئی اور بغیر قالب کی			سے ، صہ ،
کشتی نما امریبہ ریشمی و نیم زری و پرزر کام کی			سے ، صہ ،
کلاہ چکن بڑھیا۔ بڑے سر کی۔ کام و کپڑا اعلیٰ درجہ کا			صہ ، ۱۲ ،
کلاہ چکن۔ اوسط و معمولی کام کی			۱ سے ۱۲ تک
دوپلی چکن خاص لکھنؤ کی ٹوپی کام بڑھیا اعلیٰ درجہ کا ہر قسم و ہر ناپ کی			صہ ، صہ ،
دوپلی ، کام و کپڑا اوسط درجہ کا			صہ ، ، ۸ تک
دوپلی۔ چکن کا کام کھدر پر نہایت نفیس			عہ ، ،
گوٹ۔ دو چو گوشہ چکن کی کھدر پر			عہ ، ۸ تک

ملنے کا پتہ حلیق برادرس تاجران چکن۔ چوک لکھنؤ

فہرست مضامین تاریخ اسلام حصہ ۲

فہرست مضامین تاریخ اسلام حصہ ۲

دیباچہ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد بن عبداللہ وعلی سائر الانبیاء والمرسلین وآلھم وصحبھم اجمعین ۔

آج میں "دروس التاریخ الاسلامی" کا چوتھا حصہ شائع کر رہا ہوں جس میں حکومت عباسیہ کی مختصر تاریخ بیان کی گئی ہے اس حصہ میں میں نے ایک جدول کا اضافہ بھی کیا ہے جس سے خلافت راشدہ اور حکومت امویہ وعباسیہ کے زمانہ مع سنین ہجری وعیسوی ظاہر ہوتے ہیں ۔ تاکہ اگر ناظرین یہ معلوم کرنا چاہیں کہ فلاں واقعہ کس خلیفہ کے عہد حکومت یا کس سنہ ہجری یا عیسوی میں ظہور پذیر ہوا ۔ تو معلوم کر سکیں ۔ سنین کے ترتیب دینے میں مجھے اتنی ہی کوشش کرنی پڑی جتنی کہ میں نے واقعات کے جمع کرنے میں کی ۔ اس موقعہ میں یہ بات بھی ناظرین پر پوشیدہ رکھنا نہیں چاہتا کہ اس حصہ کی تالیف میں مجھے گذشتہ تین حصوں کی نسبت زیادہ مطالعہ کی ضرورت پڑی اور زمانہ بھی بہت صرف ہوا کیونکہ عباسی عہد میں حکومت اسلامیہ میں چھوٹی چھوٹی شاخیں پیدا ہو گئی تھیں لہذا ضرورت تھی کہ ان سب کا حال قلم بند کیا جائے ۔ کیونکہ سلسلۂ واقعات کا متلاشی ان حکومتوں کے زمانہ ظہور کو معلوم کرنے کے لئے بیقرار ہوتا ہے اگرچہ یہ واقعات مختصراً کیوں نہ ذکر کئے جائیں اس کتاب میں بالاختصار تمام واقعات کو ذکر کر دینے سے یہ فائدہ ہوا کہ طلبہ ابن اثیر کی سی ضخیم مجلدات سے مستغنی ہو گئے ان چند سطور کے لکھدینے کا مقصود صرف یہ تھا کہ اس حصہ کی اشاعت میں تاخیر کا سبب ظاہر ہو جائے ۔

اس مقام پر میں رسالوں اور اخباروں کے ان اڈیٹروں کا شکریہ ضروری سمجھتا ہوں جنھوں نے میری اس خدمت کی قدردانی فرما کر میرے اندر خوشی کی روح پھونک دی بالخصوص وہ حضرات جنھوں نے اس کے متعلق طویل تحریریں اخبارات میں شائع فرمائی تھیں شاید ناظرین کو یاد ہوگا کہ میں نے تیسرے حصہ کے مقدمہ میں چند ضروری امور تحریر کئے اب انہیں دو باتوں کا اضافہ کرتا ہوں ۔

۱۔ سب سے بڑی قدردانی عمل ہے۔ زبانی جمع خرچ فضول ہے یعنی بیکار مدح و ثنا سے کچھ حاصل نہیں بلکہ اس کی اشاعت میں کوشش کرنی چاہیے۔

۲۔ حکیم المورخین ابن خلدون کی طرح میں نے بھی اس مختصر کتاب میں اُن واقعات سے علیحدگی اختیار کی ہے جو نقلاً درست نہیں ہیں یا جن میں عقل و نقل میں مخالفت پائی گئی۔

آخری اُن حضرات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے دور دراز شہروں مثلاً ٹونس وجاوہ وغیرہ سے خطوط بھیجکر میری ہمت افزائی فرمائی بالخصوص جناب ابن سلام کا بیحد مشکور ہوں جنھوں نے ذیل کے دو اشعار سے اِس کتاب کی عزت افزائی فرمائی ان اشعار کی اشاعت گذشتہ حصوں میں غلطی سے رہ گئی تھی اب سپرد قلم ہے۔

قل لمن یطلب تاریخا حوی   اصدق الاخبار فی لفظ فصیح

خذ بعض السفر فاعلم انہ   ھو فی التاریخ تاریخ صحیح

۱۳۲۷ھ

محی الدین الخیاط

ترجمہ ۱؎ جو شخص ایسی تاریخ حاصل کرنی چاہے جو صحیح اور نہایت فصیح ہو اس سے کہو کہ وہ اس کتاب کو حاصل کرے کیونکہ یہ سب سے صحیح ہے ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا سبق

تتمہ عہد مروان اور عظیم الشان بغاوت

(حکومت بنی امیہ کی تباہی)

غالباً تمھیں معلوم ہوگا کہ مروان حمار کے عہد حکومت میں سلطنت بنی امیہ اندرونی فسادات کا شکار بن رہی تھی چاروں طرف سے بغاوتوں کی بھرمار تھی۔ اگرچہ مروان نے حتی الوسع ان شورشوں کے فرو کرنیکی بڑی کوشش کی مگر ابو مسلم خراسانی کی آخری بغاوت نے ساری کوششوں پر پانی پھیر دیا۔ اور سلطنت بنی امیہ مشرق سے بالکل نیست و نابود ہو گئی۔

ابو مسلم خراسانی

ابو مسلم خراسانی کا اصلی نام عبدالرحمٰن بن مسلم تھا۔ اصفہان میں پیدا ہوا

اور کوفہ میں تربیت پائی۔ اس کے بعد ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے پاس چلا گیا۔ انھوں نے اسکا نام ابو مسلم رکھا۔ وہیں رہکر یہ ایسا سیاست داں ہوشیار اور قابل بن گیا۔ کہ سلطنت بنی امیہ کی جڑ کو ہلا کر تہ و بالا کر دیا۔ اور دولت عباسیہ کا داعی بنا۔

نصر اور کرمانی

کتاب کے تیسرے حصہ میں بیان کیا جا چکا ہے کہ جسوقت داعیان دولت عباسیہ خراسان میں پھیلے ہوئے اپنے اقتدار کے قائم کرنے میں مصروف تھے۔ اس وقت وہاں نصر بن سیار مروان کی جانب سے گورنر مقرر تھا۔ اسی اثنار میں جدیع بن علی ازدی کرمانی نے شورش مچائی اور یمانیہ کو لیکر مرو پر قبضہ کر لیا۔ نصر کو مجبوراً وہاں سے علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔ مضریہ نے اسکا ساتھ دیا اور ملک دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔

اظہار دعوت اور اعلان جنگ

نصر اور کرمانی کے باہمی نزاع سے ابو مسلم خراسانی کو ایک بڑا موقعہ ہاتھ لگا اس نے اس کو غنیمت سمجھکر مقام مرو میں ۱۲۹ھ میں ابراہیم مذکور کی خلافت کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں اسکے مبلغ اور قاصد خراسان کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے اس کی دعوت قبول کرنی شروع کی اسکے بعد نصر اور ابو مسلم میں تحریری گفتگو ہوتے ہوتے جنگ شروع ہو گئی۔ ابو مسلم نے نصر کے بہت سے عاملوں کو تہ تیغ کیا۔ اور ان کے ممالک محروسہ کو زیر نگیں کر لیا۔

نصر بن سیار کا خط مروان کے نام

جب نصر بن سیار نے دیکھا کہ ابو مسلم روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے بغاوتیں بڑھ رہی ہیں۔ اور کرمانی ان کے دفعیہ میں ہمہ تن مصروف ہے۔ تو اس نے ایک خط مروان کے

پاس بھیجا جس میں تمام حالات کی تشریح موجود تھی اسمیں یہ اشعار لکھے تھے۔

ارٰی خلل الرماد ومیض نار ۔ واخشی ان یکون لھا ضرام

مجھے راکھ کے اندر چنگاریاں نظر آرہی ہیں۔ ڈرتا ہوں کہ کہیں انہیں لکڑی کے ٹکڑے نہ مل جائیں۔

فان النار بالعودین تذکی ۔ وان الحرب اولھا الکلام

آگ دو لکڑیوں سے روشن ہو جاتی ہے ۔ اور لڑائی باتوں سے شروع ہوتی ہے

فان لم یطفھا عقلاء قوم ۔ یکون وقودھا جثث وھام

اگر قوم کے مصلحین نے اس آگ کو سرد نہ کیا۔ تو آدمیوں کے جسم اور کھوپڑیاں اس کا ایندھن بنینگی۔

اقول من التعجب لیت شعری ۔ ءایقاظ امیۃ ام نیام

مجھے تعجب ہے کہ میں یہ بھی نہیں جانتا۔ کہ بنو امیہ بیدار ہیں یا سو رہے ہیں۔

فان کانوا لحینھم نیاما ۔ فقل قوموا فقد حان القیام

اگر وہ لوگ خواب غفلت میں ہیں تو اُن سے کہدو کہ بیداری کا وقت آگیا۔

عباسیوں کے سرگروہ ابراہیم کی گرفتاری

مروان نے نصر کے خط کا کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر وہ اس پر کمر بستہ ہو گیا کہ کسی طرح فساد کے بانیوں کو نیست و نابود کرنا چاہیئے۔ چنانچہ جب ان کو معلوم ہوا کہ ابراہیم معہ اہل و عیال کے مقام حمیمہ علاقہ بلقاء میں موجود ہے تو اسنے حاکم بلقاء کو لکھا کہ ابراہیم کو قید کر کے میرے پاس بھیجدو۔ حاکم نے فوراً تعمیل کی اور ابراہیم گرفتار ہو کر مروان کے پاس پہونچ گیا۔ اُس نے اسکو مقام حران میں قید کر دیا۔ ۱۳۱ھ میں ابراہیم بحالت قید مر گیا۔

ابراہیم کی وصیت سفاح کو

ابراہیم نے گرفتاری کے بعد ایک خط کے ذریعہ سے اپنے اہل و عیال کو اپنے

مصائب کی اطلاع دی اور لکھا کہ تم لوگ بھائی عبداللہ (ابوالعباس سفاح) کے ساتھ کوفہ چلے جاؤ۔ اس نے عبداللہ کو بہت سی وصیتیں لکھکر معاملہ کو بالکل سمجھا دیا۔ عبداللہ مع خاندان کے جس میں ابوجعفر منصور وغیرہ بھی تھے۔ کوفہ چلا گیا اور خفیہ طور پر وہاں رہنے لگا۔

کرمانی کا قتل

تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ مقام مرو پر کرمانی کا قبضہ ہو گیا تھا یمانیہ بھی اسکے ساتھ تھے۔ اس سے نصر کو بڑی مشکلیں پیش آئیں مجبوراً اس نے ایک لشکر تیار کر کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ ادھر ابومسلم علیحدہ فریقین کو کمزور کر دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ اثناء جنگ میں اتفاقاً کرمانی نصر کے سامنے آگیا اس نے فوراً ایک ایسا حملہ کیا کہ زخم کاری لگا اسکے بعد اس کو ۱۲۹ھ میں سولی پر لٹکا دیا۔

کرمانی کے بیٹے کا مطالبہ قصاص

کرمانی کے قتل ہو جانے کے بعد اسکا بیٹا علی قصاص لینے پر آمادہ ہوا۔ بہت سے لوگ یہانتک کہ ابومسلم بھی اسکے ساتھ ہو گیا لڑائی شروع ہو گئی آخر کار ان لوگوں نے لڑ بھڑ کر نصر کو دارالسلطنت سے نکال باہر کیا اور مرو پر دوبارہ قبضہ ہو گیا۔ نصر نے شکست پانے کے بعد بڑی کوشش کی کہ کرمانی کا بیٹا اسکی طرف مائل ہو جائے مگر ابومسلم کی کوششیں کب اسکو انکا موقعہ دیتی تھیں نتیجہ یہ ہوا کہ علی ابن الکرمانی اور ابومسلم دونوں نے ملکر نصر پر ایسا ایسا حملہ کیا کہ اس کے پیر نہ جم سکے اور وہ فوراً بھاگ نکلا آخر کار مقام ساوہ میں ۸۵ سال کی عمر پوری کر کے ۱۳۱ھ میں مر گیا۔

عباسیوں کے لئے بیعت

اسکے بعد ابومسلم مرو میں داخل ہوا اور سفاح کے لئے لوگوں سے بیعت لینی شروع

کی ابن کرمانی نے بھی بیعت کی اب مرو میں ابو مسلم کا اقتدار اچھی طرح قائم ہو گیا اسکے بعد اُس نے اپنے لشکروں کے ذریعہ سے پورے ولایت خراسان پر قبضہ کر لیا کرمانی کے دونوں بیٹوں علی و عثمان کے اتحاد سے خطرہ پیدا ہوا اس لئے ۱۳۱ھ میں اُن دونوں کو تہ تیغ کر دیا۔

بنو عباس کے پہلے خلیفہ کا ظہور

غالبًا تمھیں یاد ہوگا کہ ابو العباس سفاح اپنے اہل و عیال کو لیکر کوفہ چلا گیا تھا اور پوشیدہ طور پر وہیں اقامت گزیں ہوا تھا جب اسکو ابو مسلم کے فتح کی اطلاع ہوئی تو اسنے اپنی خلافت کا اعلان کیا۔ یہی شخص خلافت عباسیہ کا پہلا تاجدار ہے۔ لوگوں نے نہایت عزت و احترام سے اسکا استقبال کیا اور خلیفہ بنالیا بروز جمعہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۲ھ کو دار الامارت میں داخل ہوا پھر مسجد میں جاکر لوگوں کو نماز پڑھائی اور انھیں۔ اطاعت و جاں نثاری کی ترغیب دی سب سے پہلے اسی نے۔ سیاہ لباس کا پہننا اختیار کیا پھر تمام خلفاء عباسیہ کا یہی شعار بن گیا

مروان کا عظیم الشان لشکر

اِدھر یہ سب امور طے ہو رہے تھے ادھر مروان مقام حران میں مقیم تھا۔ جب اسکو ان حالات کی اطلاع پہونچی۔ تو فوراً ایک لاکھ بیس ہزار نوجوانوں کے ساتھ زاب کی طرف کوچ کیا مگر ایک عباسی نقیب ابو عون نے شہر زور سے اسپر فوج کشی کی سفاح نے عون کی مدد کے لئے فوراً اپنے چچا عبد اللہ بن علی کی ماتحتی میں ایک فوج بھیجی چنانچہ زاب کے کنارے سخت لڑائی ہوئی۔

مروان کی شکست

مروان نے زاب پر ایک پل بنایا اور اسکے ذریعہ سے زاب کو عبور کر کے

عبداللہ کی فوج پر حملہ کیا نہایت سرگرمی سے لڑائی ہونیکے بعد نتیجہ یہ نکلا کہ مروان کے سیکڑوں جوان غرق ہو گئے اور اسکو شکست فاش ہوئی۔ ہزیمت پانے کے بعد وہ موصل ہوتا ہوا حران پہونچا اور وہاں تخیناً بیس دن تک اقامت گزیں رہا۔

مروان کا تعاقب

اسکے بعد عبداللہ نے اپنے لشکر کے ساتھ اسکا تعاقب کیا مروان حران سے حمص پہونچا جب وہاں بھی پناہ نہ ملی تو دمشق ہوتا ہوا مصر چلدیا۔ اب عبداللہ نے اپنے بھائی صالح کو اسکے تعاقب میں روانہ کیا انھوں نے اسے ابوصیر کے گرجے میں گھیر لیا۔ اسکے ساتھیوں نے تو شکست کھائی اور اس کو ایک آدمی نے نیزہ مار کر قتل کردیا۔ سر کو صالح نے ۱۳۲ھ میں سفاح کے پاس روانہ کردیا۔

مشرق سے سلطنت بنی امیہ کا خاتمہ

مروان نے ۵ سال ۱۰ماہ حق خلافت ادا کیا۔ چونکہ لڑائیوں میں بڑے صبرو سکون سے کام لیتا تھا اس لئے حمار کے لقب سے مشہور ہوا خلفاء بنی امیہ میں بڑا عقلمند و مدبر خلیفہ گذرا ہے۔ اگر زمانہ موافقت کرتا تو بڑے بڑے کام انجام دیتا۔ مروان کے مرنے کے بعد مشرق سے اموی سلطنت کا بالکل خاتمہ ہو گیا اور عباسی اقتدار کا ستارہ طلوع ہوا۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ کس حملہ نے سلطنت بنی امیہ کو جڑ سے ہلا دیا؟ اس سلطنت میں سب سے بڑی بغاوت کا بانی کون تھا؟ ابو مسلم خراسانی کون تھا؟ ۲۔ خراسان کے عامل نصر پر کس نے حملہ کیا؟ ۳۔ ابو مسلم و کرمانی نے نصر کے ساتھ کیا برتاؤ کیا نصر نے مروان کے پاس کس مضمون کا خط بھیجا؟ ۴۔ عباسیوں کا سردار کون تھا۔ اسکو کس نے

قید کیا۔ اس نے کب وفات پائی اسکی وصیتیں کیا تھیں؟۔ ۵۔ کرمانی کب قتل کیا گیا اس کو کس نے قتل کیا؟۔ ۶۔ کرمانی کے لڑکے نے کیا کام انجام دئے؟۔ ۷۔ کرمانی کے بیٹے اور ابو مسلم کے اتحاد کا کیا نتیجہ ہوا؟۔ ۸۔ ابو مسلم نے سفاح کے لئے کب بیعت لینی شروع بیعت کے بعد سفاح نے کیا کیا؟۔ ۹۔ عباسیوں نے لباس میں کیا شعار اختیار کیا؟۔ ۱۰۔ مروان نے عباسیوں کے پہلے تاجدار کے ظہور کے وقت کیا کیا مروان اور عباسیوں کی لڑائی کا کیا نتیجہ ہوا؟۔ مروان کتنی عمر میں اور کتنے دنوں سلطنت کرنے کے بعد قتل کیا گیا اور کہاں قتل ہوا؟۔ سلطنت بنی امیہ کا خاتمہ کب ہوا؟۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

مروان کے عہد خلافت میں بڑی بڑی بغاوتیں ظہور میں آئیں۔ مگر سب سے بڑی بغاوت وہ تھی جسکا بانی ابو مسلم خراسانی تھا جب کرمانی نے نصر (گورنر خراسان) پر حملہ کیا تو ابو مسلم کو بڑا اچھا موقعہ ملا اور اس نے ابراہیم کی خلافت کی دعوت دینی شروع کی۔ ان سب باتوں سے متاثر ہو کر نصر نے مروان کو ایک خط بھیجا جس میں بنی امیہ پر افسوس ظاہر کیا تھا۔ خط کے دیکھتے ہی مروان کو بڑی فکر پیدا ہو گئی اور اس نے ابراہیم کو قید کر دیا چنانچہ قید ہی میں وہ مر بھی گیا مگر مرنے کے قبل ہی خط کے ذریعہ سے اس نے اپنے بھائی سفاح کو معاملہ کا نشیب و فراز سمجھا دیا تھا اس کے بعد نصر اور کرمانی میں لڑائی ہوئی کرمانی مارا گیا اور اسکے بیٹے نے ابو مسلم کو ساتھ لیکر جنگ شروع کر دی نصر نے شکست کھا کر فرار کیا اور مقام ساوہ میں ۱۳۱ھ میں مر گیا اب ابو مسلم آزاد ہو کر مرو میں داخل ہوا اور سفاح کے لئے بیعت لینے گیا چنانچہ ابن کرمانی نے بھی بیعت کی۔ اخیر میں کرمانی کے دونوں لڑکے اپنے اتحاد کے سبب سے مارے گئے۔ جب کسی قسم کا اندیشہ باقی نہ رہا تو کوفہ میں سفاح نے اعلان خلافت کیا لوگوں نے بھی نہایت احترام کے ساتھ اسکو اپنا خلیفہ تسلیم کیا سب سے پہلے سیاہ

کپڑوں کا پہننا اسی نے اختیار کیا تھا۔ ان سب امور کے طے ہو جانے کے بعد مروان نے سفاح پر حملہ کیا مگر شکست کھائی اور مصر میں پکڑ کر قتل کر ڈالا گیا اس نے ۶۶ برس کی عمر ختم کر کے ۱۳۲ھ میں ۵ سال ۱۰ ماہ سلطنت کرنے کے بعد دنیا سے کوچ کیا اسکے مرتے ہی مشرق سے سلطنت بنی امیہ کا چراغ گل ہو گیا۔

دوسرا سبق

ابوالعباس سفاح کی خلافت

(بنی امیہ کا استیصال)

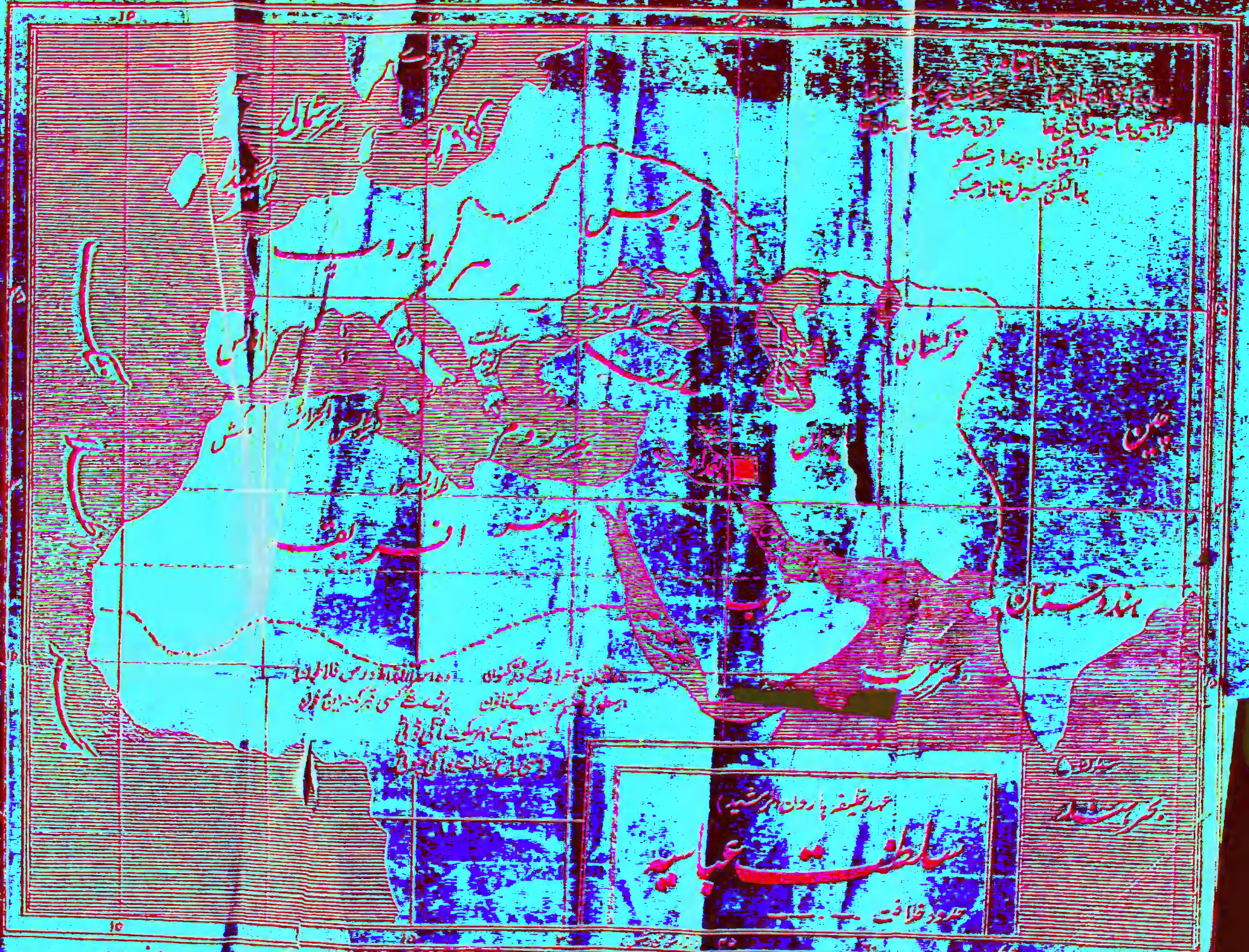
ابوالعباس سفاح نے خلافت اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد بنی اُمیہ کو امن دیدیا مگر پھر اسکو خیال پیدا ہوا کہ جب تک خاندان بنی امیہ جڑ سے نیست ونابود نہ ہو جائیگا اسوقت تک بنی عباس کا اقتدار قائم ہونا سخت مشکل ہے چنانچہ۔ اس کے اعوان وانصار نے بھی اس رائے کی تائید کی اس کے جملہ مشیروں میں سے سدیف شاعر بھی تھا ایک روز وہ سفاح کے دربار میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہاں سلیمان بن ہشام بن عبدالملک بھی بیٹھا ہوا ہے۔ (سلیمان بھی اُن لوگوں میں سے تھا جن کو سفاح امن دے چکا تھا) سدیف نے یہ معاملہ دیکھکر ذیل کے دو شعر پڑھے۔

لا یغرنك ماتری من رجال ان تحت الضلوع داءً دویا

بنی امیہ کے چند اشخاص جو تمہارے گرد جمع ہیں ان سے بیخوف مت ہو ان کے سینہ حسد وبغض سے پر ہیں۔

فضع السیف وارفع السوط حتی لا تری فوق ظهرها امویا

تمہیں تو لازم ہے کہ تلوار لیکر بنی امیہ کے وجود سے سطح خاک کو پاک کر دو۔



عہد خلیفہ ہارون الرشید
سلطنت عباسیہ
حدود خلافت
یورپ
افریقہ
ترکستان
ہندوستان
چین
اندلس

ان اشعار سے متاثر ہو کر سفاح نے فوراً سلیمان کے قتل کا حکم دیدیا۔ سفاک اور خونریز تھا۔ ابوالعباس کو سفاح اسوجہ سے کہتے ہیں کہ وہ بڑا ظالم۔

خوفناک ظلم

مقتولین کا فرش

سفاح کے چچا عبداللہ بن علی نے بنی امیہ کے استیصال کی ایک ترکیب سوچی وہ یہ کہ ان کے تقریباً ۹۰ آدمیوں کو ایک ولیمہ میں مدعو کیا۔ جب سب جمع ہو گئے تو ان کو ڈنڈوں سے اسقدر پٹوایا۔ کہ لاشوں کا ایک فرش بچھ گیا بڑا ظلم تو یہ ہوا کہ ان تڑپتی ہوئی جاں بلب نعشوں پر دستر خوان بچھایا گیا ادھر تو یہ بیچارے بیکسی کی حالت میں کراہ کراہ کر لقمۂ اجل بن رہے تھے اُدھر ظالم مزے سے تر نوالے اڑا رہے تھے۔

سلطنت اسلامی کی تقسیم

عباسیوں نے خاندان بنی امیہ کے ایک ایک آدمی کو چن چن کر مارا اور اپنے زعم میں اس خاندان کو بالکل ہی نیست و نابود کر دیا۔ جو لوگ بچے وہ بھاگ کر روپوش ہو گئے بچے ہوئے لوگوں میں سے ایک عبدالرحمٰن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بھی تھا یہ جنگل جنگل کی خاک چھانتا اور بحر پیمائی کرتا ہوا اندلس پہونچا اور ۱۳۸ھ میں وہاں ایک اموی حکومت کی بنیاد ڈالی منصور نے اسکا لقب ۔ صقر قریش رکھا تھا اور چونکہ وہ اندلس میں داخل ہوا تھا اس لئے الداخل کے لقب سے بھی مشہور ہوا۔ یہی پہلا موقع تھا کہ جسمیں سلطنت اسلامی دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ اور ابن زبیر کا زمانہ اس لئے نہیں پیش کیا جا سکتا کہ اسوقت کوئی مستقل سلطنت نہ قائم ہوئی تھی۔ آگے چلکر ہم تمھیں بتائیں گے

کہ اندلس میں عبدالرحمن کی سلطنت کا کیا حشر ہوا۔

انقلابات بغاوت سے خالی نہیں

زمام سلطنت کا بنی امیہ کی قدرت سے نکلکر بنی عباس کے ہاتھ میں چلا جانا ایک بہت بڑا سیاسی انقلاب تھا۔ ظاہر ہے کہ سیاسی انقلابات کے اوائل میں بغاوتوں کا ہجوم ہوتا ہے یہی وجہ تھی کہ باوجود سفاح کی سخت مزاجی و سفاکی کے طرح طرح کی شورشیں پیدا ہوتی رہیں۔ اکثر لوگ بیعت بھی فسخ کرتے رہے اس زمانہ کے باغیوں کی عادت تھی کہ اظہار بغاوت کے لیے عباسی شعار کے خلاف سفید لباس پہن لیا کرتے تھے۔ اب ہم چند بغاوتوں کے حالات لکھتے ہیں۔

حبیب بن مرّہ کی بغاوت

حبیب بن مرّہ مروان کی فوج کا ایک سردار تھا مروان کے مرنے کے بعد اس نے علم بغاوت بلند کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سفاح ایک نہ ایک دن ضرور اسے منزر پہونچائیگا شنیہ اور حوران کے لوگوں نے بھی اسکا ساتھ دیا آخر کار سفاح کے چچا عبداللہ والی شام سے سخت جنگ کے بعد صلح ہوگئی اور اسے امن مل گیا

ابوالورد کی بغاوت

ابوالورد مجزاة بن کوثر نے جو مروان کا ایک فوجی سردار تھا پہلے تو سفاح سے بیعت کرلی تھی مگر پھر اہل قنسرین کے ہمراہ بغاوت شروع کردی ادھر عبداللہ بھی حبیب بن مرّہ سے صلح کرنے کے بعد اسکی سرکوبی کے لیے روانہ ہوا اور اپنی جگہ پر ابوغانم بن ربعی کو چھوڑ گیا۔

شام کی بغاوت

عبداللہ کے کوچ کرنے کے بعد ہی اہل دمشق نے بڑی شورش مچائی اور ابوغانم کو

مغلوب کر دیا۔ اہل حمص و تدمر ابوالورد کے ساتھ شریک ہو گئے۔ عبداللہ نے اس فتنہ کے دفعیہ کے لئے اپنے بھائی عبدالصمد کو روانہ کیا مگر ان کو بھی شکست ہوئی۔

ابوالورد کا قتل

عبدالصمد نے شکست پانے کے بعد اپنے سپاہیوں کو پھر سنبھالا اور مقام مرج اخرم میں سخت معرکہ کے بعد ابوالورد کو شکست دی سب سپاہی بھاگ گئے مگر صرف ابوالورد اور اس کے پانسو جاں نثار نہایت سرگرمی و ثابت قدمی سے مقابلہ کر رہے تھے آخر کار سب قتل ہو گئے۔ عبداللہ نے اہل قنسرین کو امن دیدیا۔ ان لوگوں نے بھی بیعت کر لی۔ ان سب جھگڑوں سے فراغت حاصل کر کے ۱۳۲ھ میں عبداللہ دمشق چلا آیا۔

بغاوت جزیرہ

اسکے بعد اہل جزیرہ نے بھی اسحق بن مسلم کی ماتحتی میں بغاوت شروع کی۔ سفاح نے اپنے بھائی ابوجعفر کو ان لوگوں کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا ابن مسلم مقام رہا کی طرف چلا گیا اور ابوجعفر کے مقابلہ کے لئے ایک بڑی فوج روانہ کی۔ ابن مسلم کی فوج کو شکست ہوئی اس لئے وہ مقام سمیساط کی طرف چلا گیا ابوجعفر نے بھی اسکا تعاقب کیا اور سات ماہ کے متواتر محاصرہ کے بعد ۱۳۲ھ میں صلح کر کے امن دے دیا۔

بغاوت بسام

بسام بن ابراہیم نے بھی مقام مدائن میں علم بغاوت بلند کیا سفاح نے اسکی سرکوبی کے لئے خازم بن خزیمہ کو روانہ کیا اس نے باغیوں کو شکست دی اور ساری شورش فرو ہو گئی۔

خوارج کی بغاوت

اسی اثناء میں خوارج نے بھی شیبان بن عبد العزیز کی ماتحتی میں بغاوت شروع کی۔ خازم بھی فوراً مقابلہ کے لئے پہونچا اور شکست دیکر شیبان کو قتل کردیا۔

یزید بن عمیر بن ہبیرہ کا قتل

ان بغاوتوں میں سب سے دردناک حادثہ یزید بن عمیر بن ہبیرہ کا قتل ہے یہ بنی امیہ کا ایک عامل تھا ۱۳۲ھ میں اسکو ظالم سفاح کے آدمیوں نے اس کے اہل و عیال کے پیش نظر نہایت بے دردی سے تہ تیغ کیا۔

رومیوں کا حملہ

اہل روم نے ان بغاوتوں کے سبب سلطنت اسلامی کو ضعیف سمجھ لیا چنانچہ ان کے بادشاہ قسطنطین نے ایک لشکر ملطیہ پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔ مدتوں کے محاصرہ کے بعد صلح ہو گئی۔ ان لوگوں نے ۱۳۳ھ میں قالیقلا پر بھی قبضہ کرلیا۔

عباسیوں کا پہلا دار السلطنت

ہر سلطنت کے لئے ایک بڑی سیاسی ضرورت یہ ہے کہ وہ ایک مرکز جس کو آجکل دار السلطنت کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے قائم کرے چنانچہ خلفاء راشدین کا مرکز تو مدینہ تھا بنی امیہ نے دمشق کو دار السلطنت بنالیا سفاح نے ۱۳۶ھ میں ایک خاص شہر جسکا نام ہاشمیہ تھا آباد کیا تھا اور وہی عباسیوں کا دار السلطنت قرار پایا۔ اس سے پیشتر کوئی خاص مرکز ان کا نہ تھا دوسرا دار السلطنت بغداد دوسامرا اور تیسرا مصر ہوا۔

اسلام میں پہلا وزیر

حکومت عباسیہ کے پہلے صیغہ وزارت نہ تھا بلکہ ہر بادشاہ کے مشیر اور حاشیہ نشین ہوتے تھے جو اکثر اہم امور میں مشورہ دیا کرتے تھے مگر عباسیوں کے زمانہ اقتدار میں قانون وزارت پاس ہوا اور اس سے پہلے جو لوگ کاتب یا مشیر کہلاتے تھے وزیر کہلانے لگے۔ خلافت عباسیہ کا سب سے پہلا وزیر ابو سلمہ الخلال ہے اوسکے بعد ابو الجہم بن عطیہ وزیر ہوئے۔

سفاح کی وفات

۱۳۶ھ میں بمقام ہاشمیہ سفاح چیچک میں مبتلا ہوکر مر گیا۔ یہ خلیفہ ۳۳ سال دنیا میں رہا ۴ سال حکومت کی بڑا سخت گیر اور جلاد آدمی تھا۔ موت کے قبل اپنے بھائی ابو جعفر منصور کی خلافت کے لیے وصیت کر گیا۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ سدیف شاعر نے ان کو کیا تلقین کی؟۔
۲۔ زمام خلافت ہاتھ میں لینے کے بعد سفاح نے کیا کیا؟
۳۔ سفاح کی وجہ تسمیہ بیان کرو؟۔
۴۔ عباسیوں نے بنی امیہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟۔
۵۔ صقر قریش کون ہے اس نے اندلس میں کیا کام کیا؟۔
۶۔ اسلامی حکومت کی تقسیم کب ہوئی؟۔
۷۔ سیاسی انقلابات کے شروع میں کونسی باتیں لازم ہیں؟۔
۸۔ عہد حکومت سفاح میں کیا شورشیں برپا ہوئیں؟۔

۹۔ اِن بغاوتوں کے زمانہ میں رومیوں نے کیا کام کیا؟۔

۱۰۔ خلافت عباسیہ کا پہلا دار السلطنت کون ہے؟۔

۱۱۔ اسلام میں سب سے پہلا وزیر کون ہوا؟۔

۱۲۔ سفاح نے کتنی عمر میں اور کب وفات پائی؟۔ کتنی مدت حکومت کی اسکی مختصر سیرت بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

سفّاح نے زمام خلافت اپنے ہاتھ میں لیکر بنی امیہ کو امن دیدیا۔ مگر پھر اس نے سوچا کہ جب تک بنی اُمیہ کا کافی استیصال نہو جائیگا اسوقت تک خلافت عباسیہ کا استحکام غیر ممکن ہے۔ اسکی اس رائے کی تائید اکثر ارباب رائے نے کی اُن میں سے ایک سدیف شاعر بھی تھا جس نے اپنے موثر شعروں سے بنی امیہ کے ایک شخص سلیمان کو قتل کرادیا۔ عبداللہ نے ۹۰ اُمویوں کو قتل کر کے ان کے اوپر دسترخوان بچھوایا۔ عبدالرحمٰن ان مظالم سے بچکر اندلس چلا گیا۔ اور وہاں پر ایک اموی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ اسکے بعد مختلف بغاوتیں ہوتی رہیں جیسا کہ تمام سیاسی انقلابات کے آغاز میں ہوا کرتا ہے۔ سفاح ہی کے زمانہ میں رومیوں نے ملاطیہ اور قالیقلا پر قبضہ کرلیا۔ اسی نے شہر ہاشمیہ کو آباد کر کے اس کو مرکز قرار دیا۔ اسی کے زمانہ سے صیغہ وزارت بھی نکلا۔ سنہ ۱۳۶ھ میں ۳۳ سال کی عمر پوری کر کے اسنے وفات پائی کل مدت خلافت ۴ سال ہے بڑا سخت اور ظالم شخص تھا۔ مرنے سے قبل اسنے بھائی منصور کی خلافت کے لئے وصیت کی تھی۔

تیسرا سبق

ابوجعفر منصور کا عہد

(خلفاء عباسیہ کا باپ)

سفاح کے انتقال کے وقت اس کا بھائی عبداللہ ابوجعفر منصور مکہ حج کے لیے گیا ہوا تھا اسی کے ساتھ ابومسلم خراسانی بھی تھا ۱۳۶ھ میں جبکہ وہ مکہ کے راستہ ہی میں تھا بیعت ہوئی اس کے بعد دارالسلطنت میں آیا تمام خلفاء عباسیہ اسی کے نسل سے ہیں اسلیے اگر اسکو اس خاندان کا باپ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔

عبداللہ کی مخالفت

عبداللہ بن علی سفاح کی طرف سے شام کا گورنر تھا سفاح کے مرنے کے بعد اس نے منصور سے بیعت نہ کی بلکہ لوگوں کو جمع کرکے یوں تقریر کی۔ میں سفاح کا ولیعہد ہوں کیونکہ جب وہ مروان کے مقابلہ سے پریشان ہو گیا تھا تو اس نے اعلان کیا تھا کہ جو شخص اسکو شکست دیگا۔ میں اسکو اپنا ولیعہد قرار دوں گا چونکہ اس کام کو میں نے انجام دیا تھا اس لئے خلافت مجھے ملنی چاہیے۔ اس کے بعد لوگوں سے بیعت لیکر اس نے حران کی طرف کوچ کر دیا۔

ابومسلم اور عبداللہ

جب منصور کو اس مخالفت کی اطلاع ہوئی۔ تو اس نے ابومسلم کو عبداللہ کے مقابلہ کے لیے بھیجا۔ جب وہ اپنے لشکر کے ساتھ حران پہونچا تو عبداللہ کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ میں تمھارے مقابلہ کے لئے نہیں بھیجا گیا بلکہ شام کا گورنر بن کر

آیا ہوں۔ یہ سنکر عبداللہ کے شامی رفقاء نے کہا کہ ہمکو شام جانے دیجئے تاکہ ہم اپنے اہل وعیال کی حفاظت کر سکیں اگرچہ عبداللہ نے بہت کچھ سمجھایا کہ یہ سب محض فریب ہے۔ جنگ ضرور ہوگی مگر لوگو نکے اصرار سے مجبور ہوکر شام کیطرف روانہ ہوگیا

جنگ

پانچ ماہ متواتر جنگ ہوتی رہی اور عبداللہ ہمیشہ کامیاب ہوتا رہا آخر کار ابو مسلم کے بہتیرے سپاہی مایوس ہوکر راہ فرار تلاش کرنے لگے ابو مسلم نے جب یہ حالت دیکھی تو چلا چلا کر یہ شعر پڑھنے لگا۔

من کان ینوی اھلہٗ فلا رجع ✦ فرّ من الموت وفی الموت وقع

جو شخص اپنے اہل وعیال سے ملنا چاہتا ہے وہ بھاگے نہیں کیونکہ بھاگ کر موت سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔

یہ سنکر لشکر نے ایک پرجوش حملہ کیا گھمسان کی لڑائی ہونے کے بعد عبداللہ کو شکست ہوگئی۔ اس کے بعد میدان صاف ہوگیا اور شام میں اچھی طرح عباسیوں کا اقتدار قائم ہوگیا۔

ابو مسلم سے منصور کی بدظنی

اکثر عالی ہمت اور بلند حوصلہ سرداروں میں قدرتاً خود پسندی موجود ہوتی ہے اپنے کو بالاتر اور فائق سمجھنا تو گویا ان کا خاصہ ہے ہوجاتا ہے ابو مسلم خراسانی جو بانی سلطنت عباسیہ سمجھا جاتا تھا دربار میں خاص امتیاز اسے حاصل تھا اور بڑی عزت ووقعت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا انھیں سب امور نے اسکے اندر فخر کا مادہ پیدا کر دیا اور وہ اپنی ذات پر ناز کرنے لگا سفاح کے انتقال کے وقت ابو مسلم مکہ کے راستہ میں تھا وہیں سے اس نے ابو جعفر کے پاس تعزیت کے لئے آدمی روانہ کیا مگر تخت نشینی کی مبارکباد نہ بھیجی اس سے منصور کے

دل میں ایک کھٹک پیدا ہوگئی۔ حاشیہ نشینوں نے اس سوءظنی میں اور بھی زیادتی پیدا کرادی۔ ایک دن ایک حاسد نے اگر یہ بھی بیان کیا کہ جسوقت حضور کا کوئی خط ابو مسلم کے پاس جاتا ہے تو وہ اسے مالک بن ہیثم کے سامنے ڈال دیتا ہے اور دونوں ملکر خوب مضحکہ اڑاتے ہیں اس بیان سے منصور کے دل میں اور بھی خفگی پیدا ہوگئی۔

ابو مسلم اور منصور کی خط و کتابت

اس کے بعد ابو مسلم اور منصور میں خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہوا منصور اس بات کا کوشاں تھا کہ ابو مسلم کسی طرح خراسان کی گورنری سے دست بردار ہوجائے ابو مسلم پر ان باتوں کا مطلق اثر نہ ہوا بلکہ وہ زیادہ بدظن ہوتا گیا۔

تقدیر کے آگے سب بے بس ہیں

جب منصور نے دیکھا کہ اس قسم کی خط و کتابت محض بے سود ثابت ہورہی ہے تو اس نے ایک ہوشیار شخص ابو حمید الحروری کو قاصد بناکر مسلم کے پاس روانہ کیا اور چلتے وقت اسے سمجھا دیا کہ پہلے تو ابو مسلم کے ساتھ محبت و لطف کی باتیں کرنا اگر اس سے ہمارے پاس آنے پر رضامندی نہ ظاہر کرے تو سختی سے کام لینا اور جنگ کی دھمکی دینا ابو حمید نے وہاں پہونچکر نہایت ہوشیاری سے کام لیا اور ابو مسلم کو منصور کے پاس جانے پر رضامند کرلیا اسکے دوستوں نے بہت کچھ سمجھایا مگر اس نے ایک نہ مانی صرف یہ شعر پڑھایا۔

ماللرجال مع القضاء محالۃ ذھب القضاء محلۃ الاقوام

یعنی قضار کے سامنے کسی کی نہیں چلتی۔ سب تدبیریں بیکار ہوجاتی ہیں اس کے بعد تین ہزار سپاہیوں کو لیکر منصور کی خدمت میں روانہ ہوا۔

تجھ سے بڑھ کر میرا دشمن کون ہے

جب ابو مسلم ۔ منصور کے دربار میں حاضر ہوا تو نہایت ادب سے اسکا دست بوس ہوا منصور نے حکم دیا کہ تین دن آرام کر لو تاکہ تکان دور ہو جائے یہ سنکر ابو مسلم چلا گیا دوسرے دن منصور نے چار سپاہیوں کو بلایا اور حکم دیا کہ تم گھات میں لگے رہو جیسے ہی میں تالی بجاؤں فوراً ابو مسلم کا کام تمام کر دو اس کے بعد اس نے ابو مسلم کو بلایا اور اس کے روبرو اس کے تمام گناہوں کو پیش کیا ۔ ابو مسلم نے بہت کچھ معذرت کی مگر اس نے نہایت سختی سے یہ جواب دیا ۔

اے ملعونہ کے بچے ! خدا کی قسم اگر تیرے بجائے کوئی لونڈی ہوتی تو وہ بھی سزا پاتی ۔ تو نے نمکخوار ہو کر ایسا جرم کیا ہرگز تو رحم کے قابل نہیں ۔

یہ کہکر اس نے تالی بجائی ۔ پردے کے پیچھے سپاہی گھات میں لگے ہی تھے فوراً تلوار کھینچکر باہر نکل آئے ۔

ابو مسلم نے جب دیکھا کہ موت سر پر کھڑی ہے تو لجاجت اور عاجزی سے کہنے لگا اے امیر المومنین مجھے اپنے دشمنوں کے واسطے رہا کر دیجئے ۔

اس نے ایک کرخت آواز سے کہا کہ کمبخت تجھ سے بڑھ کر میرا دشمن کون ہو سکتا ہے آخر کار وہ معافی ہی چاہتا رہا اور سپاہیوں نے اسکا کام تمام کر دیا ۔ ۱۳۷ھ کا یہ واقعہ ہے ۔

خراسان میں سنباذ کی بغاوت

ابو مسلم کے قتل ہونے کے بعد سنباذ نامی ایک مجوسی نے اسکے خون کا مطالبہ کیا ۔ چونکہ ابو مسلم نہایت معزز آدمی تھا اس لئے بہت سے لوگ سنباذ کے ساتھ ہو گئے مگر منصور نے فوج بھیجکر اسکا خاتمہ کر دیا ۔

ملاطیا پر قبضہ

ان سب امور سے فارغ ہونے کے بعد منصور نے ملاطیہ کو رومیوں سے چھین لینے کا قصد کیا اور فوراً ستر ہزار بہادروں کی ایک جرار فوج روانہ کی اس فوج نے جاتے ہی قبضہ کر لیا اور چھ ماہ میں رومیوں کے ویران کردہ مقاموں کو آباد کیا شاہ روم بھی ایک لاکھ سپاہیوں کو لیکر مقابلہ کے لئے بڑھا اور دریائے جیحوں کے کنارے قیام کیا مگر جب اسے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے تو واپس چلا گیا سنہ ۱۴۰ھ کا یہ واقعہ ہے۔

فرقہ راوندیہ کا ظہور۔

عہد خلافت منصور کا ایک اہم واقعہ فرقہ راوندیہ کا ظہور ہے یہ لوگ خراسان کے باشندے اور تناسخ کے قائل تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ آدم کی روح عثمان بن نہیک میں حلول کئے ہوئے ہے اللہ منصور کے کالبد میں جلوہ گر ہے اور جبرئیل ہیثم بن معاویہ کے اندر حائل ہیں جب یہ لوگ ظاہر ہوئے تو منصور کے محل کے پاس جاکر کہنے لگے یہ ہمارے معبود کا گھر ہے یہ دیکھکر منصور نے انکے دو سو سردار دہ لوگوں کو قید کر لیا اس سے وہ لوگ سخت غصہ ہوئے اور ایک جنازہ لیکر قید خانہ کے دروازہ پر گئے پہونچتے ہی جنازہ کو تو علیحدہ پھینکا اور دروازہ توڑ کر قیدیوں کو نکال لے گئے۔

منصور پر حملہ

اس کے بعد یہ لوگ چھ سو آدمیوں کی جمعیت کے ساتھ منصور پر حملہ آور ہوئے منصور بھی ایک گھوڑے پر سوار ہو کر ان لوگوں کے پاس پہونچا۔ قریب تھا کہ منصور قتل کر دیا جائے مگر معن بن زائدہ عین وقت پر لوگوں کو لیکر مدد کے لئے پہونچ گیا اور سنہ ۱۴۱ھ میں ان لوگوں کا خاتمہ ہو گیا۔

حسنؓ کے خاندان پر سختی

منصور خاندان حسن سے خائف تھا خصوصاً محمد بن عبداللہ سے تو اسے سخت اندیشہ تھا اسی لئے اُس نے بارہا ان کو قید کرنے کی کوشش کی مگر ناکامیاب رہا۔ آخر کار ان کے گیارہ آدمیوں کو ایک تاریک قید خانہ میں قید کر دیا۔ یہانتک کہ سب کے سب مر گئے۔ اس واقعہ سے محمد بن عبداللہ کو غصہ آگیا اور انھوں نے فوراً ایک بڑی فوج تیار کر کے مدینہ نیز اطراف پر قبضہ کر لیا۔ اور اپنے بھائی کو ۳۰ ہزار آدمیوں کی ساتھ بصرہ کی طرف روانہ کیا منصور نے بھی اپنے بھائی کے لڑکے کو مقابلہ کے لیے بھیجا۔ اس نے مقابلہ کر کے محمد بن عبداللہ کو مع ان کے ہمراہیوں کے ۱۴۵ھ میں قتل کر دیا۔ اسکے بعد بصرہ میں ان کے بھائی کی طرف جھپٹا اور ان کو بھی قتل کیا۔ اس واقعہ کے بعد منصور نے خاندان علی پر تشدد شروع کیا۔

بغاوتیں اور فتنے

گذشتہ بغاوتوں کے علاوہ منصور کے عہد میں سلطنت مختلف بغاوتوں اور فسادات کا گھر بنی رہی چنانچہ۔ ملبد بن حرملہ نے جزیرہ میں
جمہور بن مرار منصور نے ۔ رے میں۔
عبدالجبار بن عبدالرحمٰن نے ۔ خراسان میں۔
عیینہ بن موسیٰ نے ۔ سند میں
مدینہ میں بغاوت دیلم اور سوڈان واقع ہوئیں۔
ترکس و خزر جماعتوں نے ۔ باب الابواب میں بڑی شورشیں مچائیں۔
مگر منصور نے اپنے حسن تدبیر سے تمام فتنے دبا دیا۔

دار السلطنت یا مدینۃ السّلام

ان فسادات سے فراغت پانے کے بعد سوا اندلس کے (جہاں عبد الرحمن میں بنی امیہ کی نئی حکومت قائم ہو چکی تھی) تمام ممالک اسلامی میں منصور کا اقتدار قائم ہو گیا اس لئے منصور کو ایک نئے دار السلطنت کی ضرورت محسوس ہوئی کیونکہ راوندیہ کی بغاوت نے قدیم دار السلطنت ہاشمیہ کو نہایت مخدوش کر دیا تھا۔ بڑی فکر کے بعد وہ مقام تجویز ہوا جہاں بغداد آباد ہے چنانچہ ۱۴۵ھ میں مقام مجوزہ کو آباد کر کے اسکا نام مدینۃ السلام رکھا گیا مگر بعد میں یہ شہر بغداد کے نام سے مشہور ہوا شہر گولائی کے ساتھ تعمیر کیا گیا تھا اور بیچ میں شاہی محل اور اسی کے پہلو میں جامع مسجد تعمیر ہوئی تھی۔

اسلام میں تصنیف و تالیف کی ابتدا

منصور ہی کے زمانہ میں مسلمانوں نے علوم کی تدوین کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔ چنانچہ حدیث[1]۔ فقہ۔ تفسیر وغیرہ کی کتابیں تحریر ہوئیں۔ علماء کو تصنیف و تالیف کے لئے آمادہ کیا گیا چنانچہ امام مالک نے موطا تالیف فرمائی امام ابو حنیفہ رحمہ نے فقہ کو ترتیب دیا۔ ابن اسحٰق رحمہ نے مغازی تالیف فرمائی۔ ابن جریج و اوزاعی و سفیان ثوری اور حماد بن سلمہ وغیرہ نے بھی مختلف فنوں کی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ لغت۔ نحو۔ معانی۔ بیان وغیرہ کی کتابیں بھی اسی زمانہ میں لکھی گئیں۔ اس سے پیشتر لوگ فنوں کو حفظ کیا کرتے تھے کیونکہ کتابوں کا وجود نہ تھا۔

---

[1] احادیث کی تدوین تو سب سے پہلے محمد بن شہاب زہری نے عمر بن عبد العزیز کے حکم سے فرمائی تھی مگر۔ اسوقت ایسا نظام نہ تھا جیسا کہ عباسیوں کے عہد میں ہوا۔

ترجمہ کا آغاز

منصور ہی کے زمانہ میں مسلمانوں نے فارسی و یونانی علوم مثلاً فلکیات، طب، ہندسہ کی کتابوں کا ترجمہ کرانا شروع کیا منصور نے مختلف ممالک سے بڑے بڑے فاضل مترجمین کو بلایا اُن لوگوں نے بہت سی کتابوں مثلاً۔ کلیلہ و دمنہ و کتاب اقلیدس کو عربی جامہ پہنایا ارسطو۔ افلاطون۔ فیثا غورس کی کتابوں کے ترجمہ کئے گئے منصور نے ان علمی خدمات کے علاوہ صنعت و حرفت کی طرف بھی بہت توجہ کی جس کے سبب بغداد کی تمام آراضی آباد ہو گئی۔

منصور کی وفات

منصور نے ۱۵۸ھ میں حج کی تیاری کی اس سفر میں اس کے ساتھ اسکا بیٹا مہدی بھی تھا راستہ میں بیمار ہو گیا۔ اس لئے کوفہ کا قصد کیا۔ مگر مرض بڑھتا ہی گیا اور مقام بیر میموں پر پہنچ کر ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی اس نے ۲۲ سال حکومت کی۔ سفاح کی طرح یہ بھی ظالم مگر علم دوست تھا۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ منصور سے کہاں بیعت کی گئی۔ تمام خلفاء عباسیہ کس کی نسل سے ہیں؟ ۲۔ عبداللہ نے شام میں کیونکر مخالفت کی۔ اسکے مقابلہ کے لئے کون بھیجا گیا۔ کتنے مدت تک جنگ قائم رہی اور نتیجہ کیا نکلا؟ ۳۔ منصور ابو مسلم سے کیوں بدظن ہو گیا۔ منصور نے اسکو کس ذریعہ سے اپنے پاس بلا کر قتل کیا۔ اس کے خون کا مطالبہ کس نے کیا ملاطیا رومیوں کے پنجہ سے کب آزاد ہوا؟ ۴۔ فرقہ راوندیہ کا ظہور کب ہوا۔ ان کے عقائد کیا تھے اور وہ کب قتل کئے گئے تھے؟ ۵۔ منصور کی خلافت کی بغاوتوں کی مختصر حالت بیان کرو؟ ۶۔ دارالسلام کی تعمیر کب ہوئی؟

۷۔ فنون کی تدوین کب ہوئی اور مختلف زبانوں کی کتابوں کی ترجمے عربی زبان میں کس نے کرائے؟۔ ۸۔ منصور نے کب اور کہاں وفات پائی اسکی عمر اور مدت خلافت بیان کرو؟۔ ۹۔ منصور کی مختصر سیرت بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

مکہ کے راستہ میں منصور کے ہاتھ پر بیعت کی گئی اس کے بعد وہ دار السلطنت آیا۔ عبداللہ بن علی والی شام نے اسکی مخالفت کی۔ منصور نے بھی ابو مسلم کو مقابلہ کے لئے بھیجا ابو مسلم نے ۵ ماہ کی متواتر جنگ کے بعد اس کو شکست دی۔ اس کے بعد منصور ابو مسلم سے بدظن ہوگیا پہلے تو خطوط کے ذریعہ سے کوشش کرتا رہا کہ یہ گورنری سے دست بردار ہوجائے مگر پھر مجبور ہوکر ایک ہوشیار قاصد کے ذریعہ سے اپنے پاس بلایا اور اسکے جرموں کو پیش کیا۔ ابو مسلم نے معذرت کی اور کہا کہ مجھے اپنے دشمنوں کے لیے چھوڑ دیجئے مگر اس نے یہ کہکر کہ تجھ سے بڑھ کر میرا دشمن کون ہے قتل کرادیا اس کے بعد خراسان میں سنباذ نامی ایک مجوسی نے اسکے خون کا مطالبہ کیا۔ مگر منصور نے ان کو بھی قتل کرادیا ان امور سے فراغت پانے کے بعد منصور نے ملاطیا کو رومیوں کے قبضہ نکال کر اس کو آباد کیا۔ اسکے بعد فرقہ راوندیہ کا ظہور ہوا یہ لوگ تناسخ کے قائل تھے۔ ان کے استیصال کے بعد منصور نے خاندان حسنؓ پر تشدد کیا۔ اور ان کے گیارہ آدمیوں کو تاریک کوٹھری میں بند کرکے مار ڈالا اسی سبب سے محمد بن عبداللہ برافروختہ ہوگیا اور مدینہ میں بغاوت شروع کردی منصور نے اس کو مع اسکے بھائی کے قتل کردیا۔ اس نے آل علیؓ پر بھی بڑے مظالم کئے جب چاروں طرف کے باغیوں کا استیصال ہوگیا تو اس نے شہر بغداد کو آباد کرکے اسکو دار السلطنت بنایا اسی کے زمانہ میں مسلمانوں نے علوم کی تدوین کی اور مختلف زبانوں مثلاً یونانی و فارسی کی کتابوں کے ترجمہ کئے۔ منصور نے ۲۲ سال حکومت کرنے کے بعد ۶۳ سال کی عمر پوری کرکے ۱۵۸ھ

انتقال کیا یہ بڑا سخت مزاج مدبر اور علم دوست خلیفہ تھا۔

چوتھا سبق

عہد خلافت

محمد مہدی بن منصور اور ہادی بن محمد مہدی

(محمد مہدی سے بیعت)

منصور کی وفات کے بعد اسکے غلام ربیع نے اس خبر کو طشت از بام ہونے نہیں دیا بلکہ نعش کو عمدہ لباس پہنا کر ایک مسند کے سہارے بٹھا دیا اور چہرہ پر ایک ہلکا سا کپڑا ڈال دیا تاکہ بادشاہ زندہ معلوم ہو۔ اسکے بعد لوگوں کو جمع کرکے خود تخت کے سامنے مودب بیٹھ گیا گویا بادشاہ زندہ ہے اور ان کو کوئی حکم دیتا ہے جسے وہ غور سے سن رہا ہے تھوڑی دیر کے بعد اٹھا اور لوگوں سے کہا کہ بادشاہ کا حکم ہے کہ محمد مہدی بن منصور کے لئے بیعت لی جائے اور اسکا بھتیجا عیسیٰ بن موسیٰ ولیعہد بنایا جائے چنانچہ ۱۵۸ھ میں لوگوں نے اس سے بیعت کرلی بیعت کے بعد منصور کی وفات کا اعلان کیا گیا اور تجہیز و تکفین ہوئی۔

عیسیٰ بن موسیٰ کی معزولی

کچھ دنوں کے بعد بنی ہاشم کے چند لوگوں نے درخواست پیش کی کہ عیسیٰ بن موسیٰ ولیعہدی سے معزول کردیا جائے اور اس کے بجائے موسیٰ ہادی بن محمد مہدی کے لئے بیعت لیجائے مہدی کی بھی عین خوشی اسی میں تھی اسنے مختلف ذرائع سے عیسیٰ کو معزول کرکے اپنے بیٹے کے لئے بیعت لے لی اور معزولی کے بعد عیسیٰ کو دس ہزار دینار دے دیئے۔

ہندوستان میں باربد کی فتح

جب مہدی کا اقتدار اچھی طرح قائم ہوگیا تو اس نے ۱۵۹ھ میں عبد الملک بن شہاب المسمعی کی ماتحتی میں ایک لشکر ہندوستان بھیجا یہ فوج ایران سے سمندر کو طے کرتی ہوئی ہندوستان پہونچی اور ۱۶۰ھ میں باربد پر قبضہ حاصل کرلیا۔

خراسان میں مقنع نامی ایک مدعی الوہیت

۱۵۹ھ میں جب لشکر اسلام ہندوستان بھیجا گیا اسیوقت خراسان میں ایک عجیب پستہ قد اور اندھے شخص کا ظہور ہوا یہ شخص مقام مرو کا باشندہ تھا اسکا اصلی نام حکیم تھا مگر چہرہ پر ہر وقت نقاب ڈالے رہنے کی وجہ سے مقنع کے لقب سے مشہور ہو گیا۔ یہ شخص تناسخ کا قائل اور الوہیت و احیاء موتیٰ کا مدعی تھا۔ اس کے متبعین کی تعداد روز بڑھتی جاتی تھی اس لئے مہدی نے اس فتنہ کو فرو کرنے کے لئے ایک لشکر بھیجا جس نے قلعہ تکش میں اس کو محصور کر دیا جب اس کو اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا تو اپنے اہل و عیال کو جمع کرکے سب کو زہر پلادی جب سب مر گئے تو قلعہ میں آگ لگادی اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ جو شخص میرے ساتھ آسمان پر چلنا چاہتا ہو آگ میں کود پڑے۔ چنانچہ اپنے ساتھ ہمراہیوں کو بھی لیکر جل مرا جب لشکر قلعہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہاں کچھ بھی نہیں ہے یہ ۱۶۱ھ کا واقعہ ہے۔

آل زیاد کا قریش کے سلسلہ نسب سے خارج ہونا

ہم تمھیں حصہ سوم کے دوسرے سبق میں بتا چکے ہیں کہ معاویہ ابن ابی سفیان نے زیاد کو اپنے سلسلہ نسب میں داخل کرلیا تھا جب مہدی کا دور آیا تو زیاد کی اولاد میں سے کسی شخص نے اس سے کہا کہ میں آپ کا چچازاد بھائی ہوں۔ مہدی کو یہ بات نہایت

ناگوار معلوم ہوئی اس نے برافروختہ ہوکر حکم دیا کہ فوراً خاندان زیاد نسب نامہ قریش سے خارج کیا جائے بلکہ اسکا شمار آل عبید سے ہو چنانچہ ۱۶۰ھ میں اس کے حکم کی تعمیل ہوئی۔

اندلس میں عباسیوں کی دعوت

ہم دوسرے سبق میں بیان کر چکے ہیں کہ ۱۳۹ھ میں عبدالرحمٰن اموی نے اندلس میں ایک اموی حکومت کی بنیاد ڈالی تھی۔ اسی وجہ سے عباسیوں کی حکومت وہاں قائم نہ رہ سکی۔ منصور کے زمانہ میں علاء یحصبی افریقہ سے اندلس اس غرض سے گیا کہ وہاں کے لوگوں کو عباسیوں کی اطاعت پر آمادہ کرے لیکن اس کا یہ ارادہ پورا نہ ہو سکا کیونکہ عبدالرحمٰن نے اس کو قتل کرادیا۔ ۱۶۱ھ میں عبدالرحمٰن بن حبیب فہری بھی اسی غرض سے اندلس گیا مگر عبدالرحمٰن کے ہاتھوں سے وہ بھی نہ بچ سکا۔ بلکہ ان کی کشتیاں بھی جلادی گئیں۔ ان امور سے فراغت حاصل کرنے کے بعد عبدالرحمٰن کو ملکی فسادات کے دفعیہ میں مشغول ہونا پڑا۔

فتوحات کا دور جدید

غالباً تاریخ کے صفحات پلٹنے والے لوگ اس سے ناواقف نہ ہوں گے کہ کہ بنی امیہ کے آخر زمانہ میں عباسیوں کی شورش نے فتوحات اسلامی کو بالکل مسدود کر دیا تھا مگر جب مہدی کا دور خلافت آیا تو اس نے دوبارہ اس طرف توجہ کی چنانچہ ۱۶۳ھ میں رومیوں پر حملہ کرنے کے لیے بذات خود اپنے بیٹے ہارون الرشید کے ساتھ فوج لیکر روانہ ہوا دوسرے بیٹے موسیٰ ہادی کو اپنا قائم مقام بنا گیا۔

کتب مناظرہ کی تصنیف

حلب میں پہونچکر مہدی کو معلوم ہوا کہ یہاں زندیقوں کی جماعت رہتی ہے

اسنے سب کو قتل کرادیا اور ان کی کتابوں کو چاک کردیا اس کے بعد حکم دیا کہ ان کے مذہب کی تردید میں کتابیں لکھی جائیں۔

رومیوں سے ہارون الرشید کی جنگ

حلب میں پہونچکر اس نے فوج کا سردار تو ہارون الرشید کو بنایا اور خود واپس چلا آیا ہارون الرشید نے متواتر حملوں کے بعد رومیوں کے بہت سے قلعے اور شہر چھین لئے اور روز بروز ان کے ملک میں گھستا ہی گیا۔

قسطنطنیہ پر مسلمانوں کا چوتھا حملہ

۱۶۵ھ میں رشید کا لشکر آہستہ آہستہ خلیج قسطنطنیہ تک پہونچ گیا اس وقت شہر قسطنطنیہ الیون کی بیوی ملکہ اغسطہ یا ارینی زوجۂ لاون کے قبضہ میں تھا۔ ملکہ اس حملہ سے بہت خوفزدہ ہوئی اور صلح کی خواہش مند ہوئی۔ ہارون الرشید نے اس شرط پر صلح کرلی کہ ستر ہزار دینار سالانہ بطور جزیہ ادا کئے جائیں اور فوج کے رہگذر میں نشانات اور بازار قائم کئے جائیں اس آخری شرط سے اسلامی سپاہیوں کو بہت آسانی ہوگئی اور وہ راستہ کی دقتوں سے محفوظ ہوگئے۔

فسادات اور بغاوتیں

مہدی کی سلطنت بھی طرح طرح کے فسادات کا شکار بنی رہی چنانچہ یوسف البرم نے خراسان میں۔ عبدالسلام لشکری نے جزیرہ میں اور یاسین خارجی تمیمی وغیرہ نے بڑی شور شین مچائیں مگر سب قتل کئے گئے۔

مہدی کی تعمیرات

مہدی نے بھی صیغہ تعمیرات میں بہت کچھ کام کیا چنانچہ مکہ۔ مدینہ۔ یمن۔ بغداد

میں اونٹوں اور خچروں کے ذریعہ سے ڈاک کا انتظام کیا مکہ کے راستہ میں سیکڑوں کنوئیں تالاب وغیرہ تعمیر کرائے۔ راستوں کی مرمت کرائی سڑکیں بنوائیں۔ مکہ میں بہت سی عمارتیں تعمیر کرائیں حرم محترم کے شمالی حصہ کی توسیع کرائی تاکہ کعبہ وسط میں آجائے۔ پھر اس کو مشک وعنبر سے معطر کرایا فقرا و مساکین کی آسائش کے لیے بہت عمدہ انتظام کیا۔

اہل حرم کی تھیلیوں سے امداد

جن کارناموں میں مہدی کو شرف اولیت حاصل ہے ان میں سے ایک نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ اس نے اہل حرم کی امداد کے لئے روپیوں کی تھیلیاں بھیجیں۔

مہدی کی وفات

مہدی نے ماسبذان میں انتقال کیا اور وہیں دفن کیا گیا وفات کی صورت یہ ہوئی کہ ایک دن ایک لونڈی نے کسی دوسری لونڈی کے پاس جو اسکی رقیبہ تھی زہر آلود امرود بھیجے۔ اتفاقاً خادم امرود لے کر مہدی کے پاس سے گذرا۔ چونکہ مہدی امرود بہت پسند کرتا تھا اسلئے اسنے لے کر کھالئے کھانے کے ساتھ ہی انتقال کیا اس نے ۱۰ برس حکومت کی اور ۴۳ سال کی عمر پائی۔ مہدی بڑا مدبر، حلیم اور سخی خلیفہ تھا۔

ہادی بن مہدی کی خلافت

چونکہ مہدی کی وفات کے وقت اس کا بیٹا ہادی جرجان میں تھا اس لئے اسکے بھائی ہارون الرشید نے فوج سے اس کے لئے بیعت لے لی جب ہادی جرجان سے واپس آیا تو ۱۶۹ھ میں عام بیعت ہوئی۔

زندیقوں کا قتل

حکومت قائم ہونے کے بعد ہادی نے بھی اپنے باپ کی طرح بہت سے زندیقوں کو تہ تیغ کیا۔

حسین کا ظہور اور قتل

ہنوز مہدی کی حکومت مستحکم بھی نہ ہوئی تھی کہ ۱۶۹ھ میں حسین بن علی بن حسنؓ نے مدینہ میں سر اٹھایا اور بہت سے لوگ اسکے مطیع ہو گئے۔ مہدی کے عامل عمر بن عبد العزیز نے حسین سے مقابلہ کر کے اس کو زیر کیا اور مکہ کی طرف بڑھا مقام فخ تک پہونچا تھا کہ ہادی کی طرف سے محمد بن سلیمان کی ماتحتی میں امدادی فوج آپہونچی اب عمر بن عبد العزیز نے دگنی قوت سے حسین کا مقابلہ کیا حسین اپنے سو سپاہیوں کے ساتھ مارا گیا اور عمر نے اس کا سر کاٹ کر ہادی کے پاس بھیجدیا۔

مغرب میں ادریسیوں کی بنیاد

شکست خوردہ جماعت میں سے ایک شخص ادریس بن عبد اللہ بن حسین بن حسن بن علی بن ابی طالب بھی تھا وہ بھاگ کر مصر اور وہاں سے طنجہ پہونچا رشید نے شماخ نامی ایک شخص کو بھیج کر اسے زہر دلوادیا۔ مگر اسکی ایک لونڈی حاملہ تھی جب اسکے بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام بھی ادریس رکھا گیا۔ آگے تمھیں معلوم ہوگا کہ وہی یتیم بچہ ۱۷۲ھ میں وہاں کا بادشاہ ہوا۔

ہادی کی وفات

۲۶ سال کی عمر پا کر ۱۷۰ھ میں ہادی نے انتقال کیا اس نے ایک سال

تین ماہ حکومت کی ۔ موت کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی ماں خیز ران نے امور حکومت میں دست اندازی شروع کی ہادی نے روکنا چاہا اسے یہ ناگوار ہوا اور لونڈیوں کے ذریعہ سے اسے بستر خواب پر قتل کرا دیا ہادی ایک ضعیف الارادہ خلیفہ تھا ۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱ ۔ مہدی سے کہاں بیعت کی گئی ؟ ۔ ۲ ۔ عیسیٰ بن موسیٰ کب معزول ہوا ؟ ۔ ۳ ۔ باربد کب فتح کیا گیا ؟ ۔ ۴ ۔ مقنع کا ظہور کب ہوا اسکے کیا عقائد تھے اسنے اپنے اہل و عیال کو کیسے مارا ۔ اور خود کیونکر مرا ؟ ۔ ۵ ۔ مہدی نے آل زیاد کو نسب نامہ قریش سے کیوں خارج کیا ۔ دعوت عباسیہ اندلس میں کیونکر ہوئی ؟ ۔ ۶ ۔ مہدی نے روم پر کب حملہ کیا ۔ اور زندیقوں کو کہاں قتل کیا ؟ ۔ ۷ ۔ رشید نے روم میں کیا کام انجام دئے ؟ ۔ ۸ ۔ قسطنطنیہ پر چوتھا حملہ کب ہوا ؟ ۔ ۹ ۔ مہدی کا عہد خلافت بغاوتوں سے محفوظ رہا یا نہیں اس نے صیغہ تعمیرات میں کیا کام کئے اہل حرمین کی امداد کس نے کی ؟ ۔ ۱۰ مہدی نے کہاں وفات پائی اور کیسے مرا اسکی مدت خلافت و عمر بتاؤ ؟ ۔ ۱۱ ہادی کب خلیفہ ہوا اس نے زندیقوں کے ساتھ کیا سلوک کیا ۔ حسین کا ظہور کہاں ہوا ۔ ہادی نے کب وفات پائی اسکی مدت خلافت عمر و مختصر سیرت بیان کرو ؟ ۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

محمد مہدی ۱۵۸ھ میں خلیفہ ہوا اس نے عیسیٰ بن موسیٰ کو معزول کر کے اپنے بیٹے موسیٰ ہادی کو ولیعہد قرار دیا ۱۶۰ھ میں اس نے باربد فتح کیا اسی کے زمانہ میں خراسان میں مقنع نے الوہیت کا دعویٰ کیا ۔ مہدی نے اس سے مقابلہ کیا وہ مع اپنے ساتھیوں کے آگ میں جلکر مر گیا ۔ مہدی ہی نے

آل زیاد کو نسب نامہ قریش سے خارج کیا۔ اسی اثنار میں عباسیوں نے اندلس میں پروپیگنڈا قائم کیا مگر عبدالرحمٰن اموی نے کامیابی نہونے دی" مھدی نے اپنے دور خلافت میں فتوحات کی طرف دوبارہ توجہ کی اس نے حلب میں زندیقوں کو تہ تیغ کیا اور ان کی تردید میں کتابیں لکھوائیں پھر اپنے بیٹے رشید کے ذریعہ سے روم پر لشکر کشی کی وہاں سے فراغت پاکر رشید سنہ ۱۶۵ھ میں قسطنطنیہ پہونچا عہد اسلام میں قسطنطنیہ پر یہ چوتھا حملہ تھا مھدی کے دور خلافت میں بھی طرح طرح کی بغاوتیں ہوتی رہیں مگر اس نے سب کو دفع کیا اس نے تعمیرات میں بھی بہت حصہ لیا۔ اہل حرم کی امداد کے لئے روپئے بھیجے وہ ۱۰ برس حکومت کرنے کے بعد ۴۳ سال کی عمر میں سنہ ۱۶۹ھ میں زہر دیکر مار اگیا بڑا مدبر اور سخی خلیفہ تھا۔ اس کے بعد اسکا بیٹا موسیٰ ہادی خلیفہ ہوا اس نے بھی باپ کی طرح زندیقوں پر سختی کی اسی کے زمانہ میں حسین بن علی نے مدینہ میں سر اٹھایا۔ مگر قتل کیا گیا۔ اسکی شکست خوردہ جماعت میں سے ادریس بن عبداللہ بھی تھا وہ بھاگ کر مغرب پہونچا اور وہاں ادریسین کا سنگ بنیاد رکھا ہادی کو اسکی ماں خیزران نے سنہ ۱۷۰ھ میں قتل کرادیا اس نے ایک سال تین ماہ حکومت کی اور ۲۶ برس کی عمر پائی یہ بڑا ضعیف الرائے خلیفہ تھا۔

پانچواں سبق

ہارون الرشید بن مھدی کا عہد خلافت

ایک خلیفہ کی موت۔ ایک کی تخت نشینی ایک کی ولادت

جس وقت خلیفہ ہادی کی زندگی کا آخری لمحہ ختم ہوا اور اس نے اس دارفانی کو چھوڑ کر عدم کا راستہ لیا۔ اسوقت اسکا بھائی ہارون اپنی خوابگاہ میں

آرام کر رہا تھا۔ یحییٰ برمکی آئے اور آواز دی کہ امیر المومنین اٹھیے ہادی نے اس دنیا سے رحلت کی۔ یہ کہکر خاتم خلافت ہارون کے سپرد کی اسی وقت خوشخبری آئی کہ ہارون الرشید کے محل میں فرزند رشید تولد ہوا ہارون نے اسکا نام عبداللہ رکھا جو بعد میں مامون کے لقب سے مشہور ہوا خدا کی قدرت ایک ہی شب میں ایک خلیفہ کی وفات ہوئی ایک تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا ایک کی ولادت ہوئی ۱۷۰ھ میں ہارون الرشید کے ہاتھ پر بیعت ہوئی۔

گہوارہ تمدن

بغداد

عقل و تدبیر کے لحاظ سے ہارون الرشید کو شاہان بنی عباس پر ایک غیر معمولی فوقیت حاصل ہے۔ اسکی رعایا پروری حسن انتظام زبان زد ہر خاص و عام ہے وہ محامد و فضائل کے اعتبار سے ضرب المثل ہے اس کے عہد خلافت کے واقعات آج کہانیوں کی طرح بیان کیے جاتے ہیں۔ حالات کے مطالعہ اور تاریخ کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا زمانہ رعایا کے لیے بہت ہی پُرمسرت زمانہ تھا ہارون الرشید نے علماء و فضلاء کے لئے اپنا دروازہ کھول دیا تھا۔ بہت سے کارخانوں۔ رصدگاہوں کی تعمیر کرائی۔ مدرسے کھولے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اس نے بغداد کو گہوارہ تمدن بنا دیا علماء حکماء۔ شعراء فقہا۔ قراء۔ قضاۃ۔ کتاب۔ ندماء۔ مغنیوں کی جسقدر قدردانی اس نے کی دوسرے خلفاء اسکا عشر عشیر بھی نہیں کر سکے ہارون الرشید خود بھی ایک نہایت فاضل شخص تھا شاعری میں اسے کمال تھا تمام خاص و عام اس سے مرعوب تھے۔

رشید اور شارلمین

ہارون الرشید شارلمین شاہ فرانس کا معاصر تھا۔ ان دونوں کے

تعلقات بالکل دوستانہ تھے۔ آپس میں خط وکتابت تحفہ تحائف کا سلسلہ جاری تھا ایک مرتبہ ہارون الرشید نے شارلمین کے لئے مشرقی مصنوعات تحفتہً بھیجیں جنہیں ایک گھڑی بھی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اس گھڑی کو دیکھکر فرانسیسیوں کی عقل متحیر ہوگئی تھی۔ اور دیگر چیزیں جو بھیجی گئی تھیں یہ ہیں ایک عمدہ شطرنج۔ ایک سفید ہاتھی با دیبا وحریر کے فرش۔ ریشمی کپڑے وغیرہ۔

عواصم

خلافت کے تمام مراحل طے کرنے کے بعد ہارون الرشید نے ملکی نظم ونسق کی طرف توجہ کی چنانچہ مختلف قلعے۔ شہر پناہیں وغیرہ تعمیر کرائیں ۱۷۰ھ میں جزیرہ قنسرین کی تمام سرحدیں نکال کر ملحق کردیا اور اس کا نام عواصم رکھا۔

پیدل حج

رشید کے صفحات زندگی کا ایک حیرت انگیز کارنامہ یہ ہے۔ کہ اس نے ۱۷۳ھ میں پیدل حج کیا ہر منزل کے راستہ پر اسکے لئے اونی فرش بچھائے جاتے تھے حرمین شریفین میں پہونچکر اس نے بہت کچھ خیرات کیا۔ اسکی بیوی نے مکہ کی خشکی وبے آبی دیکھکر قریب کے ایک چشمہ کا پانی نہر کے ذریعہ سے مکہ تک پہونچایا یہ وہی نہر ہے جو آج نہر زبیدہ کے نام سے موسوم ہے اور مسافروں کو فائدہ پہونچارہی ہے۔

رشید کے زمانہ کی بغاوتیں

رشید کا عہد خلافت بھی باوجود تہذیب وتمدن میں بے نظیر ہونے کے بغاوتوں سے محفوظ نہ رہ سکا۔

۱۷۶ھ میں یحییٰ بن عبداللہ بن حسن نے دیلم میں اپنا اثر پیدا کرکے بغاوت

کردی۔ رشید نے پچاس ہزار نوجوانوں کو فضل یحییٰ کی ماتحتی میں مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ فضل نے وہاں جاکر صلح کرلی اور یحییٰ کے لئے رشید سے امن کا پروانہ دلادیا۔ چنانچہ یحییٰ فضل کے ساتھ بغداد بھی آیا۔ اسکے آنے سے رشید کو بڑی خوشی ہوئی۔ اس نے یحییٰ کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور فضل کا وقار اس کے نزدیک اور زائد ہوگیا۔ کچھ دنوں میں رشید نے کسی مصلحت کی بنار پر یحییٰ کو قید کردیا چنانچہ وہ قید ہی کی حالت میں مر بھی گیا۔

فتنہ شام

اُسی سال۔ دمشق میں۔ یمانیہ اور مضریہ[1] کے درمیان ایک فتنہ برپا ہوا۔ اس وقت وہاں کا عامل عبدالصمد بن علی تھا۔ اس نے سرداروں کو جمع کرکے صلح کی کوشش کی مگر یمانیہ نے اس سے انکار ظاہر کیا اور مضریہ کے چھ سو آدمی قتل کردئے جس سے مضریہ کے دل میں اور بھی جوش انتقام پیدا ہوگیا۔ پہلے تو انھوں نے بنی قضاعہ اور سلیم کو امداد کے لئے بلایا۔ مگر ان دونوں نے مدد سے قطعًا انکار کردیا اس کے بعد بنی قیس سے مدد چاہی۔ وہ فورًا تلوار لیکر کمک کے لئے آمادہ ہوگئے اور بلقاء میں پہونچکر آٹھ سو یمانیوں کو تہ تیغ کردیا۔ اس کے بعد یمانیوں اور مضریوں میں غالبًا دو سال تک جنگ ہوتی رہی۔ آخر کار رجب ۱۸۰ھ میں جعفر بن یحییٰ برمکی شام گیا تو یہ فساد رفع ہوا۔

تغلبی خارجی کا فساد

۱۷۸ھ میں ولید بن طریف تغلبی خارجی نے آرمینیہ[2] اور آذربائیجان کے بہت سے شہروں کو زیر نگیں کرلیا ہارون الرشید نے یزید بن مزید کو اس کے مقابلہ کے لئے بھیجا اس نے اس کا سر کاٹ کے رشید کے پاس روانہ کردیا۔

[1] دونوں قبیلے ہیں [2] مقامات کے نام ہیں۔

شاہ خزر کا حملہ

۱۸۲ھ میں خاقان شاہ خزر کی بیٹی فضل بن یحییٰ کے پاس آنے کے لئے روانہ ہوئی اتفاقاً شہر بردعہ میں اسکا انتقال ہوگیا۔ اس کے خادموں نے خاقان سے جاکر یہ بیان کیا کہ شاہزادی دہوکہ میں قتل کردی گئی۔ یہ سنکر خاقان سخت برہم ہوا اور ۱۸۳ھ میں ممالک اسلامی پر حملہ شروع کردیا اسکی بیرحم فوج نے مسلمانوں اور ذمیوں کے ساتھ نہایت وحشیانہ سلوک کیا رشید نے بھی خزیمہ بن حازم اور یزید بن مزید کو مقابلہ کے لئے روانہ کیا ان لوگوں نے اُسے زیر کرکے ملک کو اس سے نجات دی۔

سلطنت اغالبہ[1] کی ابتدا

۱۸۴ھ میں ہارون الرشید نے ابراہیم بن اغلب کو افریقہ کا گورنر مقرر کیا چونکہ افریقہ تختگاہ خلافت سے بہت دور تھا اس لئے ابراہیم نے وہاں اپنی آزادانہ حکومت کا اعلان کردیا۔ اسیوقت سے سلطنت اغالبہ کی بنیاد پڑی جو ۱۱۲ سال یعنی ۲۹۶ھ تک قائم رہی۔

برامکہ کا استیصال

منصور کے خاص لوگوں میں سے ایک خالد برمکی بھی تھا۔ اسنے فرط محبت سے اُسے اپنا وزیر بنالیا تھا۔ حتیٰ کہ سلطنت کے تمام امور کا مالک بنادیا تھا۔ رشید نے زمام خلافت اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد یحییٰ بن خالد کو اپنا وزیر منتخب کیا۔ اُس کے بعد اسکے بیٹے جعفر کو وزیر بنایا۔ اس سلسلہ وزارت سے خاندان برامکہ کی دولت و حشمت روز بروز بڑہتی جاتی تھی اس شرف کیساتھ ساتھ اس کے

---

[1] یعنی خاندان اغلب کے لوگ ۱۲

حاسدین کی تعداد بھی زیادہ بڑھ گئی حاسدوں نے رشید کو بدظن کرنا شروع کیا۔ امراء اور بادشاہوں کا دستور ہے کہ وہ تاج و تخت کے خوف سے ظن و وہم اور شاموں کی باتوں سے بہت جلد متاثر ہو جایا کرتے ہیں۔ رشید میں بھی یہی مرض موجود تھا۔ اسے خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ خاندان برامکہ میری حکومت پر حاوی ہو جائے اس لئے ۱۸۷ھ میں اس نے برامکہ کے خاندان کو نیست و نابود کر دیا۔ اس خاندان کے احسان برداروں نے ماتم کئے شاعروں نے رشید کے خوف سے خفیہ مرثیے لکھے۔

رشید اور نقفور

(رومیوں سے جنگ)

تمھیں یاد ہوگا کہ رشید نے اپنے باپ مہدی کے دورِ خلافت میں رومیوں سے جنگ کی تھی اور ملکہ اغسطہ نے ۷۰ ہزار دینار سالانہ جزیہ پر صلح کر لی تھی۔ ۱۸۷ھ میں رومیوں نے ملکہ اغسطہ کو معزول کر کے اسکے بجائے نقفور نیسوفورس کو بادشاہ بنایا۔ نقفور ایک مغرور و متکبر شخص تھا اس نے زمام سلطنت ہاتھ میں لیتے ہی رشید کو لکھا کہ جتنا مال تم نے میرے ملک سے لیا ہے وہ واپس کر دو۔ ورنہ میرا اور تمھارا فیصلہ تلوار کریگی۔

رشید کا جواب

رشید اس خط کو پڑھکر غصہ کو برداشت نہ کر سکا اسنے خط کی پشت پر یہ الفاظ تحریر کیے۔ اپنے خط کا جواب تم سننے کے بجائے آنکھوں سے دیکھو گے۔ اس کے بعد ایک جرار لشکر لیکر روانہ ہوا جس شہر و گاؤں سے گذرتا تھا اس کو تباہ و برباد کر دیتا تھا۔ جب رشید کا بے پناہ لشکر قسطنطنیہ کے قریب پہونچا تو نقفور نے گھبرا کر فوراً حسب سابق جزیہ پر صلح و امان کی درخواست بھیجی رشید نے یہ درخواست

منظور کر لی اور واپس چلا آیا۔

نقفور کی عہد شکنی

ہنوز رشید بغداد بھی پہونچنے نہ پایا تھا کہ نقفور نے جزیہ سے انکار کر دیا رشید نے برف و سردی کی بھی کوئی پروا نہیں کی اور فوراً لوٹ پڑا اور رومیوں کے شہروں گاؤں کو تباہ و برباد کرتا ہوا آبنائے باسفورس کے ساحل تک پہونچا لیکن نقفور نے نہایت لجاجت کے ساتھ فوراً جزیہ کی رقم پیش کر دی اور قسم کھائی کہ آئندہ اسکی ادائیگی میں کبھی تاخیر نہ کروں گا رشید پھر پلٹ آیا۔

رشید سے رومیوں کا مقابلہ

رشید کی واپسی کے بعد نقفور کے بیٹے نے اس کو رشید پر حملہ کرنے پر آمادہ کیا۔ چنانچہ وہ ۱۹۰ھ میں ایک بڑی فوج کے ساتھ رشید کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوا۔ مقام فرنجیہ میں دونوں کا مقابلہ ہوا۔ نقفور زخمی ہوا اس کے بہت سے سپاہی بھی کام آ گئے۔ جو بچے فرار پر مجبور ہوئے اس مرتبہ رشید نے حکم دیا کہ تین ہزار دینار سالانہ بطور تاوان کے ادا کئے جائیں اور سکوں پر میرا اور میرے تینوں بیٹوں کا نام کندہ کرایا جائے۔ اس کے بعد رشید واپس چلا آیا۔

اہل قبرص کی عہد شکنی

اسی سال ۱۹۰ھ میں اہل قبرص نے عہد شکنی کی۔ رشید نے حمید بن معیوب کو حکم دیا کہ اہل قبرص کو زیر کرو۔ چنانچہ حمید نے قبرص کو بالکل مطیع کر لیا۔

دولت صفاریہ

اسی سال ماوراء النہر میں رافع بن لیث بن نصر نے بغاوت شروع کر دی

اور عامل سمرقند کو قتل کر کے اس پر قابض ہو گیا اسی وقت سے دولت صفاریہ کا آغاز ہوا جو ۲۵۳ھ سے ۲۹۰ھ تک باقی رہی۔

رشید کی وفات

جب رشید کو اس بغاوت کی خبر ہوئی تو وہ بحالت مرض غصہ ہو کر بذات خود رافع سے جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوا مقام طوس[1] میں پہونچکر مرض بڑھ گیا اور رشید نے وفات پائی چنانچہ وہ وہیں مدفون بھی ہوا اس نے اپنی حیات ہی میں وصیت کر دی تھی کہ میرے بعد امین[2] خلیفہ ہو اس کے بعد مامون اور پھر موتمن تاج وتخت کے مالک ہونگے رشید نے ۴۷ برس کی عمر پائی ۲۳ سال ۲ ماہ تخت خلافت پر جلوہ گر رہا سال وفات ۱۹۳ھ ہے۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ وہ کونسا سال ہے جس میں ایک خلیفہ کی وفات ایک کی ولادت ایک کی تخت نشینی ہوئی؟ ۔ ۲۔ ہارون الرشید کے اوصاف بیان کرو۔ بغداد کی حالت اس کے زمانہ میں کیسی تھی؟ ۔ ۳۔ شارلین[3] ورشید میں کیسے تعلقات تھے؟ ۴۔ رشید نے کب پیدل حج کیا۔ اس کے زمانہ کی بغاوتوں کی کیفیت بیان کرو؟ ۔ ۵۔ دولت اغالبہ کا ظہور کب ہوا؟ ۔ ۶۔ رشید نے خاندان برامکہ کے ساتھ کیا سلوک کئے تھے؟ ۔ ۷۔ رشید نے روم پر کیونکر حملہ کیا؟ ۔ ۸۔ رشید نے نقفور کے خط کا کیا جواب دیا۔ اس کے بعد اُن دونوں کے درمیان کیا معاملہ ہوا۔؟ ۔ ۹۔ اہل قبرص نے کب عہد شکنی کی؟ ۱۰۔ رافع بن لیث نے کب بغاوت کی؟ ۔ ۱۱۔ رشید نے کب اور کہاں وفات پائی رشید کی عمر ومدت خلافت ووصیت بیان کرو۔

---

[1] خراسان میں ایک صوبہ ہے [2] امین۔ مامون اور موتمن تینوں رشید کے بیٹے تھے۔ [3] شارلماں بادشاہ فرانس کا نام ہے۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

سنہ ۱۷۰ھ میں ہادی کی وفات کے بعد ہارون الرشید خلیفہ ہوا اور اسی روز رشید کے یہاں خلیفہ مامون کی ولادت بھی ہوئی۔ رشید عقل وتدبیر میں تمام خلفاء عباسیہ پر فوقیت رکھتا تھا اس کے زمانہ میں بغداد گہوارہ تمدن بن گیا تھا۔ اسنے ایک دفعہ شارلمین شاہ فرانس کے پاس ایک گھڑی تحفتہً بھیجی تھی۔ اس نے سنہ ۱۷۳ھ میں پیادہ پا حج کیا اسی کے زمانہ میں یحییٰ بن عبداللہ نے بغاوت کی اسنے لشکر بھیجکر اسکو زیر کیا پھر امن دینے کے بعد اس کو قید کر لیا یہانتک کہ اسی قید میں وہ مر بھی گیا دمشق میں یمانیہ ومضریہ کے جھگڑوں کو اسی نے رفع کیا ولید خارجی نے بھی بغاوت پر کمر باندھی مگر قتل ہوا شاہ خزر نے بھی مسلمانوں پر حملہ کیا مگر زیر ہوا اس کے بعد افریقہ میں دولت اغالبہ کا ظہور ہوا ان سب امور سے فراغت پانے کے بعد رشید نے سنہ ۱۸۷ھ میں خاندان برامکہ کو برباد کیا کیونکہ اس کو کچھ سوءظنی ہوگئی تھی۔ اس کے بعد شاہ روم نے عہد شکنی کی اس سے بھی متواتر جنگیں ہوئیں آخر کار اس نے جزیہ مع تاوان کے دنیا منظور کیا اس کے بعد رافع بن لیث نے خراسان میں سر اُٹھایا رشید حالت مرض میں اس کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوا مگر مقام طوس ہی تک پہونچا تھا کہ وفات پائی سال وفات سنہ ۱۹۳ھ اور مدت خلافت ۲۳ سال ہے اسنے کل ۴۷ برس کی عمر پائی۔ مرتے وقت اس نے وصیت کی تھی کہ میرے بعد میرا بیٹا امین پھر مامون پھر موتمن خلیفہ ہوں۔

(۵)

چھٹا سبق

محمد امین ابن ہارون الرشید اور عبداللہ المامون کا عہد خلافت

(بیعت)

رشید کی وفات ہی کے دن مقام طوس میں فوج نے امین کے لیے بیعت کرلی اسوقت امین بغداد میں اور مامون مقام مرو میں تھا صالح بن رشید نے امین کو اپنے باپ کی وفات کی خبر بھیجی اور مہر۔ عصا چادر وغیرہ روانہ کی جب قاصد پہونچا تو امین جامع مسجد گیا اور منبر پر چڑھ کر لوگوں کو رشید کے انتقال کی خبر سنائی اس کے بعد ۱۹۳ھ میں لوگوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔

رافع کی شکست

اسی ۱۹۳ھ میں ہرثمہ بن اعین وطاہر بن حسین سمرقند پر قابض ہو گئے رافع ترکوں سے کمک کا خواستگار ہوا۔ ترکوں نے اسکی مدد تو کی مگر محض تھوڑے دنوں کے لیئے۔ کیونکہ جب انھوں نے دیکھا کہ رافع کو کچھ تقویت ہو گئی ہے تو وہ واپس چلے گئے۔ ترکوں کا ہٹنا تھا کہ تمام گذشتہ مصائب پھر آموجود ہوئے اب رافع کے لئے سوائے اسکے کوئی چارہ نہ تھا کہ مامون سے پناہ طلب کرے چنانچہ اس نے یہی کیا۔ مامون اسوقت خراسان میں تھا اس نے پروانہ امن لکھدیا اس کے بعد ہرثمہ مامون کے پاس چلا آیا مامون نے ان کو افسر پولیس بنا دیا۔ اسی وقت سے امین و مامون میں اختلافات پیدا ہو گئے۔ کیونکہ رافع کو امن دے دینا امین کو ناگوار ہوا۔

اہل حمص کی بغاوت

۱۹۳ھ میں اہل حمص نے امین کے عامل اسحق بن سلیمان سے بغاوت شروع کردی اس لیے امین نے اس کو معزول کردیا اور عبداللہ بن سعید حرشی کو اس کی جگہ پر گورنر بنا کر بھیجا عبداللہ نے حمص کے بہت سے امراء و سرداران کو قتل کیا مگر لوگوں کو امان طلب کرنے سے امان دیدی گئی۔

سفیانی کا ظہور

۱۹۵ھ میں بمقام دمشق سفیانی نامی ایک شخص ظاہر ہوا یہ شخص خاندان بنی امیہ میں سے تھا اس کا سلسلہ نسب یہ ہے علی بن عبداللہ بن خالد بن یزید بن معاویہ اس کی ماں عبداللہ بن عباس بن علی کی بیٹی تھیں۔ اس کا دعویٰ تھا کہ میرا سلسلہ نسب دو خلفاء حضرت علی اور حضرت معاویہ سے جا ملتا ہے عالم و شاعر تھا مگر خلافت کے بارے میں ناکامیاب رہا۔ کیونکہ ابن بہیس نے جب دمشق میں اس کا محاصرہ کیا تو وہ ایسا غائب ہوا کہ پھر کبھی اس کی اطلاع نہ ملی۔

مامون کی معزولی

چونکہ امین ایک ضعیف الرائے شخص تھا اس لیے فضل بن ربیع نے اس سے درخواست کی کہ آپ مامون کو ولیعہدی سے معزول کرکے اپنے بیٹے موسیٰ کو ولیعہد قرار دیجئے۔ اس رائے سے فضل کا یہ مقصد تھا کہ وہ مامون کی ضرر رسانی سے محفوظ رہے کیونکہ اسے خیال تھا کہ مامون خلیفہ ہوکر اس پر تشدد کریگا۔ پہلے تو امین نے اس تجویز میں پس و پیش کیا مگر فضل نے کچھ ایسا نشیب و فراز سمجھایا کہ آخرکار امین نے مامون کی معزولی کا اعلان کردیا۔ اور اپنے بیٹے موسیٰ کو ناطق بالحق کا لقب دیکر ولیعہد بنایا۔

مامون کی طلبی

اس معزولی پر مامون کا برافروختہ ہونا ایک طبعی بات تھی معزولی کے وقت وہ اپنے احباب و متبعین کے ساتھ مرو میں مقیم تھا۔ جب اس کو اطلاع ہوئی تو بہت ہی غضبناک ہوا۔ مگر بمقتضائے دور اندیشی غصّہ پی گیا اور آئندہ کسی موقع کا انتظار کرنے لگا ادھر امین نے معزولی کا اعلان تو کر دیا۔ مگر ساتھ ہی اسے یہ بھی یقین ہو گیا کہ اگر مامون کو کسی تدبیر سے جال میں نہ پھانسا گیا تو آخر میں انجام برا ہوگا چنانچہ اس نے ایک قاصد کے ذریعہ سے مامون کو دربار میں بلایا مگر اس کے رفقاء نے اس کو نہ آنے دیا۔

خراسان میں مامون کے ہاتھ پر بیعت

جب قاصد نے امین کو یہ خبر دی کہ مامون دربار میں آنے سے انکار کرتا ہے تو اس نے علی بن عیسٰے بن ماہان کی ماتحتی میں ایک فوج اس کے مقابلہ کے لئے روانہ کی۔ مامون کے جاسوس بغداد میں پھیلے ہی ہوئے تھے انھوں نے فوراً فوج کی روانگی کی اطلاع مامون کو دی۔ چنانچہ اس نے بھی طاہر بن حسین کی سرداری میں خراسانی سپاہیوں کی ایک فوج مرتب کی اور خراسان کے لوگوں سے بیعت لے کر خلیفہ بن گیا۔

دونوں بھائیوں میں جنگ

مقام رے پر دونوں فوجوں میں مقابلہ ہوا مامون کے لشکر نے امین کی فوج کے افسر کو قتل کیا اور طاہر نے اس کا سر کاٹ کر مامون کے پاس روانہ کیا مامون نے طاہر کی اس کارگذاری کی سچی قدردانی کی اور مزید تقویت کے لئے ہرثمہ بن اعین کی ماتحتی میں ایک امدادی فوج بھی روانہ کی ادھر امین کو جب اپنی فوج کی شکست کی خبر پہونچی تو اس نے بھی احمد بن مرشد و عبداللہ بن حمید کی ماتحتی میں امدادی فوج روانہ کی مگر خانقین پہونچنے کے بعد باہمی اختلاف کی وجہ سے دونوں واپس چلے آئے

بغداد کا محاصرہ

طاہر نے آگے بڑھ کر بغداد کا محاصرہ کر لیا کامل ایک سال محاصرہ کرنے کے بعد اس نے آخری حملہ کیا اور اعلان کر دیا جو ہم سے جنگ نہ کریگا اسے امان دے دی جائیگی امین اپنے اہل وعیال سمیت قصر منصور میں محصور تھا۔ طاہر نے قصر کا نہایت سخت محاصرہ کیا۔ امین نے ہرثمہ سے امان طلب کی اس نے امان دیدی لیکن طاہر نے سوچا کہ اگر میں ہرثمہ کے فیصلہ پر راضی ہو جاؤں گا تو فتح ہرثمہ کی سمجھی جائیگی اس لئے اس نے امین کو امان دینے سے انکار کر دیا۔

امین کا قتل

امین ہرثمہ کے پاس پہونچنے کے لئے باہر نکل کر نہر کے کنارے پہونچا وہاں ہرثمہ کی کشتی موجود تھی وہ اس میں سوار ہو گیا۔ طاہر یہ دیکھ کر سخت غضبناک ہوا اور فوراً حکم دیا کہ کشتی پر سنگباری کی جائے۔ چنانچہ سنگباری کی گئی اور کشتی غرق ہو گئی ہرثمہ تو کشتی سے نکل آیا اور امین نے پیر کر جان بچائی مگر جیسے ہی دوسرے کنارے پر پہونچا طاہر کے سپاہیوں نے امین کو گرفتار کر کے طاہر کے مکان میں بند کرا دیا اور آدمی رات کے وقت چند عجمی جلادوں سے اس کا کام تمام کروا دیا سر کو کاٹ کر مامون کے پاس بھیجا امین کے قتل ہو جانے کے بعد طاہر نے شہر میں داخل ہو کر مامون کے نام کا خطبہ پڑھا۔

۲۸ سال کی عمر پوری کر کے ۱۹۸ھ میں امین قتل ہوا مدت خلافت ۴ سال آٹھ ماہ ہے۔ اس نے اپنی پوری زندگی میں سوائے لہو ولعب کے کچھ نہیں کیا۔

امین کے والدین ہاشمی تھے

خلفاء عباسیہ میں امین ہی ایک ایسا خلیفہ تھا جو ہاشمی الطرفین تھا چنانچہ اسکا

باپ رشید اور ماں زبیدہ بنت جعفر ابن منصور تھی۔

عبداللہ المامون بن ہارون الرشید کا عہد خلافت

(بیعت)

اہل خراسان تو امین کی زندگی ہی میں مامون کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تھے ۱۹۸ھ میں جب امین قتل ہو چکا تو عام بیعت ظہور میں آئی طاہر نے دار الخلافت سے مہر، عصا۔ چادر روانہ کی اور مامون کو مبارکباد دی۔ اس کے بعد مامون کئی سال مرو ہی میں مقیم رہا پھر ۲۰۴ھ میں بغداد آیا۔

امین کے خون کا مطالبہ

امین کے قتل اور مامون کے تخت سلطنت پر قبضہ کرنے کے بعد ۱۹۸ھ میں نصر بن شیث نے امین کے خون کا مطالبہ کیا۔ اور حلب کے کئی شہروں مثلاً کیسوم و سمیساط وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔ مامون نے بھی ۲۰۹ھ میں عبداللہ بن طاہر کو مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ عبداللہ نے مقام کیسوم میں نصر کو محصور کر دیا آخر کار نصر نے مجبور ہو کر امان طلب کی۔ عبداللہ نے پروانہ امان دے کر اسے مامون کے پاس بھیج دیا۔

ابن طبا طبا علوی

۱۹۹ھ میں محمد بن ابراہیم معروف بہ ابن طبا طبا علوی نے کوفہ میں حضرت امام رضا کے لئے بیعت لینی شروع کی اور ابو السرایا سری کو اپنا سپہ سالار بنایا۔ کوفہ کے لوگوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کرنی شروع کی۔ مکہ کا گورنر حسین افطس بن حسین اور یمن کا ابراہیم بن موسیٰ ہوا۔ مامون نے حسن بن سہل کی ماتحتی میں ایک فوج ابو السرایا کے مقابلہ کے لئے بھیجی جس نے ابو السرایا کو شکست دی

اسی اثنار میں ابن طباطبا ناگہانی موت سے مرگیا (بیان کیا جاتا ہے کہ ملک حرص میں ابوالسرایا نے اس کو زہر دیدیا) اور اس کا قائم مقام ایک کمسن علوی جسکا نام محمد بن جعفر تھا ہوا۔

بغداد میں فوج کی بغاوت

چونکہ حسن بن سہل فوجیوں کی تنخواہیں ادا کرنے میں بہت دیر کر دیا کرتا تھا اس لیے سنہ ۲۰۱ھ میں بغداد کی فوج نے آپس میں اتفاق کر کے ایک سردار کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

والنٹیر۔

اس بغاوت نے بغداد میں ایک فساد برپا کر دیا امن وسکون نیست ونابود ہوگیا لیکن اس بد امنی کو دفع کرنے کیلئے ارباب حمیت کی ایک جماعت اٹھی اور سہل بن سلامہ انصاری کی ماتحتی میں والنٹیروں کی ایک فوج مرتب کی فوج نے باغیوں کا تعاقب کیا چنانچہ لوگوں میں کچھ امن پھیلنے لگا۔

بابک خرمی

اسی سال ایک مجوسی خرمی نے شورش مچائی اور کوہستان طبرستان پر قبضہ کر لیا مامون نے کئی بار اسکی سرکوبی کے لئے فوجیں روانہ کیں مگر اس نے سب کو شکست دیکر بھگا دیا۔

خلافت عباسیہ کو بدلنے کا ارادہ

اسی سنہ ۲۰۱ھ میں مامون نے ارادہ کیا کہ خلافت عباسیہ کو علوی جامہ پہنایا جائے اور میرے بعد علی بن موسیٰ (جو حضرت علی کی اولاد میں سے ہیں) یعنی

حضرت امام رضا خلیفہ ہوں۔ چنانچہ اس نے اپنے اس ارادہ سے لوگوں کو آگاہ کیا اور حکم دیا کہ فوج کے سپاہی عباسی شعار یعنی سیاہ لباس کو ترک کر کے علوی شعار کے موافق سبز لباس اختیار کریں۔

عباسیوں کا انکار

عباسیوں کو جب اس ارادہ کی خبر ہوئی تو وہ سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے کہ خلافت ہمارے دشمنوں کے ہاتھ میں ہرگز نہیں جا سکتی۔ عباسیونکا عموماً یہ خیال تھا کہ یہ تجویز فضل بن سہل کی ہو گی کیونکہ امور سلطنت میں آج کل اسے بہت کچھ دخل حاصل تھا مامون اپنے دبدبہ پر بحد نازاں تھا اس لئے اس نے عباسیونکے اس انکار کی کوئی پروا نہ کی۔ مگر رعایا کی اجتماعی قوت کے مقابلہ میں اس کا ارادہ کیا تھا عباسیوں نے مامون کو معزول کر کے ابراہیم بن مہدی کو خلیفہ بنا دیا اور کوفہ کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔

فضل اور امام رضا کا قتل

جب مامون نے دیکھا کہ اب میں خلافت سے معزول ہوا چاہتا ہوں اور کچھ بنائے نہیں بنتی تو اس نے فضل اور امام رضا کو قتل کرا دیا۔ (بعض مورخین کا بیان ہے کہ فضل کو مامون نے نہیں قتل کرایا اور امام رضا نے اپنی طبعی موت سے وفات پائی تھی) اس کے بعد مامون نے اہل بغداد کو اس مضمون کا خط لکھا کہ جو چیز مابہ النزاع تھی وہ خود اٹھ گئی اب تم لوگ کیوں میری مخالفت کرتے ہو اس پیغام کے بموجب تمام اہل بغداد نے ابراہیم کی بیعت فسخ کر کے مامون سے دوبارہ بیعت کر لی۔

ابراہیم کی روپوشی

جب اہل بغداد مامون کے حلقۂ بیعت میں دوبارہ داخل ہو گئے تو ابراہیم

مامون کے خوف سے روپوش ہو گیا۔ اس کی مدت خلافت ایک سال گیارہ ماہ ہے
سنہ ۲۱۰ھ تک روپوش رہنے کے بعد اتفاقاً وہ زنانہ بھیس میں دو عورتوں کے ساتھ پکڑا گیا
لیکن مامون نے کچھ دنوں قید رکھنے کے بعد اس کو آزاد کر دیا۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ امین کے ہاتھ پر کہاں اور کس سنہ میں بیعت ہوئی؟۔ ۲۔ لیث سے کس نے مقابلہ کیا؟۔ ۳۔ اہل حمص نے کب بغاوت کی؟۔ ۴۔ سفیانی کون ہے اس کا ظہور کب ہوا ۵۔ مامون کو معزول کرنے کی صلاح امین کو کس نے دی۔ مامون کے بجائے کون ولیعہد بنایا گیا۔ امین و مامون کے مقابلوں کے واقعات بیان کرو۔ ۶۔ شہر بغداد کا محاصرہ کس نے کیا۔ اور کب تک محاصرہ رہا۔ امین کب اور کس طرح قتل کیا گیا اسکی خلافت۔ عمر۔ مختصر سیرت بیان کرو۔ ۷۔ خلیفہ مامون سے کب بیعت کی گئی؟۔ ۸۔ نصر بن شیث نے کب بغاوت کی؟۔ ۹۔ ابن طباطبا علوی کا ظہور کب ہوا؟۔ ۱۰۔ ابراہیم بن موسیٰ نے کب خروج کیا؟۔ ۱۱۔ بغداد کی فوج نے کیونکر بغاوت کی؟۔ ۱۲۔ والنٹیروں کی فوج کس نے جمع کی؟۔ ۱۳۔ بابک خرمی کا ظہور کب ہوا؟۔ ۱۴۔ مامون نے خلافت کو علوی کرنے کا ارادہ کب کیا۔ اور عباسیوں نے اس کا جواب کیا دیا؟۔ ۱۵۔ مامون نے ابراہیم کی بیعت کے بعد کیا کیا؟۔ ۱۶۔ ابراہیم کتنے سال پوشیدہ رہا۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

سنہ ۱۹۳ھ میں امین خلیفہ ہوا۔ اسی کے زمانہ میں ہرثمہ نے رافع بن لیث کی قوت ضعیف کی اہل حمص نے بغاوت کی مگر شکست کھائی۔ اس کے بعد سفیانی نے دمشق میں خلافت کا دعویٰ کیا۔ مگر شکست کھا کے مفقود الخبر ہو گیا۔ اسی زمانہ میں امین کے وزیر فضل بن ربیع نے امین کو ورغلایا تاکہ وہ مامون کو ولیعہدی سے معزول کر دے

چنانچہ امین نے اسکو معزول کرکے اپنے بیٹے کو ولیعہد بنایا۔ اس خبر کے شائع ہونے کے بعد خراسان کے لوگوں نے مامون سے بیعت کرلی اور مامون و امین میں مدتوں جنگ ہوتی رہی۔ مامون کی فوج نے بغداد کا ایک سال تک محاصرہ کرکے اس کو فتح کرلیا اور ۱۹۸ھ میں ۲۸ سال کی عمر پوری کرکے امین قتل کیا گیا۔ کل مدت خلافت ۴ سال ۸ ماہ ہے۔ یہ خلیفہ ہاشمی الطرفین تھا۔ امین کے قتل ہو جانے کے بعد مامون نے زمام خلافت اپنے ہاتھ میں لی۔ ابھی مامون خراسان ہی میں تھا کہ نصر بن شبیث نے امین کے خون کا مطالبہ کیا مگر مامون کے لشکر نے اس کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد ابن طباطبا علوی کوفہ میں ظاہر ہوا اور اپنی فوج کا سپہ سالار ابوالسرایا کو بنایا۔ ابوالسرایا تو قتل کیا گیا ابن طباطبا بھی مرگیا۔ جب اس بغاوت سے فرصت ملی تو بغداد کی فوج نے بغاوت شروع کردی۔ اس بغاوت سے بغداد میں بڑی بدامنی پھیل گئی مگر والنٹیروں کی فوج نے ابن سلامتہ کی ماتحتی میں۔ تمام فتنوں کو دفع کردیا۔ ۲۰۱ھ میں بابک خرمی نے بغاوت کی اور نہایت کامیابی سے کام کرتا رہا اس کے بعد مامون نے چاہا کہ سلطنت عباسیہ کو علوی لباس پہنائے اور ولیعہد امام رضا بنائے جائیں۔ عباسیوں کو یہ بات ناگوار ہوئی۔ اور انھوں نے مامون کی بیعت کو فسخ کرکے ابراہیم سے بیعت کرلی۔ یہ دیکھکر مامون نے رضا کو قتل کروا دیا تاکہ فساد ہی مٹ جائے۔ اس کے بعد عباسیوں نے پھر مامون کو اپنا خلیفہ بنالیا۔ ابراہیم مامون کے ڈر سے ۲۱۰ھ تک روپوش رہا مگر پھر پکڑا گیا اور کچھ دنوں کی قید کے بعد رہا کیا گیا۔

ساتواں سبق۔

تتمۂ خلافت مامون

اور

آغاز عہد معتصم باللہ

(مامون بغداد میں)

سنہ ۲۰۲ھ تک مامون خراسان ہی میں مقیم رہا اس کے بعد فتن و فسادات کی بیخ کنی کے لئے بغداد آیا۔ اس کے بغداد میں داخل ہوتے ہی تمام فتنے ہوا ہو گئے جب مامون بغداد آیا تو علوی شعار کے موافق سبز پوشاک زیب تن کئے ہوئے تھا چنانچہ آٹھ دن تک تمام درباریوں کا بھی یہی لباس رہا لیکن پھر بعض خراسانی افسروں اور عباسیوں کے کہنے سے اپنا قدیمی شعار یعنی سیاہ لباس اختیار کر لیا۔

یورپ کا استاد

سنہ ۲۰۴ھ میں جب مامون بغداد آیا تو اس نے علمی خدمات کا سلسلہ شروع کیا اور علماء و فضلاء کو تالیفات کا شوق دلایا۔ اس میں شک نہیں کہ اس کو خلفاء راشدین کے بعد تمام شہنشاہوں پر ایک غیر معمولی فوقیت حاصل ہے اسکی دور اندیشی۔ تدبر۔ سیاست۔ وغیرہ اوصاف حمیدہ مجبور کرتے ہیں کہ اسے تاج الخلفاء کے معزز لقب سے یاد کیا جائے اسی کی مقدس ذات تھی جس نے مختلف زبانوں مثلاً یونانی سریانی عبرانی وغیرہ کی کتابوں کو عربی کا جامہ پہنایا یہی نامور خلیفہ تھا جس نے

سلطنت اسلامی کو اوج سعادت پر پہونچایا۔ اسی کا دریائے فیض تھا جس سے اہل یورپ سیراب ہوئے۔ اگر تمدن و تہذیب کے لحاظ سے اس کو یورپ کا معلم کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ مامون نے بہت سی رصد گاہیں۔ کارخانے قائم کئے زمین کے حجم کا اندازہ کیا۔ اس کی کرویت یعنی گولائی ثابت کی دنیاوی علوم مثلاً فلسفہ۔ ہندسہ فلکیات طب۔ جبر۔ کیمیا۔ میکینک وغیرہ میں عمدہ عمدہ کتابیں تصنیف کرائیں بلکہ انکا سنگ بنیاد رکھا چنانچہ اہل یورپ بھی اسی گلستان کے خوشہ چیں ہیں۔

رومیوں سے جنگ اور ملک کا دورہ

۲۱۵ھ میں مامون نے رومیوں سے جنگ کرنے کے لئے فوج کے ساتھ منبج۔ انطاکیہ۔ مصیصہ۔ طرطوس۔ کا دورہ کیا۔ اور بہت سے قلعے فتح کرنے کے بعد۔ فاتحانہ دمشق پہونچا۔ اس نے ۲۱۶ھ میں بھی رومیوں کے بہت سے قلعہ فتح کئے اور مملکت کے حالات معلوم کرنے کے لئے بہت سے شہروں کا دورہ کیا۔ اسی سلسلہ میں مصر بھی گیا وہاں سے ۲۱۷ھ میں پھر دمشق واپس آیا۔

مسئلہ خلق قرآن

۲۱۸ھ (جو مامون کا سال وفات بھی ہے) میں مامون قرآن کے مخلوق ہونے کا قائل ہوا اور علماء کو اپنا ہم خیال بنانے کے لئے اُن پر بہت کچھ جبر کیا۔ غالباً اس کا یہ خیال تھا کہ خلق قرآن کا اعتقاد ایک اصلاحی قدم ہوگا جس سے علوم دینیہ و دنیا مطابق ہو جائیں گے۔

مامون کی وفات

۲۱۸ھ میں روم کے ایک گانوں "بدندون" میں بیمار رہ کر حالت مرض ہی میں اپنے بھائی قاسم کو ولیعہدی سے معزول کر کے دوسرے بھائی اسحق معتصم

کے لئے بیعت لی اس کام سے فراغت حاصل کر کے یہیں فوت ہوا ۲۰ سال تک مسند نشین خلافت رہا۔ انتقال کے بعد نعش طرطوس میں لاکر دفن کی گئی۔

مختصر سیرت

مامون علم و فضل۔ سیاست و حکمرانی کے لحاظ سے تمام خلفاء پر فوقیت رکھتا ہے اس کے زمانہ میں ایک ہزار سات سو بڑھیاں عورتیں بغداد میں پھرا کرتی تھیں تاکہ سلطنت کی کوئی بات امیر المومنین سے پوشیدہ نہ رہے۔

معتصم باللہ بن رشید کا عہد خلافت

مامون کی وفات کے بعد ۲۱۸ھ میں اسکے بھائی ابو اسحق محمد معتصم بن رشید کے ہاتھ پر بیعت ہوئی۔

اس ٹھنڈی محبت سے کیا فائدہ

بیعت ہونیکے بعد فوج نے بغاوت کر دی اور اعلان کر دیا کہ خلافت کا مستحق عباس بن مامون ہے معتصم نے عباس سے بیعت چاہی۔ اس نے بلا تامل بیعت کر لی۔ اور فوج کے سامنے جاکر کہا کہ اس ٹھنڈی محبت سے کیا فائدہ۔ میں نے تو اپنے چچا کے ہاتھ پر بیعت کر لی یہ سنکر تمام فوج ساکت ہوگئی۔

اپنے نام کے ساتھ لفظ اللہ کی اضافت

سب سے پہلے معتصم نے اپنے نام کے ساتھ لفظ اللہ کا اضافہ کیا یعنی معتصم باللہ کے لقب سے مشہور ہوا۔

ترکمانوں اور تاتاریوں کو عہدے

معتصم پہلا خلیفہ ہے جس نے۔ تاتاریوں اور ترکمانوں سے خدمت لی ابھی تک

حکومت عباسیہ کے صیغوں میں یہ گروہ داخل نہیں ہوا تھا لیکن معتصم نے۔ دفاتر فوج۔ پولیس کے تمام صیغوں میں انھیں شریک کر لیا۔ چنانچہ خلفاء مابعد کے زمانوں میں اس گروہ نے ایسی ترقی کی کہ گویا امور سلطنت کو سیاہ و سفید کرنا انھیں کے اختیار میں تھا۔ معتصم کو اپنے لوگوں پر اعتماد نہ تھا اسی لئے اس نے اس گروہ کو معتمد علیہ قرار دیا اسی زمانہ سے بنی امیہ کا تنزل ہوا۔

سامرا کی بنیاد

چونکہ معتصم کو بغداد کی فوج پر اعتماد نہ تھا اس لئے اس نے بغداد سے باہر ایک شہر آباد کیا تاکہ وہ چھاونی کا کام دے اور اگر فوج بغاوت بھی کرے تو عجمی فوج سے اسکو مطیع کیا جا سکے۔ ۲۲۱ھ میں اس شہر کو تعمیر کرایا اور "سر من رائی" نام رکھا جو بعد کو کثرت استعمال کی وجہ سے سامرا ہو گیا۔ معتصم کے زمانہ سے یہ شہر دارالسلطنت کی حیثیت رکھتا ہے۔

معتصم کے عہد کی بغاوتیں

معتصم کا زمانہ بھی فسادات سے محفوظ نہ رہ سکا چنانچہ ۲۱۹ھ میں ابن قاسم علوی نے خراسان میں بغاوت کی اور دعوی کیا۔ کہ خلافت کے مستحق رضا ہیں۔ کیونکہ وہ آل رسول ہیں عبداللہ بن طاہر عامل خراسان نے اسکو گرفتار کر کے معتصم کے پاس بھیجدیا معتصم نے اس کو قید کر دیا مگر ایک دفعہ عید الفطر کے موقعہ پر وہ جیل سے اسطرح غائب ہوا کہ پھر خبر نہ ملی۔

جنگ زط

اسی سال مختلف جماعتوں کے چند اشخاص کے ایک گروہ نے بصرہ کے راستہ میں علم بغاوت بلند کیا۔ معتصم نے ان کی سرکوبی کے لئے عجیف بن عتبہ کو روانہ کیا۔

انھوں نے بہتوں کو قتل کرنے کے بعد ۲۱۶ھ میں سب کو امان دیدی۔

بابک خرمی

گذشتہ سبق میں تم پڑھ چکے ہو کہ مامون کے زمانہ میں ایک مجوسی بابک خرمی نے اسقدر زبردست قوت پیدا کی تھی کہ کوہستان طبرستان پر قابض ہو گیا اور خلیفہ کی فوجیں بھی کئی بار اس سے شکست کھا چکی تھیں۔ مامون کی طرح معتصم نے بھی کئی بار فوجیں روانہ کیں مگر اس نے سب کو پسپا کر دیا ۲۲۰ھ میں معتصم نے ایک عجمی سپہ سالار افشین حیدر بن کاؤس کی ماتحتی میں ایک فوج بابک کی سرکوبی کے لئے روانہ کی۔ بابک نے اس دفعہ بھی بہادری کے جوہر دکھلائے مگر متواتر حملوں نے اس کو مجبور کر کے مقام بذ میں محصور کر دیا وہاں سے نکلکر وہ اہل وعیال سمیت ملک روم کی طرف بھاگا مگر ارمن کے راستہ میں گرفتار ہو کر افشین کے پاس لایا گیا۔ افشین نے اسکو معتصم کے پاس روانہ کر دیا۔ معتصم نے قتل کر کے سر خراسان بھیجا اور جسم کو سامرا میں سولی پر لٹکا دیا ۲۲۳ھ کا واقعہ ہے۔

رومیونکا حملہ

اسی ۲۲۳ھ میں توفیل بن میخائیل شاہ روم نے ممالک اسلامی پر حملہ کیا اور بڑھتا ہوا۔ زبطرہ (جو معتصم کی جائے پیدائش ہے) تک پہونچ گیا۔ ملطیہ میں تو اس نے لوٹ مچادی۔ مردوں کو قتل کیا عورتوں بچوں کو بھی قید کیا بہتوں کی آنکھیں لوہے کی گرم سیخوں سے نکالیں ناک کان وغیرہ کاٹ لئے غرضکہ تمام مظالم کی اس نے انتہا کر دی۔

وامعتصماہ
(فتح عموریہ)

انھیں مظلومہ عورتوں میں سے ایک ہاشمیہ بھی تھی جو رومیوں کے ہاتھ میں

قید ہوگئی تھی بلج نامی ایک رومی نے اس کے مُنھ پر تھپّڑ مارا اس بیچاری عورت نے
چلّا کر کہا وامعتصماہ (معتصم کی دُہائی) جس وقت معتصم کو یہ خبر ملی اسوقت وہ
مُنھ سے پیالہ لگائے ہوئے تھا پیالہ کو فوراً رکھ کر کہنے لگا لبیک لبیک (میں حاضر ہوا)
اس کے بعد اس نے فوراً حکم دیا کہ ایک عظیم الشان لشکر تیار ہو۔ چنانچہ لشکر تیار ہوا
اور معتصم خود اس کو اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوا۔ اور عموریہ پہونچکر فوراً اس کا محاصرہ کرلیا۔
منجنیقوں کی سنگباری سے جب اسکی فصیل کمزور ہوگئی تو معتصم مع فوج کے
شہر کے اندر داخل ہوا اور تخمیناً ۹۰ ہزار رومیوں کو تہ تیغ کردیا۔ ۲۲۳ھ کا یہ واقعہ ہے
اس واقعہ کو ابو تمام شاعر نے یوں نظم کیا ہے۔

بیت ـ سو تاز بطن یا هرتت له

کاس الکری در ضاب الخرد العرب

یعنی معتصم نے صدائے لبیک بلند کی اور فریاد کرنیوالی کی امداد کے عشق پر جام شراب
اور معشوقان عرب کے لبہائے شیریں کی لذتوں کو قربان کردیا۔

منجموں کی پیشین گوئی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب عموریہ کا محاصرہ طویل ہوگیا تو معتصم نے نجومیوں کو
بلا کر پوچھا کہ عموریہ کب فتح ہوگا ان لوگوں نے عرض کیا کہ جب تک انگور و انجیر کے پکنے کے
ایام نہ آجائیں گے۔ اسوقت تک نہ فتح ہوگا۔ مگر ان کی یہ پیشین گوئی غلط نکلی
کیونکہ مدت معینہ کے قبل ہی اس نے فتح کرلیا ابو تمام اس واقعہ کو یوں نظم کرتا ہے۔

والعلم فی شهب الارماح لامعة

بین الخمیسین لا فی السبعة الشهب

یعنی علم (نجوم) سبعہ سیارہ میں نہیں ہے بلکہ فوج کے چمکدار نیزوں کی نوک پر
ہے دوسری جگہ لکھتا ہے۔

سلے عموریہ غلاطیہ کا ایک شہر ہے جسکو رومی قسطنطنیہ سے بھی زیادہ متبرک سمجھتے ہیں۔

تسعون الفاً کآساد الشری نضجت
جلودھم قبل نضج التین والعنب

یعنی نوے ہزار شیران نیستاں کی کھالیں انگور و انجیر سے پہلے پک گئیں۔

افشین کا قتل

۲۲۵ھ میں معتصم افشین سے خفا ہو گیا کیونکہ اس نے مازیار حاکم طبرستان کو بغاوت پر آمادہ کیا تھا بعض لوگ خفگی کے اور اسباب بیان کرتے ہیں۔ بہر حال جاہے جو سبب ہو اس نے مازیار اور افشین دونوں کو تہ تیغ کر دیا۔

مبرقع یمانی کی بغاوت

۲۲۷ھ میں ابو حرب مبرقع یمانی نے فلسطین میں بغاوت کی اور بہت سے لوگوں کو اپنا مطیع کر لیا معتصم نے رجاء بن ابو حضاری کو مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ مگر وہ اس کی فوج کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکا۔

معتصم کی وفات

۸ ربیع الاول ۲۲۷ھ کو مقام سامرا میں معتصم نے وفات پائی۔ یہ بنی عباس کا آٹھواں خلیفہ تھا کل مدت خلافت ۸ سال ۸ ماہ ۸ دن ہے ۴۸ سال ۸ ماہ کی عمر پائی ۸ لڑکے ۸ لڑکیاں یادگار چھوڑیں اسی آٹھ کی مناسبت سے اس کو مثمن[۱] بھی کہتے ہیں یہ خلیفہ اگرچہ بے علم تھا مگر اپنے بھائی کی تقلید کرتے ہوئے اس نے بھی عقیدہ خلق قرآن کی اشاعت کے لئے ائمہ پر مظالم کئے اس کے مزاج میں نہ بہت سختی تھی نہ بہت نرمی۔

ل[۱] مثمن ثمانیہ سے مشتق ہے یعنی آٹھ والا۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ مامون بغداد کب واپس آیا اسوقت اس کا لباس کیسا تھا اس نے سیاہ لباس کو کیوں ترک کیا تھا بغداد میں داخل ہونے کے بعد اسنے کن کاموں کو انجام دیا۔ اس کے زمانہ خلافت میں ممالک اسلامیہ کی کیا حالت تھی؟۔ ۲۔ مامون نے روم پر کب حملہ کیا؟۔ ۳۔ دمشق و مصر کا دورہ اس نے کیوں کیا؟۔ ۴۔ مامون قرآن کے مخلوق ہونے کا کب قائل ہوا اس کے اس عقیدہ کا سبب کیا تھا۔ ۵۔ مامون نے کہاں وفات پائی اسکی عمر۔ مدت خلافت۔ سیرت اجمالی بیان کرو؟۔ ۶۔ مامون کے بعد کون خلیفہ ہوا؟۔ ۷۔ کس نے اپنے نام کے ساتھ لفظ اللہ کا اضافہ کیا؟۔ ۸۔ عجمیوں کو سب سے پہلے کس نے اپنا معتمد علیہ بنایا؟۔ ۹۔ سامرا کی چھاؤنی کب تعمیر کی گئی؟۔ ۱۰۔ معتصم کے زمانہ میں کون کون بغاوتیں ظہور میں آئیں؟۔ ۱۱۔ بابک خرمی کب قتل ہوا؟۔ ۱۲۔ عموریہ کب فتح ہوا۔ اس فتح کی مختصر حالت بیان کرو؟۔ ۱۳۔ افشین و مازیار کب قتل کئے گئے؟۔ ۱۴۔ مبرقع یمانی نے کب بغاوت کی؟۔ ۱۵۔ معتصم نے کب وفات پائی۔ اسکی عمر۔ مدت خلافت۔ مختصر سیرت بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

سنہ ۲۰۴ھ میں مامون بغداد آیا۔ اسوقت وہ سبز لباس پہنے ہوئے تھا مگر عباسیوں کے اعتراض سے قدیمی شعار کے موافق سیاہ لباس پہن لیا اس کے بعد علمی خدمات میں مصروف ہوا۔ علماء و فضلاء کو ترجمہ و تالیف کا شوق دلایا۔ اس کے زمانہ میں بغداد تمدن اسلامی کا مرکز بن گیا تھا اہل یورپ نے بھی وہیں سے تہذیب و تمدن کا سبق لیا اس کے بعد مامون نے روم پر حملہ کر کے اس کے بہت سے قلعہ فتح کر لئے سنہ ۲۱۸ھ میں خلق قرآن کا قائل ہوا اسی سال ۴۸ سال کی عمر پوری کر کے اپنے وفات بھی پائی طرطوس میں دفن کیا گیا کل مدت خلافت ۲۰ سال ہے بڑا عالم و فاضل شخص تھا۔

اس کے بعد معتصم باللہ خلیفہ ہوا یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے اپنے نام کے بعد لفظ اللہ کا اضافہ کیا اسی نے تاتاریوں اور ترکمانوں کو خدمتوں پر مامور کیا۔ اور سامرا کی تعمیر کرائی اسی کے زمانہ میں ابن قاسم علوی خراسان میں ظاہر ہوا۔ فرقہ زط کی سرکوبی بھی اسی نے کی۔ اور بابک خرمی کو قتل کیا۔ پھر عموریہ کو فتح کر کے مبرقع یمانی سے مقابلہ کیا ۲۲۷ھ میں ۴۸ سال کی عمر پوری کر کے اس نے وفات پائی مدت خلافت ۸ سال۔ ۸ ماہ ہے اس کے مزاج میں نہ زیادہ سختی تھی نہ زیادہ نرمی۔ اگرچہ علم و فضل سے عاری تھا۔ اگر ماموں کی طرح اس نے بھی عقیدہ خلق قرآن کی اشاعت کی۔

آٹھواں سبق

واثق باللہ اور جعفر متوکل باللہ کا عہد خلافت

معتصم کی وفات کے بعد بمقام سامرا ۲۲۷ھ میں اس کے بیٹے ہارون واثق باللہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئی اور اس بیعت کا اعلان بغداد وغیرہ میں بھی ہوگیا۔

قیسیہ اور مبرقع کی بغاوتیں

بیعت کے بعد قیسیہ نے دمشق میں بغاوت کی اور وہاں کے عامل کو محصور کر دیا اس وقت مقام مرج راہط میں رجار بن ایوب حضاری جنگ کرنے کے لئے مع فوج کے مقیم تھا۔ واثق باللہ نے اس کو حکم دیا کہ پہلے قیسیہ کو زیر کرو تو مبرقع کی سرکوبی کرنا۔ اس نے حکم شاہی کے مطابق پہلے دمشق میں قیسیہ کو مطیع کیا اس کے بعد ۲۲۷ھ میں فلسطین میں مبرقع کو گرفتار کیا۔

فتح سسلی

۲۲۹ھ میں اسلامی لشکر نے محمد بن عبداللہ اغلب کی ماتحتی میں سسلی کی

طرف دھاوا کیا اور بہت سے شہروں کو فتح کر کے بہت سی کشتیاں غنیمت میں حاصل کیں۔ فتوحات کا قدم آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہا۔ یہانتک کہ ۲۱۲ھ میں قصریانہ (دار السلطنت سسلی) میں اسلامی جھنڈا نصب ہو گیا۔ اسی زمانہ میں مسلمانوں نے نہایت ہمت و استقلال کے ساتھ افریقہ کا قصد کیا یہانتک کہ بڑھتے بڑھتے باب المندب سے نکلکر زنجبار اور جنوبی افریقہ میں ہوپنچ گئے۔ اور بحر ظلمات میں جزائر خالدات کو تلاش کیا نیز جزیرہ عدید کو اپنی آیندہ جنگوں کا مرکز قرار دیا۔

کاتبوں پر سختی

سلطنت عباسیہ میں کاتبوں کی جماعت سلطنت کے تمام امور کی مالک بنتی رہتی تھی اسی لئے وہ لوگ بڑے صاحب ثروت و حشمت ہو گئے تھی۔ مگر ۲۲۹ھ میں واثق باللہ نے اُن لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کیا۔ جو اس سے پیشتر اس کے دادا ہارون الرشید نے خاندان برامکہ کے ساتھ کیا تھا۔ ایک دن اس کے بعض حاشیہ نشینوں نے اپنی بے باکی کا اظہار کرتے ہوئے ابن ابی ربیعہ کے یہ اشعار پڑھے۔

وعدت ھند وما کانت تعد

لیت ھند انجزتنا ما تعد

واستبدت مرۃ واحدۃ

انما العاجز من لا تستبد

ان اشعار نے اس کے اوپر گہرا اثر کیا چنانچہ اس نے تمام کاتبوں کو بے سروسامان کر کے قیدخانوں میں بند کر دیا۔

بنو سلیم مدینہ میں

۲۳۰ھ میں بنو سلیم نے اطراف مدینہ میں بغاوت شروع کی جب وہاں کے

عامل محمد ابن صالح سے بھی کچھ بنائے نہ بنی تو واثق نے اپنے ایک سردار بغا کبیر کو انکی سرکوبی کے لئے روانہ کیا چنانچہ اس نے ان کے ۱۳۰۰ آدمیوں کو قید کرکے پسپا کر دیا۔

بنو فزارہ و مرۃ کی بغاوت

بنو سلیم کے بعد بنو فزارہ نے بغاوت شروع کی اور مقام فدک پر قابض ہو گئے بغا نے انپر بھی حملہ کرکے فدک کو چھین لیا اور کچھ دور تک ان کا تعاقب کرنے کے بعد اپنے فاتح لشکر کے ساتھ مدینہ لوٹ آیا۔

مدینہ کے قیدی

بغا کی عدم موجودگی میں مدینہ کے قیدیوں نے محافظین کو قتل کر دیا اور بھاگنا چاہتے تھی کہ اہل مدینہ آ پہونچے چنانچہ ۲۳۱ھ میں وہ سب قتل کر دیے گئے۔ جب بغا نے واقعہ سنا تو سخت رنجیدہ ہوا۔

مسلمانوں اور رومیونمیں قیدیونکا تبادلہ

چونکہ مسلمانوں اور رومیوں میں متواتر لڑائیاں ہوئی تھیں اس لئے ہر فریق کے پاس دوسرے فریق کے قیدی موجود تھے ۲۳۱ھ میں دونوں فریق نے چاہا کہ آپس میں برابر برابر قیدیوں کا تبادلہ کرلیں تاکہ روپیہ بھی بچے اور کام بھی نکل جائے۔ اس مسئلہ کو طے کرنے کے لئے نہر لامس[۲] کے کنارے احمد بن سعید کی ماتحتی میں ایک اجتماع ہوا جس میں فریقین قیدی لیکر حاضر ہوئے تبادلہ کے لئے یہ طریقہ مناسب سمجھا گیا کہ ایک قیدی رومی چھوڑتے تھے اور ایک مسلمان اسمیں بھی وقت کا اسقدر لحاظ کیا جاتا تھا کہ دونوں قیدی وسط پل پر ملتے تھے جب مسلمانوں کا قیدی اپنے گروہ میں پہونچتا تھا

ا؎ چونکہ بغا نام کے دو سردار تھے اسلئے امتیاز کے لئے ایک کو بغا کبیر اور دوسرے کو بغا صغیر کہتے تھے۔

۲؎ طرطوس سے ایک منزل کے فاصلہ پر ہے۔

تو نعرہ تکبیر بلند کیا جاتا تھا اور جب رومیوں کا قیدی اپنے گروہ میں پہونچتا تو وہ کیر یا لیسون یعنی اے خدا رحم کر کی صدا بلند کرتے تھے۔

واثق باللہ کی وفات

۳۲ سال کی عمر پوری کر کے ۲۳۲ھ میں واثق باللہ نے بمرض استسقا دنیا کو خیر باد کہا۔ مدت خلافت پانچ سال ۹ ماہ ہے شاعر۔ عالم اور بڑا مدبر شخص تھا۔ چچا کی تقلید کرتے ہوئے خلق قرآن کا قائل تھا۔ لوگوں کو اپنا ہم ارادہ بنانے کے لئے ان پر سختی کرتا تھا۔

جعفر متوکل علی اللہ کی خلافت

بیعت

۲۳۲ھ میں جس دن واثق باللہ نے دنیا کو چھوڑا اسی دن ۲۶ سال کی عمر میں متوکل علی اللہ تخت خلافت پر بیٹھا۔

متوکل۔ زیات۔ ایتاخ

واثق باللہ کا ایک وزیر محمد بن عبد الملک زیات بھی تھا اس سے اور متوکل سے پہلے ہی چشمک تھی۔ جب متوکل نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی تو اس نے اپنے وزیر ایتاخ کے ذریعہ سے ۲۳۳ھ میں زیات کو جرمانہ وغیرہ کی سزائیں دیں۔ آخر میں ایتاخ کے رعب اور ہمہ گیر اثر سے متاثر۔ وخوف زدہ ہو کر مکہ معظمہ میں اس کو بھی کسی کے ذریعہ سے قتل کرا دیا۔ ۲۳۵ھ کا یہ واقعہ ہے۔

ولیعہدی اور عمل کے جھنڈے

۲۳۵ھ میں متوکل نے اپنے تینوں لڑکوں محمد ن المنتصر باللہ و ابو عبد اللہ المعتز باللہ

وابراہیم المؤید باللہ کے لئے بیعت لے لی اور انمیں سے ہر ایک کے لئے سیاہ و سفید دو علم تیار کرائے۔ سیاہ جھنڈا ولیعہدی کا نشان تھا اور سفید عمل کا۔

سلطنت کی تقسیم۔

اس کے بعد متوکل نے اپنی پوری مملکت کی حکومت اپنے تینوں بیٹوں کو سپرد کردی چنانچہ افریقیہ۔ مغرب۔ عواصم۔ قنسرین۔ شامیہ۔ جزیرہ۔ ملک مصر و ربیعہ اور تمام وہ آراضی جنکی آب پاشی دریائے دجلہ کے متعلق تھی مکہ۔ مدینہ۔ حضرموت بحرین و سندھ وغیرہ کا حاکم منتصر باللہ قرار پایا۔ خراسان۔ طبرستان۔ آرمینیا آذربائجان وغیرہ پر معتز باللہ حاکم ہوا اسی طرح۔ دمشق۔ حمص۔ مرج اردن فلسطین کا انتظام مؤید باللہ کے سپرد ہوا بہ نگرانی ولید۔

ذمیونکا لباس

اسمیں تمام مورخین متفق ہیں کہ ۲۳۵ھ میں متوکل باللہ نے ذمیوں اور مسلمانوں کے لباس میں امتیاز قائم کیا۔ شاید یہ بات اس نے کسی ضرورت سے کی ہو۔

حسینؓ کے مزار کی پامالی

۲۳۶ھ میں خلیفہ متوکل باللہ نے امام حسین بن علی کے مزار مبارک اور اسکے اردگرد کے مکانات کو بالکل منہدم کر کے اعلان کردیا کہ کوئی ان کے مزار کی زیارت نہ کرے۔ چونکہ عام مسلمانوں کی اس خاندان سے محبت تھی اس لئے سب کو بڑی ناگواری ہوئی شعرا نے بھی اس فعل پر بڑی ہجو لکھی۔

شہر تفلس کی بربادی

۲۳۷ھ میں متوکل نے یوسف بن محمد کو آرمینیہ اور آذربائجان کا گورنر مقرر کیا

لیکن آرمینہ کے پادریوں نے اس کو اس کے ساتھیوں سمیت قتل کردیا جب یہ خبر متوکل کے کانوں تک پہونچی تو اس نے بغار کبیر کو ان باغیوں کے سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ اس نے جاکر شہر تفلس کا محاصرہ کرلیا اور بڑی آتش باری کی۔ چونکہ شہر کی تعمیر صنوبر کی لکڑیوں سے ہوئی تھی۔ اس لئے سارا شہر بہت سے آدمیوں سمیت جل گیا۔

رومیونکی فوج کشی

اندلس کی ایک فوج نے جزیرہ کریٹ کو فتح کرلیا اس لئے رومیوں کی آتش غیض بھڑک اٹھی۔ کچھ دنوں تو وہ لوگ موقعہ کے متلاشی رہے اس کے بعد ۲۳۸ھ میں تین سو جنگی کشتیوں کے ساتھ انھوں نے دمیاط پر حملہ کردیا۔ چونکہ اسوقت اتفاق سے عید کی تقریب میں دمیاط کی ساری فوج مصر گئی ہوئی تھی اسلئے انھوں نے نہایت بے خوفی کے ساتھ غارت گری شروع کی۔ یہاں تک کہ ذمیوں پر بھی ہاتھ صاف کیا عامل مصر عتبہ بن اسحٰق اپنی کمزوری کے باعث مقابلہ کی تاب نہ لاسکا۔ اس لئے غارت گر فوج نے نیس کی جانب بڑھکر اسکی در و دیوار کو لرزادیا۔

اہل بجاۃ کی بغاوت

۲۴۰ھ میں اہل حبش نے بغاوت کی اور مسلمانوں کو اپنے ملک کے سونے کی کانوں میں کام کرنے سے روک دیا متوکل باللہ نے محمد بن عبداللہ کو باغیوں کی سرکوبی کے لئے معین کیا۔ چونکہ اہل بجات اونٹونکی سواری کے عادی تھے اس لئے محمد بن عبداللہ نے سوچا کہ کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ جس سے مخالف کے اونٹوں کی قطاریں ہمارے گھوڑوں کے آگے نہ آسکیں۔ چنانچہ اس نے اپنے گھوڑوں کی گردنوں میں گھنٹیاں ڈال دیں یہ تدبیر بہت کامیاب ہوئی اور بہت جلد باغیوں کی جماعت مطیع ہوگئی اسکے بعد مسلمانوں کو سونے کی کانوں میں کام کرنے کی اجازت بھی ملگئی

دار السلطنت کی تبدیلی کا قصد

سنہ ۲۴۴ھ میں خلیفہ متوکل باللہ دمشق گیا اور ارادہ کیا کہ دمشق ہی کو دار السلطنت بنانا چاہیے مگر آب و ہوا کی ناموافقت کے سبب سے دو ماہ کے بعد پھر سامرا لوٹ آیا۔

زلزلے

یوں تو کوئی زمانہ ایسا نہیں جو زلزلوں سے محفوظ رہا ہو مگر متوکل کے عہد خلافت میں زلزلوں کی بڑی کثرت رہی خصوصاً شام۔ خراسان۔ ایران۔ یمن میں تو ہلچل مچ گئی عمارات۔ مکانات کے علاوہ ہزارہا جانیں بھی ضائع ہوئیں۔

متوکل کی وفات

سنہ ۲۴۷ھ میں ۴۰ سال کی عمر پوری کرنے کے بعد متوکل اپنے بیٹے کی ایما سے باغر نامی ایک ترکی غلام کے ہاتھوں قتل کیا گیا اس کے ساتھ ہی اسکا وزیر فتح بن خاقان بھی قتل ہوا۔ کل مدت خلافت ۱۴ سال ۹ ماہ ہے۔

مختصر سیرت

متوکل بڑا مدبر اور دور اندیش خلیفہ تھا۔ اس کے دور خلافت میں مذہبی جھگڑے بالکل نیست و نابود ہو گئے تھے۔ عقیدہ خلق قرآن کے برپا کردہ فتنہ کو بھی اسی نے فنا کیا۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ واثق کب خلیفہ ہوا۔ اس کے دور خلافت میں کس نے بغاوت کی اس کے زمانہ میں بسلسلہ فتوحات مسلمان کہاں تک پہونچے اس نے کاتبوں پر کیوں سختی کی

۲۔ بنو سلیم مدینہ کے قید خانہ میں کیونکر قتل ہوئے؟ ۔ ۳۔ رومیوں اور مسلمانوں نے قیدیوں کا تبادلہ کب اور کہاں کیا۔ واثق کا سال وفات۔ مدت خلافت۔ عمر اور مختصر سیرت بیان کرو؟ ۔ ۴۔ متوکل کب خلیفہ بنایا گیا؟ ۔ ۵۔ زیات اور ایتاخ کیوں قتل کیے گئے؟ متوکل نے اپنے لڑکوں کے لیے کتنے علم تیار کرائے تھے وہ کون سے ممالک تھے جن پر اسنے اپنے تینوں بیٹوں کو متعین کیا؟ ۔ ۷۔ اس نے ذمیوں اور مسلمانوں کے لباس میں کیوں امتیاز کیا؟ ۔ ۸۔ حسین رضؓ کا مزار کب منہدم کیا گیا؟ ۔ ۹۔ آرمینیا میں شہر تفلس کیوں جلا دیا گیا؟ ۔ ۱۰۔ رومیوں نے دمیاط پر کب حملہ کیا؟ ۔ ۱۱۔ اہل حبشہ نے کب بغاوت کی؟ ۔ ۱۲۔ متوکل دمشق کب گیا اور کتنی مدت تک وہاں مقیم رہا؟ ۔ ۱۳۔ زلزلوں کی کثرت کس زمانہ میں تھی؟ ۔ ۱۴۔ متوکل کی وفات کیونکر ہوئی اس کی عمر مدت خلافت اور سیرت بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

واثق باللہ ۲۲۷ھ میں خلیفہ ہوا اس کے زمانہ میں قیسیہ نے دمشق میں بغاوت کی مگر پھر مطیع ہو گئے اس کے بعد مبرقع نے مسلمانوں سے جنگ کی اور روز بروز ترقی کرتا گیا اسی اثناء میں مسلمان سسلی پر حملہ آور ہوئے اور زنجبار تک بڑھتے چلے گئے ۲۲۹ھ میں واثق نے کاتبوں کو قید کر کے اُن پر جرمانہ کیا۔ ۲۳۰ھ میں بنو سلیم نے مدینہ میں پھر بنو فزارہ اور مرہ نے بغاوت کی مگر سب مطیع ہو گئے۔ ۲۳۱ھ میں اہل مدینہ نے بنی سلیم کے ۱۲۰۰ قیدیوں کو تہ تیغ کیا اس کے بعد مسلمانوں اور رومیوں نے طرسوس کے قریب قیدیوں کا تبادلہ کیا ۲۳۲ھ میں واثق نے انتقال کیا ۳۲ سال کی عمر پائی۔ مدت خلافت ۵ سال ۹ ماہ ہے۔ بڑا باوقار خلیفہ تھا۔ جو شخص خلق قرآن کا قائل نہ ہوتا اُس کے اوپر سختی کرتا تھا۔ ۲۳۲ھ میں متوکل باللہ تخت سلطنت کا مالک ہوا اس نے زیات و ایتاخ کو قتل کیا اس کے بعد اس نے اپنے تینوں بیٹوں میں ملک تقسیم کر دیا اور ۲۳۵ھ میں ذمیوں اور مسلمانوں کے لباس میں امتیاز قائم کیا اس نے ۲۳۶ھ میں

حسین رض کے مقبرہ کو بالکل منہدم کرادیا ۲۳۶ھ میں آرمینیا میں بغاوت ہوئی اور تفلس جلایا گیا ۔ ۲۳۸ھ میں رومیوں نے دمیاط میں غارت گری کی ۲۴۲ھ میں زلزلوں کی کثرت رہی ۲۴۷ھ میں ۴۰ سال کی عمر پوری کرنے کے بعد متوکل قتل کیا گیا ۔ کل مدت خلافت ۱۴ سال ۹ ماہ ہے بڑا دور اندیش خلیفہ تھا۔

نواں سبق

منتصر بن متوکل و مستعین بن معتصم و معتز بن متوکل

کا عہد خلافت

متوکل علی اللہ کے قتل ہونے کے بعد سرداران فوج ۔ کاتبین ۔ اور فوجیوں کا ایک اجتماع ہوا جسمیں ایک خط پڑھکر سنایا گیا ۔ مضمون یہ تھا کہ امیر المومنین متوکل علی اللہ کو فتح بن خاقان نے قتل کیا چنانچہ قصاص میں وہ بھی قتل کیا جا چکا ۔ یہ سنکر لوگوں نے ۲۴۷ھ میں منتصر باللہ بن متوکل کے ہاتھوں پر بیعت کرلی ۔

وصیف اور بغا

وصیف اور بغا فوج کے دو بڑے ترکی افسر تھے متوکل کے قتل کے بعد ان دونوں کا اقتدار اسقدر بڑھ گیا کہ گویا وہ لوگ سلطنت کے مالک ہی بن گئے اسی زمانہ سے طوائف الملوکی کی ابتدا ہوئی اور خلافت کمزور ہو کر مختلف قوتوں میں تقسیم ہونے لگی ۔

معتز اور موید

وصیف اور بغا کو منتصر کے دونوں بھائیوں معتز اور موید سے خوف تھا۔ اس لئے انھوں نے درخواست کی کہ آپ ان دونوں کو ولیعہدی سے معزول کر دیجئے۔ اور اپنے بیٹے عبدالوہاب کو ولیعہد بنا لیئے۔ مگر منتصر کو اس معزولی کا انجام عمدہ نظر نہ آیا اس لئے اس نے اس سے انکار کر دیا۔

جبری معزولی

مگر وصیف اور بغا کے ناجائز دباؤ سے منتصر کو مجبوراً معتز و موید کی معزولی کا اعلان کرنا پڑا۔ معزول کرنے کے بعد اس نے دونوں بھائیوں کو بلایا اور کہا کہ کیا تملوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں نے تمھیں اس لئے معزول کر دیا ہے کہ اپنے بیٹے کو ولیعہد بناؤں۔ خدا کی قسم میں ہرگز نہیں چاہتا ہوں کہ تملوگ اپنے جائز حق سے محروم ہو جاؤ بلکہ جو کچھ میں نے کیا ہے وہ محض ان ترکی غلاموں کے اصرار سے مجبور ہو کر کیا ہے۔ چونکہ حکومت کا سارا انتظام انھیں دونوں غلاموں کے ہاتھ تھا اس لئے منتصر ایک محض بیکار شخص بن گیا تھا۔

کسی شاعر نے اسکی اس بے بسی کو یوں نظم کیا ہے۔

خلیفۃٌ فی قفص　　　بین وصیف و بغا

یعنی خلیفہ منتصر کو وصیف اور بغا نے مرغ مقید کی طرح بے بس کر دیا ہے۔

یقول ما قالا له　　　کما تقول البغا

جو وہ کہتے ہیں وہی اسے کہنا پڑتا ہے جسطرح طوطے کو جو پڑھایا جاتا ہے وہی پڑھتا ہے

وصیف کی جلا وطنی

منتصر کے وزیر احمد بن خصیب اور وصیف میں پرانی عداوت تھی اس لئے احمد بن خصیب نے منتصر سے اسکی جلاوطنی کی درخواست کی اگرچہ یہ بات اس کے

امکان سے باہر تھی مگر اس نے حکمت عملی سے کام لیا اور وصیف کو حکم دیا کہ تم ایک فوج لیکر سرحد ملطیہ پر چلے جاؤ اور میرے دوسرے حکم کے پہونچنے تک وہیں مقیم رہو وصیف نے حکم کی تعمیل کی مگر منتصر کے انتقال کے بعد واپس چلا آیا۔

منتصر کی وفات

۲۴ سال کی عمر ختم کر کے سنہ ۲۴۸ھ میں منتصر نے بعارضہ درد حلق وفات پائی یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اسکو زہر دے دیا گیا تھا کل مدت خلافت ۶ ماہ ہے۔ اسمیں چونکہ رواداری کا مادہ زیادہ تھا اس لئے سلطنت کا انتظام نہ کر سکا۔ اسکے دور خلافت میں علویئین کو امن ملا اور مرقد حسین کی زیارت بھی ہونے لگی

ایک عجیب واقعہ

مورخین کا بیان ہے کہ تخت نشین ہونے کے بعد منتصر نے اپنے محل کے ایک فرش پر ایک تاج پوش شہسوار کی تصویر دیکھی اس کے اردگرد فارسی میں کچھ عبارت بھی لکھی ہوئی تھی اسنے فوراً ترجمان کو بلا کر اس عبارت کا عربی ترجمہ کرایا۔ اسکا مضمون یہ تھا "میں شیرویہ بن کسریٰ بن ہرمز ہوں میں نے اپنے باپ کو قتل کیا ہے اس لئے چھ ماہ سے زیادہ میں حکومت نہیں کر سکتا" اس اتفاق سے منتصر بہت گھبرایا اور اسکا چہرہ زرد ہو گیا۔ فرش تو فوراً اٹھا دیا گیا مگر اسکا اثر محو نہ ہو سکا اور شیرویہ کی طرح منتصر بھی صرف چھ ماہ سلطنت کرنے پایا۔

مستعین باللہ بن معتصم کا عہد خلافت

منتصر کی وفات کے بعد ارکین سلطنت کا ایک جلسہ ہوا جسمیں۔ بغا صغیر بغا کبیر۔ اتامش وغیرہ بھی شریک ہوئے چونکہ یہ لوگ متوکل کے لڑکوں سے خوفزدہ تھے اس لئے متفقہ طور پر سنہ ۲۴۸ھ میں احمد بن معتصم خلیفہ بنایا گیا یہ

اعلان کیا گیا کہ آئندہ خلافت معتصم کے خاندان سے باہر نہ جائیگی۔ احمد کا لقب مستعین باللہ تھا اس نے خلیفہ ہوتے ہی موید اور معتز کو سامرا میں قید کر دیا۔

بغا کی وفات

اسی سال بغا نے وفات پائی مستعین باللہ نے اس کے بیٹے موسیٰ ابن بغا کو باپ کا جانشیں بنایا۔ اور دفتر ڈاک کا انتظام بھی اسی کو سپرد کیا۔

بغداد میں عظیم الشان بغاوت

جب اہل بغداد نے دیکھا کہ حکومت بالکل ترکوں کے قبضہ میں چلی گئی۔ وہ جسکو چاہتے ہیں قتل کرتے ہیں جسکو چاہتے ہیں خلافت کا وارث بنا دیتے ہیں تو انھوں نے ۲۴۹ھ میں ایک عظیم الشان بغاوت شروع کر دی قید خانوں کے دروازوں کو کھول دیا۔ ایک پل جلا دیا۔ ایک کو شکست کر دیا۔ امرا کی ساری دولتیں لوٹ کر سرحدی محافظین میں تقسیم کر دیں۔ ایران۔ اہواز اور پہاڑی علاقوں سے بھی باغیوں کی جماعتیں آگئیں اس لیے آتش بغاوت اور بھی بھڑک اٹھی آہستہ آہستہ یہ فتنہ سامرا تک پہونچا مستعین کا وزیر اتامش قتل کیا گیا محل لوٹکر جلا دیا گیا۔ مگر مستعین خاموش بیٹھا رہا کچھ دنوں کے بعد خود بخود آتش فتنہ سرد ہونے لگی۔

رومیوں کی غارتگری

اسی سال ۲۴۹ھ میں رومیوں اور مسلمانوں میں ایک جنگ ہوئی جس میں مسلمانوں کا سپہ سالار عمر بن عبداللہ اقطع قتل ہوا۔ اسکے قتل ہونے کے بعد فوج کو شکست ہوئی اور رومیوں نے جزری سرحدوں کو خوب لوٹا اور تاراج کیا۔

طبرستان میں سلطنت علویہ کی ابتدا

۲۵۰ھ میں یحییٰ بن عمرو نے کوفہ پر قبضہ حاصل کر لیا اور محمد بن طاہر کا سر کاٹ کر مستعین کے پاس بھیجدیا۔ اسی سال حسن بن زید علوی نے طبرستان پر تسلط حاصل کیا۔ اور وہاں ۲۰ سال تک حکومت کی ۲۷۰ھ میں حسن قتل ہوگیا اور حسن بن علی اسکا قائم مقام ہوا جس نے طبرستان میں علوی حکومت کی بنیاد ڈالی جو ۳۱۶ھ تک قائم رہی۔

حمص کی بغاوت

اسی سال اہل حمص اور بنی کلب کے ایک گروہ نے علم بغاوت بلند کیا اور فضل بن قارن عامل حمص کو قتل کردیا مستعین نے موسیٰ بن بغا کو باغیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا جس نے حمص کو فتح کرکے اسکو جلادیا اور بہت سے باغیوں کو قتل کیا۔

مستعین کا محاصرہ

چونکہ متوکل کے قاتل باغر ترکی کی شان و شوکت بہت بڑھ گئی تھی اس لئے وصیف اور بغا صغیر نے اسکو حسداً قتل کردیا۔ اس واقعہ سے فوج سخت مضطرب و پریشان ہوئی نتیجہ یہ ہوا کہ فوج نے مستعین کے محل کا مع وزرای کے محاصرہ کرلیا اور مستعین کو وصیف و بغا کے ساتھ بغداد بھاگنا پڑا۔

مستعین کا قتل

مستعین کے فرار کے بعد باغیوں نے معتز بن متوکل کو قید خانہ سے نکالکر اس کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ بیعت کے بعد معتز نے مستعین کے تمام مال پر

قبضہ کرلیا اور اپنے بھائی موید کی ماتحتی میں ایک لشکر بغداد مستعین کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔

فریقین میں سخت لڑائی ہونے کے بعد موید نے بغداد کا محاصرہ کرلیا آخرکار اراکین سلطنت نے ناچار ہوکر مستعین کو معزول ہونے پر مجبور کیا اور معتز کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اسکے بعد مستعین کو۔ مقام واسطہ۔ میں بھیجکر وہیں قتل کرادیا گیا۔ کل مدت خلافت تین سال ۹ ماہ ہے اسنے ۳۱ سال کی عمر پائی بڑا سخی خلیفہ تھا۔ مستعین کے قتل کے بعد کسی شاعر نے واقعہ کو یوں نظم کیا ہے۔

خلع الخلیفۃ احمد بن محمد ‌ ‌ ‌ وسیقتل التالی لہ او یخلع

خلیفہ احمد بن محمد معزول کردے گئے ان کے بعد کا خلیفہ بھی یا تو قتل ہوگا یا معزول کردیا جائیگا۔

ویزول ملک بنی ابیہ ولا تری ‌ ‌ ‌ احد ابملکہم منہم یتمتع

عباسی حکومت آہستہ آہستہ کمزور ہو رہی ہے۔ ایک دن کوئی اسکا نام لیوا نہ باقی رہیگا۔

ایھا بنی العباس ان سبیلکم ‌ ‌ ‌ فی قتل اعبدکم سبیل مہیع

اے بنی عباس تمھارے غلاموں کا قتل و خون۔ تمھاری راہ میں کانٹے بچھا رہا ہے

رقعتم دنیاکم فتمزقت ‌ ‌ ‌ بکم الحیاۃ تمزقا لا یرقع

تم نے اپنی دنیا کا دامن چاک کردیا۔ اس لئے تمھاری حیات کا دامن بھی اسطرح چاک ہو رہا ہے کہ پھر کبھی درست نہوگا۔

معتز باللہ بن متوکل کا عہد خلافت

(موید کی معزولی)

معتز کی بیعت کا حال تمھیں معلوم ہی ہو چکا ہے۔ تخت خلافت پر بیٹھنے کے بعد اس نے اپنے بھائی موید کو ولیعہدی سے معزول کرکے قید خانہ میں

بند کر دیا تاکہ وہ سرکشی کرنے سے عاجز رہے آخر کار اس نے سنہ ۲۵۲ھ میں بحالت قید ہی جان دیدی۔

مساور خارجی

اسی سال سنہ ۲۵۲ھ میں مساور خارجی نے موصل میں علم بغاوت بلند کیا۔ اسکی قوت اسقدر زبردست تھی کہ بڑے بڑے عمال مدتوں اس کے پیچھے پڑے رہنے کے باوجود مفتوح نہ کر سکے۔ آخر کار سنہ ۲۵۸ھ میں مسرور بلخی نے اس کو زیر کیا۔

دولت صفاریہ کی ابتدا

ان خانہ جنگیوں نے امور سلطنت کو بالکل ضعیف بنا دیا یہانتک کہ ہر عامل خود مختار حاکم بن گیا۔

سنہ ۲۵۲ھ میں شیخ عیسےٰ بن شیخ سلیک نے رملہ اور دمشق میں اپنی حکومت قائم کر لی۔ اور خراج دینے سے بھی انکار کیا سنہ ۲۵۳ھ میں یعقوب صفار نے ہرات میں خود مختار حکومت کا اعلان کیا۔ اور کرمان۔ ایران۔ طبرستان۔ خراسان وغیرہ پر قبضہ کر لیا اسی شخص نے دولت صفاریہ کی بنیاد ڈالی جو سنہ ۲۹۰ھ تک قائم رہی۔

عبد العزیز خارجی کی بغاوت

اسی سنہ ۲۵۳ھ میں عبد العزیز خارجی نے ہمدان میں بغاوت شروع کی اور تقریباً ۲۰ ہزار باغی اسکے علم کے نیچے آ گئے معتز نے ان کی سرکوبی کے لئے موسیٰ بن بغا کو روانہ کیا اس نے نہایت بہادری سے اسکو شکست دی۔ چنانچہ وہ بھاگ کر قلعہ نہاوند میں پناہ گزیں ہوا موسیٰ نے دوبارہ حملہ کر کے اس کو

بالکل بے بس و مجبور کر دیا۔

حکومت طولونیہ کی ابتدا

سنہ ۲۵۴ھ میں معتز نے احمد بن طولون کو مصر کا گورنر بنایا۔ کچھ دنوں کے بعد اسنے بھی مصر میں خود مختاری کا دعویٰ کیا اور شام پر بھی اسکا قبضہ ہو گیا۔ اسیوقت سے حکومت طولونیہ کی بنیاد پڑی جو سنہ ۲۹۲ھ تک قائم رہی۔

وصیف اور بغا کا قتل

سنہ ۲۵۳ھ میں فوج نے چار ماہ کی تنخواہ کا مطالبہ کیا لیکن وصیف نے اس مطالبہ کو منظور نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وصیف کا کام تو فوج ہی نے تمام کر دیا اور سنہ ۲۵۴ھ میں معتز نے بغا صغیر کو بھی قتل کرا دیا۔

معتز کی وفات

ترکوں کی جماعت شاکی تھی کہ معتز تنخواہیں بہت دیر میں ادا کرتا ہے جب فوج کی شکایت کی سماعت نہوئی تو اس نے ایک دفعہ معتز کو گرفتار کر کے ڈنڈوں سے خوب پیٹا اور دو تین دردناک مظالم کرنے کے بعد اسکو ایک تہ خانہ میں بند کر کے چن دیا یہانتک کہ وہ اسی میں مر گیا۔ اس نے تیس سال کی عمر پائی تین سال ، ماہ حکومت کی عیش پسند خلیفہ تھا۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ منتصر باللہ کی بیعت کے دن کیا تحریر پڑھکر لوگوں کو سنائی گئی؟ ۲۔ سلطنت عباسیہ میں ضعف کب سے پیدا ہو گیا منتصر نے اپنے بھائیوں کو کیوں معزول کر دیا؟ ۳۔ وصیف کو جلاوطن کیسے کیا گیا؟ ۴۔ منتصر نے کب وفات پائی اسکی مدت خلافت

عمر مختصر سیرت بیان کرو۔ اس نے تاج پوش شہسوار کی تصویر کیونکر دیکھی تھی؟ ۔ ۵۔ مستعین باللہ کی بیعت کیسے ظہور میں آئی؟ ۶۔ بغا کبیر نے کب انتقال کیا؟ ۷۔ بغداد میں بغاوت عامہ کا ظہور کیونکر ہوا؟ ۔ ۸۔ روم اور مسلمانوں میں کب جنگ ہوئی۔ اس میں کامیاب کون رہا؟ ۔ ۹۔ طبرستان میں دولت علویہ کی بنیاد کیسے پڑی؟ ۔ ۱۰۔ اہل حمص نے کب بغاوت کی؟ ۔ ۱۱۔ لشکریوں نے مستعین کا محاصرہ کیوں کیا؟ ۱۲۔ مستعین اور معتز کے درمیان کیوں لڑائی ہوئی؟ ۱۳۔ مستعین کیوں اور کب معزول کیا گیا۔؟ ۱۴۔ مستعین کتنی عمر میں اور کہاں قتل کیا گیا۔ اسکی مدت خلافت و مختصر سیرت بیان کرو؟ ۔ ۱۵۔ معتز نے خلیفہ ہونے کے بعد موید کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ۔ ۱۶۔ مساور خارجی کا ظہور کب ہوا؟ ۱۷۔ دولت صفاریہ کی بنیاد کب سے پڑی؟ ۔ ۱۸۔ عبد العزیز خارجی نے کب بغاوت کی؟ ۔ ۱۹۔ وصیف و بغا صغیر کب قتل ہوئے؟ ۔ ۲۰۔ معتز کی وفات کب ہوئی اسکی عمر۔ مدت خلافت اور مختصر سیرت بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

سنہ ۲۴۸ھ میں منتصر باللہ خلیفہ ہوا۔ اسکے دور خلافت میں ترکوں کا غلبہ تھا اور خلافت کی شان گھٹی ہوئی تھی۔ اس نے مجبوراً اپنے دونوں بھائیوں معتز اور موید کو ولیعہدی سے معزول کر دیا تھا منتصر کی کل مدت خلافت شیرویہ بن کسریٰ کی طرح صرف چھ ماہ ہے اس نے ۲۶ سال کی عمر پائی ضعیف خلیفہ تھا اسکے مرنے کے بعد ترکوں کے سرداروں نے مستعین باللہ کو خلیفہ بنا دیا۔ زمام خلافت ہاتھ میں لیتے ہی اس نے معتز اور موید کو قید کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد بغا کبیر نے انتقال کیا اور اسکا بیٹا موسیٰ اسکا قائم مقام ہوا۔ اس کے بعد بغداد میں عام بغاوت ہوئی سنہ ۲۴۹ھ میں روم نے ممالک جزریہ کو تاراج کیا سنہ ۲۵۰ھ میں کوفہ میں یحییٰ طالبی کا ظہور ہوا گر قتل کیا گیا۔ اسی سنہ میں حسن علوی

نے طبرستان میں سلطنت علویہ کی بنیاد ڈالی اسی اثناء میں اہل حمص نے بغاوت کی مگر ہزیمت اٹھائی۔ ۲۵۱؁ھ میں باغزتر کو قتل کیا گیا۔ جس سے لشکر نے برہم ہو کر مستعین کا محاصرہ کر لیا۔ آخر کار مستعین بغداد بھاگ گیا اور باغیوں نے معتز کو قید خانہ سے نکال کر بیعت کر لی اسکے بعد مستعین اور معتز میں بڑی لڑائیاں ہوئیں نتیجہ یہ ہوا کہ مستعین نے مجبور ہو کر معزولی اختیار کی ۳۱ سال کی عمر پوری کرنے کے بعد ۲۵۲؁ھ میں قتل کیا گیا۔ کل مدت خلافت ۳ سال ۹ ماہ ہے بڑا سخی خلیفہ تھا معتز نے خلیفہ ہونے کے بعد اپنے بھائی کو ولیعہدی سے معزول کر دیا۔ اسکے دور خلافت میں سلطنت نہایت کمزور ہو گئی تھی چنانچہ شیخ عیسےٰ نے۔ رملہ و دمشق میں یعقوب صفار نے ہرات میں احمد بن طولون نے مصر میں۔ مساور خارجی نے موصل میں۔ اور عبدالعزیز نے ہمدان میں خود مختارانہ حکومتیں قائم کر لیں۔ اسی کے زمانہ میں وصیف اور بغا صغیر قتل کئے گئے۔ ۲۵۵؁ھ میں ترکوں نے معتز باللہ کو قتل کر دیا۔ کیونکہ وہ تنخواہوں کی ادائیگی میں دیر کرتا تھا۔ اس نے ۲۴ سال کی عمر پائی کل مدت خلافت ۳ سال ۷ ماہ ہے ضعیف اور عیش پسند خلیفہ تھا۔

دسواں سبق

مہتدی بن واثق اور معتمد بن متوکل کا عہد خلافت

کیا بنی عباس میں عمر بن عبدالعزیز جیسا کوئی نہیں

معتز کی وفات کے بعد ۲۵۵؁ھ میں مہتدی کے لئے بیعت کی گئی خلیفہ ہوتے ہی اس نے لہو لعب کی ممانعت کی برائیوں سے روکا غنا و سرود کے مراسم کو موقوف کیا وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ مجھے شرم معلوم ہوتی ہے کہ عباسی دور میں عمر بن عبدالعزیز

جیسا پابند شرع کوئی خلیفہ نہ نکلا مگر اس کے زمانہ میں ناحق شناسی اس قدر پھیلی ہوئی تھی کہ عدل انصاف کی کوئی جگہ باقی نہ رہی تھی۔

صاحب الزنج[1] کا ظہور۔

جس سال مہتدی تخت نشین خلافت ہوا اسی سال ایک شخص علی بن محمد نے دعویٰ کیا کہ میں حضرت علی کی خاندان سے ہوں۔ اور غیب کی باتیں جانتا ہوں تھوڑے عرصہ میں عوام کا ایک جم غفیر اسکے حلقہ اطاعت میں آ گیا۔ مہتدی کو اس فتنہ سے خوف پیدا ہوا اس نے اسکی سرکوبی کے لئے ایک فوج روانہ کی مگر ناکامیابی ہوئی۔

قاتل کا قتل

مہتدی موسیٰ بن بغا سے خوفزدہ تھا اس لئے اُس نے اپنے ایک افسر بایکال نامی کو لکھا کہ موسیٰ کو قتل کر کے اسکی جگہ تم لے لو۔ مگر بایکال نے موسیٰ سے موافقت کر لی اور دونوں نے مہتدی کے قتل کا مشورہ کیا اس مشورہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بایکال مہتدی کے پاس گیا مگر مہتدی نے اس کو گرفتار کر کے فوراً قتل کر دیا۔

مہتدی کا قتل۔

بایکال کے قتل کے بعد مہتدی ایک فوج لیکر موسیٰ بن بغا سے جنگ کرنے کیلئے روانہ ہوا۔ اسکے بیوفا رفیقوں نے راستہ میں ساتھ چھوڑ دیا۔ بلکہ حملہ بھی کر دیا۔ مہتدی نے بھاگ کر مکانوں میں پناہ لی۔ مگر ان لوگوں نے وہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا آخرکار ۲۵۶ھ میں ۳۸ سال کی عمر پوری کر کے ۱۱ ماہ خلافت کے بعد

[1] زنج حبشہ کو کہتے ہیں۔ علی بن محمد کو صاحب الزنج اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اسکے لشکر میں اکثر حبشی تھے۔

قتل ہوا۔

معتمد بن متوکل کا عہد خلافت

مہتدی کے قتل کے بعد فوجی افسروں نے عباس بن احمد بن متوکل کو قید خانہ سے نکال کر ۲۵۶ھ میں اسکے ہاتھ پر بیعت کرلی اسنے تخت نشین ہوکر معتمد علی اللہ کا لقب اختیار کیا۔ اس کے زمانہ میں سارے امور سلطنت اسکے بھائی موفق کے ہاتھ میں تھے وہ محض نام کو خلیفہ تھا۔

عیسے بن شیخ کی معزولی

معتمد نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد عیسی بن شیخ کو مصر کی گورنری سے معزول کرکے آرمینیہ کا گورنر بنایا۔ اور ایک فوجی افسر اماجور نامی کو مصر کا حاکم قرار دیا۔ اماجور ایک ہزار کی فوج لیکر دمشق روانہ ہوا عیسے نے اپنے بیٹے منصور کو اسکے مقابلہ کے بھیجا لیکن اماجور نے شکست دیکر منصور کو قتل کردیا۔ بیٹے کے قتل سے عیسیٰ مجبور ہوکر آرمینیہ چلا گیا اور ۲۵۶ھ میں اماجور حاکم دمشق ہوا۔

صاحب الزنج کا قتل

معتمد کے زمانہ میں صاحب الزنج کی طاقت بہت بڑھ گئی تھی یہانتک کہ اس نے اہواز۔ بصرہ۔ واسط وغیرہ کو اپنے قبضہ میں کرلیا اکثر معتمد نے اسکے مقابلہ کے لیئے فوجیں روانہ کیں مگر شکست ہوئی سالوں کے بعد معتمد نے پریشان ہوکر اپنے بھائی طلحہ (موفق باللہ) کو اسکی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔

لے یہ وہی عیسے بن شیخ ہے جسکا تذکرہ معتز کے بیان میں ہو چکا ہے اس نے دمشق میں ایک خود مختار حکومت قائم کرلی تھی۔

طلحہ نے بھی کئی بار شکست کھائی مگر آخری دفعہ اس نے نہایت دلاوری سے حملہ کرکے اسکا سر کاٹ لیا۔ ۲۷۰ھ میں جب صاحب الزنج کا سر بغداد پہونچا تو وہاں بڑا جلسہ کیا گیا۔

دولت سامانیہ کی ابتدا

۲۶۱ھ میں معتمد نے نصر بن اسعد سامان کو ماوراء النہر کا عامل بنایا لیکن اسنے بھی خود مختار حکومت قائم کرلی۔ اسی زمانہ سے خراسان میں حکومت سامانیہ کی ابتدا ہوئی جو ۳۸۹ھ تک قائم رہی۔

یعقوب صفار کی جنگ

۲۶۲ھ میں یعقوب صفار نے اہواز پر حملہ کیا۔ اگرچہ موفق باللہ نے اسکو شکست دیدی مگر پھر دوسرے حملہ میں یعقوب نے اہواز پر پھر قبضہ کرلیا۔

ابن طولون کی توسیع سلطنت

۲۶۴ھ میں احمد بن طولون نے اپنی سلطنت وسیع کرنے کے لئے حلب پر حملہ کیا اس وقت حلب اور عواصم کا گورنر سیما طویل تھا۔ ابن طولون نے انطاکیہ میں سیما کا محاصرہ کرلیا اور اسکو قتل کرنے کے بعد حلب۔ دمشق۔ حمص۔ حماہ۔ قنسرین۔ رقہ۔ سب مقامات پر قبضہ کرلیا۔

رومی ممالک پر حملہ

۲۶۴ھ میں معتمد نے ایک فوج عبداللہ بن رشید کی ماتحتی میں رومیوں سے جنگ کرنیکے لئے روانہ کی۔ لوٹتے وقت رومیوں نے اس فوج کو گھیر لیا۔ اور سپاہیوں کو قتل کرنا شروع کیا۔ عبداللہ بن رشید کو بھی قید کرکے شاہ روم کے

پاس بھیجا اور دربار بحر پر قبضہ کرلیا۔
اس کے بعد ۲۷۰ھ میں ایک لاکھ کی جرار فوج لیکر قلیمیہ[1] پر حملہ کیا لیکن طرطوس کے حامل بازمار نے اس فوج کو پچھاڑ کر افسروں کو قتل کیا اس جنگ میں بازمار کو مال غنیمت بہت زیادہ ملا۔

ابن طولون کی وفات

چھبیس سال فرمانروایانہ زندگی بسر کرنے کے بعد ۲۷۰ھ میں احمد بن طولون نے سترہ اولادیں چھوڑ کر وفات پائی اور اس کا بیٹا خمارویہ نامی تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا۔

شکست سے فریقین کی بیخبری

۲۷۱ھ میں ابوالعباس بن موفق اور خمارویہ بن طولون میں دمشق اور رملہ کے درمیان لڑائی ہوئی۔ جسمیں خمارویہ کو شکست کھاکر حدود مصر تک بھاگنا پڑا مگر کسی کو انکی شکست کی خبر نہوئی۔ اسی جنگ میں معتضد کو بھی شکست ہوئی خمارویہ اس سے لاعلم رہا۔

قرامطہ کا ظہور۔

۲۷۸ھ میں بمقام کوفہ فرقہ قرامطہ کا ظہور ہوا یہ باطنیوں کا ایک گروہ ہے جو ایک شخص حمدان قرمیطہ کی طرف منسوب ہے اسکا وطن واسطہ کا ایک گانوں ہے۔ کثرت استعمال کی وجہ سے قرمیطہ سے قرمط ہوگیا۔ اس نے احکام اسلامیہ کو اپنی غرض کے موافق کرکے ایک نیا مذہب بنالیا۔ بہت سے لوگ اسکے بھی پیرو ہوگئے۔ ۲۷۱ھ یعنی مقتدر کے زمانہ میں اس فرقہ نے

---
[1] قلیمہ طرطوس سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔

بڑی ترقی کی۔

موفق کی وفات اور معتضد کے ہاتھ پر بیعت

چونکہ معتمد کے پردہ میں اسکا بھائی موفق سارے امور کو انجام دیتا تھا اس لئے معتمد کے بعد خلافت کا مستحق وہی تھا۔ مگر معتمد کی حیات ہی میں وہ بعارضہ درد پا مرگیا۔ اس لئے ۲۷۸ھ میں اس کا بیٹا ابوالعباس معتضد باللہ ولیعہد ہوا۔

مرکز خلافت سامرا کی تبدیلی

۲۲۱ھ میں جب سے معتصم نے سامرا کو آباد کیا تب سے وہی تمام خلفاء عباسیہ کا دارالسلطنت رہا۔ مگر معتمد نے اسے چھوڑ کر دوسرا مرکز اختیار کیا۔

معتمد کی وفات

پچاس برس کی عمر پوری کرنے کے بعد ۲۷۹ھ میں معتمد نے وفات پائی یہ اپنے بھائی موفق سے چھ ماہ بڑا تھا۔ سب سے بڑی تعجب کی بات یہ ہے کہ اس نے تیئس ۲۳ سال خلیفہ رہنے کے باوجود مجبورانہ زندگی بسر کی وہ اکثر یہ اشعار پڑھا کرتا تھا۔

الیس من العجائب ان مثلی یری ما قل ممتنعًا لدیہ
وتوخذ باسمہ الدنیا جمیعًا وما من ذاک شئی فی یدیہ

یعنی بڑی تعجب کی بات ہے کہ ساری دنیا پر میرے نام سے قبضہ کیا جاتا ہے حالانکہ میرے قبضہ میں کوئی چیز نہیں ہے۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ مہتدی کب خلیفہ ہوا۔ اور اس نے خلیفہ ہونے کے بعد کیا کیا؟ ۔ ۲۔ صاحب الزنج کا ظہور کب ہوا اسکا اصلی نام کیا تھا؟ ۔ ۳۔ گورنر ایکال کیسے قتل کیا گیا؟ ۔ ۴۔ مہتدی کیسے قتل کیا گیا اسکی عمر و مدت خلافت و سیرت بیان کرو۔ ۴۔ معتمد کب خلیفہ ہوا۔ اس نے عیسے بن شیخ کے ساتھ کیا سلوک کیا اس نے عیسے کی جگہ پر کسکو متعین کیا تھا؟ ۔ ۵۔ ماجرو علے کے درمیان کیونکر جنگ ہوئی؟ ۶۔ صاحب الزنج کے حالات بیان کرو۔ وہ کب قتل ہوا؟ ۔ ۷۔ دولت سامانیہ کی بنیاد کب پڑی؟ ۸۔ ۲۶۲ھ و ۲۶۳ھ میں یعقوب صفار نے کیا کیا؟ ۹۔ ابن طولون نے اپنے ملک کو کب وسیع کیا؟ ۔ ۱۰۔ معتمد کے زمانہ میں روم سے کیسے لڑائی ہوئی؟ ۔ ۱۱۔ ابن طولون نے کب وفات پائی اس کے کتنے لڑکے تھے؟ ۔ ۱۲۔ ابن موفق و خمارویہ میں کب لڑائی ہوئی؟ ۔ ۱۳۔ قرامطہ کا ظہور کب اور کہاں ہوا انکا عقیدہ کیا تھا؟ ۔ ۱۴۔ موفق کی وفات کب ہوئی اس کے بعد کون ولیعہد ہوا؟ معتمد نے کب وفات پائی۔ اسکی عمر۔ مدت خلافت و مختصر سیرت بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

۲۵۵ھ میں مہتدی کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ اس نے نہایت عادلانہ حکومت کی اسی کے دور خلافت میں صاحب الزنج کا ظہور ہوا اس کے بعد مہتدی نے بایکال گورنر کو قتل کیا۔ اسنے موسیٰ بن بغا کے قتل کا بھی ارادہ کیا تھا مگر ساتھیوں کی بیوفائی سے ۲۵۶ھ میں خود قتل کیا گیا۔ قتل کے وقت اسکی عمر ۳۸ سال کی تھی کل مدت خلافت ۱۱ ماہ ہے بڑا منصف و متشرع خلیفہ تھا۔ اس کے بعد ۲۵۶ھ میں معتمد خلیفہ ہوا اس نے عیسے بن شیخ کو

مصر کی گورنری سے معزول کرکے آرمینا کا حاکم بنایا اور ان کی جگہ پر باجور کو بھیجا۔ اسنے صاحب الزنج سے مختلف جنگیں کیں لیکن کچھ فائدہ نہوا مگر اخیر میں فتح ہوئی اور سنہ ۲۷۰ھ میں صاحب الزنج قتل کیا گیا۔ اسی کے دور خلافت میں سنہ ۲۶۱ھ میں دولت سامانیہ کی بنیاد پڑی۔ اور یعقوب صفار نے سنہ ۲۶۲ھ میں اہواز پر قبضہ کرلیا۔ ابن طولون نے سنہ ۲۷۰ھ میں وفات پائی اور اسکا بیٹا خمارویہ تخت نشین ہوا ابن موفق نے اسکا مقابلہ کیا شکست تو دونوں کو ہوئی مگر کسی کو ایک دوسرے کی شکست کی خبر نہوئی سنہ ۲۷۸ھ میں فرقہ قرامطہ کا ظہور ہوا اسی سنہ میں موفق کا انتقال بھی ہوا اسکے بعد اسکا لڑکا ولیعہد قرار پایا سنہ ۲۷۹ھ میں معتمد نے وفات پائی۔ عمر ۵۰ سال ومدت خلافت ۲۳ سال ۶ ماہ ہے یہ محض نام کا خلیفہ تھا سارا کاروبار موفق کے ذمہ تھا۔

گیارھواں سبق

معتضد بن موفق

اور مکتفی بن معتضد کی خلافت

سفلح ثانی

اور

خلافت عباسیہ کا عروج

جس رات معتمد کا انتقال ہوا اس کی صبح کو سنہ ۲۷۹ھ میں

ابوالعباس معتضد باللہ ابن موفق کے ہاتھ پر بیعت ہوئی اسکے مزاج میں سختی زیادہ تھی سلطنت کے تمام امور کو خود انجام دیتا تھا۔ اس کے دورِ خلافت میں سلطنت عباسیہ بڑے عروج پر ہو گئی تھی اسی وجہ سے لوگ اسے سفاح ثانی کہتے تھے۔

بنی شیبان پر لشکر کشی

چونکہ بنی شیبان نے معتمد کے آخری ایام میں موصل پر غارت گری کی تھی اس لئے ۲۸۰ھ میں معتضد بذاتِ خود ایک جرار فوج لیکر جزیرہ کی طرف بنی شیبان کو ان کی کردار کی سزا دینے کے لئے روانہ ہوا ان کے قریب بدوؤں کے ایک گروہ نے مقابلہ کیا مگر ان میں سے کچھ تو قتل ہوئے اور کچھ زاب میں ڈوب مرے۔ جب معتضد موصل کے قریب پہونچا تو بنی شیبان نے آگے بڑھکر معافی چاہی اسنے معاف کر دیا۔

ہارون خارجی اور حمدان

غالباً تمھیں معلوم ہو گا کہ مسرور بلخی نے مساور خارجی کو مغلوب کر لیا تھا اس کے بعد ۲۸۱ھ میں موصل کے خوارج پر ہارون خارجی نے غلبہ حاصل کیا اور حمدان بن حمدون عامل موصل نے اس سے موافقت کر لی جب یہ خبر معتضد کے کانوں تک پہونچی تو اس نے موصل پہونچ کر بدوؤں کی ایک کثیر التعداد جماعت کو قتل کیا۔ مگر حمدان قلعہ ماردین میں تھا اس لئے اس نے قلعہ ماردین کو منہدم کرا دیا۔ اتفاق سے حمدان وہاں سے بھی نکل بھاگا۔ مجبوراً معتضد بغداد لوٹ آیا مگر اب معتضد دم کا اسقدر رعب بیٹھ گیا کہ حمدان خود بخود دربار میں حاضر ہو گیا اور ۲۸۳ھ میں ہارون کو سولی دی گئی۔

خمارویہ کا قتل

۲۸۲ھ میں خمارویہ ابن طولون دمشق میں قتل کیا گیا اور اسکا بیٹا ہارون تخت نشین ہوا۔ ابھی تک تو یہ ریاست خود مختار تھی مگر اسوقت ہارون جزیہ دینے پر مجبور ہوا۔

اسیران اسلام کی شجاعت

۲۸۳ھ میں اہل سسلی نے روم پر زبردست حملہ کر کے قسطنطنیہ کا محاصرہ کرلیا۔ بہت سے رومی تہ تیغ ہوئے شاہ روم نے جب دیکھا کہ اب کوئی چارہ نہیں۔ تو اس نے اسیران اسلام کے ہاتھوں میں تلوار دیکر لڑنے کا حکم دیا اور کہا کہ تملوگ میری مدد کرو اور اہل سسلی سے نجات دو چنانچہ جسوقت ان قیدیوں کا لشکر میدان میں آیا اہل سسلی کے حواس منتشر کر دیے اور تھوڑی ہی دیر میں قسطنطنیہ آزاد نظر آیا۔ ان لوگوں کی بہادری دیکھکر شاہ روم بھی مبہوت ہو گیا اور خوف زدہ ہو کر اُن کے ہتھیار لے لئے۔

قیدیونکا فدیہ

اسی سال ۲۸۳ھ میں رومیوں اور مسلمانوں نے قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ طے کیا اور تقریبًا ۲۵۰۴ قیدی فدیہ پر رہا ہوئے۔

فتح عواصم

مقام آمد میں محمد بن احمد بن عیسیٰ شیخ نے ایک خود مختار ریاست قائم کرتی تھی جسکو معتضد نے ۲۸۵ھ میں بلا کسی جنگ کے فتح کرلیا

اسکے بعد نواب ہارون طولون حاکم مصر کے قبضہ سے عواصم و قنسرین کو آزاد کرلیا۔

فرقہ قرامطہ کا دوبارہ ظہور

۲۸۶ھ میں ایک قرمطی ابو سعید نامی بحرین میں ظاہر ہوا جب اسکی قوت کچھ زیادہ ہو گئی تو اس نے قریب کے دیہاتوں پر قبضہ کرلیا اس کے بعد قطیعف پر حملہ کرکے بصرہ کا قصد کیا۔ معتضد نے حکم دیا کہ بصرہ کے ارد گرد شہر پناہ تعمیر کردی جائے "تاکہ قرامطہ حملہ نہ کرسکے لیکن قرامطہ نے حملہ کیا اور ۲۸۷ھ میں بصرہ اور ہجر کے اطراف پر اپنی دہاک بٹھادی۔

خراسان پر اسمٰعیل سامانی کا تسلط

۲۸۷ھ میں اسمٰعیل بن احمد سامانی حاکم ماوراء النہر نے خراسان پر قبضہ کرلیا اور امیر خراسان عمر بن لیث صفار کو قید کرکے معتضد کے پاس بھیجدیا معتضد نے اسکو قید کرکے ۲۸۹ھ میں قتل کرادیا۔

وبا اور روم

۲۸۸ھ میں ہیضہ نے آذربیجان کو تباہ کردیا کفن و دفن کے لئے بھی آدمی نہ ملتے تھے۔ یہانتک کہ لوگ راستہ میں لاشوں کو پھینکنے لگے۔ اسی حالت میں رومیوں نے کیسوم پر حملہ کیا اور بہت سے مردوں عورتوں بچوں کو قید کرلے گئے۔

خلافت عباسیہ کے متعلق سردار قرامطہ کا قول

۲۸۹ھ میں قرامطہ نے شام اور کوفہ پر تسلط قائم کرلیا اس لئے

معتضد کے عامل نے کوفہ میں ان سے جنگ کی۔ بڑی معرکہ آرائی کے بعد قرامطہ کا سردار ابوالفوارس گرفتار ہوکر معتضد کے دربار میں پیش ہوا۔

معتضد اور ابوالفوارس میں

مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی۔

معتضد۔ کیا اللہ کی روح تمھارے جسموں میں حلول کر گئی ہے؟
(ابوالفوارس)۔ آپ اس قسم کے بیکار سوالات مجھ سے نہ کیجئے۔ اگر اللہ کی روح ہماری اندر حلول کر گئی ہے تو آپ کا کیا نقصان اور اگر شیطان ہمارے اندر حلول کر گیا ہے تو آپ کا کیا فائدہ۔
(معتضد) اچھا ہماری خلافت کے متعلق تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟
(ابوالفوارس) جس وقت آنحضرت صلعم کا وصال ہوا اس وقت آپ کے جدامجد زندہ تھے مگر انھوں نے خلافت کا مطالبہ نہیں کیا۔ اور نہ کسی صحابی نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اس کے بعد حضرت ابو بکر نے وفات پائی اور عمر رضؓ کو خلیفہ بنا گئے۔ عباس رضؓ زندہ تھے مگر ان کے متعلق کوئی وصیت انھوں نے نہ کی۔ پھر عمر رضؓ نے وفات کے وقت چھ[1] آدمیوں میں سے خلیفہ بنانے کا اختیار دیا۔ مگر انھوں نے حضرت عباس رضؓ کا ذکر بھی نہیں کیا پھر جب تمام صحابہ نے تمھارے جدامجد کو خلافت کا مستحق نہیں سمجھا تو تم اپنے کو کیوں حقدار سمجھتے ہو۔
معتضد نے ان باتوں سے خفا ہوکر اس کے قتل کا حکم دیا چنانچہ نہایت اذیتوں کے ساتھ وہ قتل کر دیا گیا۔

---

[1] گذشتہ حصوں میں ان چھ اشخاص کا ذکر آچکا ہے۔

معتضد کی وفات

۴۷ سال کی عمر پوری کرنے کے بعد ۲۸۹ھ میں معتضد نے وفات پائی کل مدت خلافت ۹ سال ۹ ماہ ہے۔ یہ سختی کے ساتھ حلم بھی رکھتا تھا۔

مکتفی باللہ بن معتضد کا دور خلافت

علی ثانی

۲۸۹ھ میں محمد علی بن معتضد خلیفہ بنایا گیا حضرت علی بن ابی طالب اور اس کے سوا کوئی خلیفہ اس نام کا نہیں ہوا۔ بیعت کے وقت یہ مقام رقہ میں مقیم تھا بعد میں بغداد پہونچکر تخت نشین ہوا۔ اس کے زمانہ میں سلطنت بہت کچھ ساکن و ماموں تھی۔ کیونکہ معتضد نے پہلے ہی سے راستہ صاف کر رکھا تھا یہ نہایت ہی صلح پسند اور نیک مزاج خلیفہ تھا۔

قرامطہ

۲۹۰ھ میں قرامطہ نے پھر بغاوت شروع کی۔ سلطنت طولونیہ کی جانب سے اُن کی سرکوبی کے لئے طغج بن جف معین ہوا۔ مگر باغیوں نے اسے شکست دی اور دمشق کا محاصرہ کر لیا اسکے بعد مصر کی عظیم الشان فوج نے قرامطہ کے سردار یحییٰ شیخ کو قتل کیا۔

قرامطہ کا دوسرا سردار

یحییٰ شیخ کے قتل کے بعد قرامطہ نے اس کے بھائی حسین کو اپنا سردار بنایا اور اسکا نام احمد رکھا۔ احمد کے چہرہ پر ایک تل تھا۔ اس نے اسکو آیت خداوندی ثابت کیا۔ جب اس کے متبعین کی تعداد

زیادہ ہوگئی تو اس نے دمشق پر حملہ کرکے جزیہ مقرر کرالیا۔ اس کے بعد حمص پہونچا اور منبر پر بیٹھ کر اپنا خطبہ پڑھا مزید اثر کے لئے اپنے کو مہدی امیرالمومنین کی طرف منسوب کیا۔ اور اپنے چچازاد بھائی عبداللہ کو مدثر کے لقب سے ملقب کرکے اپنا ولیعہد مقرر کیا۔ اسنے لوگوں سے یہ بھی کہا کہ قرآن پاک میں لفظ مدثر کا مخاطب عبداللہ ہی ہے اس کے بعد حما اور معرہ گیا اور تبلیغ کرکے سلمیہ پہونچا اور مصالحانہ اسکو بھی فتح کرلیا۔

سردار قرامطہ کا قتل

قرامطہ کی روزافزوں ترقی کو دیکھکر مکتفی باللہ کو سخت فکر دامن گیر ہوئی چنانچہ وہ بغداد سے رقہ گیا اور قرامطہ کے مقابلہ کے لئے فوجیں بھیجنی شروع کیں چنانچہ معرہ کے ایک گاؤں تمتع کے قریب بڑی لڑائی ہوئی۔ قرامطہ کو شکست ہوئی اور احمد مع اپنے ولیعہد و رومی غلام کے قید ہوگیا۔ جب یہ تینوں مکتفی کے دربار میں پیش کردیئے گئے تو مکتفی اُن کو لیکر بغداد آیا اور سب کو قتل کراکے احمد کے سر کو بغداد کے بازاروں میں پھرایا تاکہ لوگوں کو سبق حاصل ہو۔

حکومت طولونیہ کا خاتمہ

۲۹۲ھ میں مصریوں نے اپنے حاکم ہارون کے خلاف بغاوت کردی مصر پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے مکتفی نے اس موقعہ کو غنیمت جانا اور فوراً دمیانہ کی ماتحتی میں بیڑے اور محمد بن سلیمان کی سرداری میں فوجیں روانہ کیں۔ جب بیڑے اور فوجیں دریائے نیل کو عبور کرکے مقام فسطاط میں پہونچ گئیں تو ہارون بھی مقابلہ کے لئے آپہونچا۔ مگر اب کیا ہوسکتا تھا حریف اپنا کام کرچکے تھے آخرکار طولون جان دینے پر مجبور ہوا اور اپنے ساتھ

اقتدار طولونیہ کو بھی لے گیا۔

ابراہیم خلنجی

۲۹۳ سنہ ھ میں بنی طولون کے سرداروں میں سے ایک شخص ابراہیم خلنجی نے سر اُٹھایا۔ چونکہ اس کے متبعین کی تعداد بھی بڑھتی جاتی تھی اس لئے احمد بن کیلغ عامل دمشق اسکی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا اور متواتر دو بہم لڑائیوں کے بعد اس کو قید کر کے بغداد واپس آیا۔

قرامطہ کی شورش

جس زمانہ میں احمد بن کیلغ ابراہیم خلنجی سے مصروف جنگ تھا۔ قرامطہ کو ملک گیری کی ہوس دامن گیر ہوئی چنانچہ انھوں نے دمشق کو تاراج کر کے کوفہ کا قصد کیا۔ مگر چونکہ مکتفی کو اسکی خبر پہونچ چکی تھی اسلئے یہ سیلاب کوفہ کی طرف نہ بڑھ سکا سنہ ۲۹۴ ھ میں اس جماعت نے عراق کے راستہ میں حجاج پر حملہ کر کے تقریباً بیس ہزار آدمیوں کا خون کیا۔ اس خوفناک حادثہ سے مکتفی کی آتش غضب اور بھی مشتعل ہو گئی چنانچہ اس نے انکی سرکوبی کے لئے ایک فوج روانہ کی سخت معرکہ و جنگ و جدل کے بعد قرامطہ پسپا ہوئے ان کے بہت سے لوگ قتل و قید ہوئے انکا سردار ذکرویہ بھی زخمی ہو کر گرفتار ہوا اور چھ دن کے بعد مر گیا مکتفی کے حکم سے اسکا سر بغداد کے بازاروں میں پھرایا گیا۔

رومیوں کی غارتگری

۲۹۳ سنہ ھ میں رومیوں نے مرعش کے گرد و نواح میں لوٹ مچائی۔ اس لئے مکتفی نے عامل ثغور ابو العشائر کو معزول کر کے اسکے بجائے رستم بن بردکو مقرر کیا رستم کے زمانہ میں رومی اور مسلمان قیدی فدیہ پر آزاد

ہوئے ۲۹۳ھ میں رومیوں نے قورس پر حملہ کیا۔ فریقین کے آدمیوں کا نقصان ہوا اسکے بعد ابن کیلغ نے رومیوں کو شکست دیکر انہیں حلقہ اطاعت میں داخل کرلیا۔

موصل میں بنی حمدانکی سلطنت

۲۹۳ھ میں مکتفی نے موصل اور اسکے نواحقات کو ابوالہیجار عبداللہ بن حمدان بن حمدون تغلبی عدوی کے سپرد کی۔ اسوقت اطراف نینوی کے میں ہذیانی کردوں نے علم بغاوت بلند کر رکھا تھا۔ مگر ابوالھیجار نے سب کو زیر کردیا اسی زمانہ سے موصل میں بنی حمدان کی سلطنت قائم ہوگئی۔

مکتفی کی وفات

۲۹۵ھ میں اپنے بھائی جعفر بن معتضد کو خلافت سپرد کرنے کے بعد مکتفی نے ۳۲ سال کی عمر میں انتقال کیا کل مدت خلافت ۶ سال ۶ ماہ ۱۹ یوم ہے۔ نہایت صلح پسند خلیفہ تھا۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ معتضد کب خلیفہ ہوا۔ لوگ اسے سفاح ثانی کا لقب کیوں دیتے تھے اس نے بنی شیبان پر کب حملہ کیا؟۔ ۲۔ ہاروں خارجی اور ہمدان میں باہمی نزاع کیا تھا؟۔ ۳۔ خمارویہ طولون کب قتل ہوا؟۔ ۴۔ اسیران اسلام نے قسطنطنیہ میں کیا شجاعت دکھائی؟۔ ۵۔ مسلمان اور رومی قیدیوں کو کیوں کر آزادی حاصل ہوئی؟۔ ۵۔ ابن طولون کے پنجہ اقتدار سے عواصم کب رہا ہوا؟۔ ۶۔ قرامطہ کے کارگذاریوں کی تفصیل بیان کرو عباسیونکی سلطنت کے متعلق انکے سردار کا کیا خیال تھا؟۔ ۷۔ اسمعیل سامانی نے خراسان پر کب تسلط حاصل کیا

۸۔ آذربیجان میں وبا کب پھیلی؟۔ ۹۔ معتضد نے کب وفات پائی اسکی عمر۔ مدت خلافت اور مختصر سیرت بیان کرو؟۔ ۱۰۔ مکتفی کب تخت نشین خلافت ہوا۔ اسکے زمانہ میں فرقہ قرامطہ نے کیا کام کیے قرامطہ کا سردار احمد کب قتل ہوا۔ اسکا دعوی کیا تھا۔ حکومت طولونیہ کا خاتمہ کب ہوا؟۔ ۱۲۔ خلنجی کا ظہور کب ہوا؟ ۱۳۔ رومیوں نے تاخت وتاراج پر کب کمر باندھی؟۔ ۱۴۔ موصل میں بنی حمدانکی سلطنت کب سے قائم ہوئی مکتفی نے کب وفات پائی اسکی عمر۔ مدت خلافت اور سیرت بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

معتضد ۲۷۹ھ میں تخت نشین خلافت ہوا وہ عدل میں بے نظیر اور سختی میں سفاح ثانی تھا۔ اسنے جزیرہ میں بنی شیبان اور موصل میں حمدانکو مطیع کر کے ہارون خارجی کو قتل کیا اسی کے دور خلافت میں خماروَیہ طولون قتل کیا گیا اور اسکے بیٹے ہارون نے مسند نشین ہو کر معتضد کو جزیہ دینا منظور کیا اسی اثنار میں اہل صقلی نے روم پر حملہ کر کے قسطنطیہ کا محاصرہ کر لیا چنانچہ مسلمان قیدیوں نے انکو پچھاڑا۔ اس کے بعد مسلمانون اور رومیوں نے قیدیونکا تبادلہ کیا۔ اسی شے کے زمانہ میں عواصم۔ طولون کے پنجہ اقتدار سے آزاد ہوا۔ اسکے بعد ابن سامان نے خراسان پر قبضہ حاصل کیا جس زمانہ میں آذربیجان ہیضہ سے تباہ ہو رہا تھا اسی زمانہ میں رومیوں نے کیسوم پر حملہ کیا معتضد نے ۴۸ سال کی عمر پوری کر کے ۲۸۹ھ میں وفات پائی مدت خلافت ۹ سال ۹ ماہ ہے یہ سخت مزاج خلیفہ تھا اسکے بعد ۲۸۹ھ میں مکتفی باللہ خلیفہ ہوا اسکے زمانہ میں قرامطہ کا بڑا زور تھا۔ مگر اس نے اُن سے مقابلہ کر کے انکے سردار وگروہ کو قتل کر دیا اسی وقت ۲۹۲ھ دولت طولونیہ کا خاتمہ ہوا اسکے بعد ابراہیم خلنجی کا ظہور ہوا۔ پھر رومیوں نے مرعش وقورس

میں غارت گری کی مگر ابن کیلغ نے ان کو پسپا کر دیا۔ اسی زمانہ یعنی ۲۹۳ھ سے موصل میں بنی حمدان کی حکومت قائم ہوئی۔ مکتفی نے ۳۲ سال کی عمر ختم کر کے ۲۹۵ھ میں وفات پائی کل مدت خلافت ۶ سال ۶ ماہ ۱۹ دن ہے۔ صلح پسند خلیفہ تھا۔

بارھواں سبق

سلطنت اسلام میں

پہلا کم سن خلیفہ

مکتفی نے اپنی وفات کے پیشتر ہی اپنے بھتیجے جعفر مقتدر باللہ بن معتضد کو ولیعہد بنا دیا تھا مقتدر بہت کم سن تھا چنانچہ جب وہ تخت خلافت پر بیٹھا تو اسوقت اسکی عمر صرف تیرہ ۱۳ سال کی تھی ۲۹۵ھ میں وہ خلیفہ بنایا گیا اور ۲۵ سال زمام خلافت اسکے ہاتھ میں رہی اس طویل مدت میں سے کوئی سال ایسا نہیں گذرا جس میں کوئی حادثہ نہ پیش آیا ہو مگر ہم صرف اہم واقعات پر اکتفا کرتے ہیں۔

وزیر کا قتل اور وزیر کی معزولی

خلیفہ کی صغر سنی کے سبب سے عورتوں اور خادموں نے امور سلطنت میں دخل دینا شروع کیا۔ فوجی افسران اور دیگر ارکین سلطنت کو اس سے بڑی فکر دامن گیر ہوئی چنانچہ وہ لوگ مقتدر کی معزولی کے لئے مشورہ کرنے کے لیے وزیر اعظم عباس بن حسن کے پاس جمع ہوئے مگر اس نے اس رائے کی تردید اس لئے کر دی کہ خود مختارانہ کارروائیوں کا موقع اس کے

ہاتھ سے چلا جاتا ۔ آخر کار نتیجہ ہوا کہ خود بھی قتل ہوا اور مقتدر بھی سنہ ۲۹۶ھ میں معزول کر دیا گیا ۔

ابن المعتز کے ہاتھ پر بیعت

مقتدر کی معزولی کے بعد ابن المعتز مرتضیٰ باللہ کے ہاتھ پر بیعت کیگئی مگر بیعت کے بعد ہی مقتدر اور مرتضیٰ میں جنگ شروع ہو گئی جس میں مقتدر کامیاب رہا اور مرتضےٰ کہیں بھاگ گیا ۔

مرتضیٰ کا قتل اور مقتدر کی دوبارہ تخت نشینی

اس کامیابی کے بعد مقتدر دوبارہ تخت نشین ہوا اور ابن المعتز کو گرفتاری کے بعد قتل کرا دیا ۔ اسوقت ابن المعتز کی عمر پچاس سال کی تھی وہ صرف ایک دن اور رات خلیفہ رہا اسلئے اسکا شمار خلفاء کی فہرست میں نہیں ہوتا ۔

ابن المعتز کون ہے

عبداللہ بن معتز ایک فاضل شاعر ہے جسکی فصاحت و بلاغت کا زمانہ قائل تھا ۔ اسکو سلطنت کی ہوس کبھی دامنگیر نہوتی مگر اسکے بیوفا ساتھیوں نے اسکو مجبور کر دیا ۔ اسکی وفات کے بعد علی بن بسام شاعر نے اسکا مرثیہ یوں لکھا ہے ۔

للہ درک من ملک بمضیعۃ

ناھیک فی العلم والآداب والحسب

یعنی خدا تجھپر رحم کرے تو نے علم و ادب اور حسب و نسب کی عزت کو چھوڑ کر خامی عزت کی کیوں تلاش کی ۔

ما فیه لو لا و لا لیت فتنقصه

وا نما ادر کته حر فة الادب

تو نے ادبی دنیا میں وہ عزت حاصل کی تھی جو کسی کے گھٹائے نہ گھٹ سکتی تھی

دولت فاطمیہ کی ابتدا

مقتدر ہی کے زمانہ میں عبداللہ مہدی فاطمی کا سلجماسہ میں ظہور ہوا اس نے اسقدر عروج حاصل کیا کہ مغرب سے اغالبہ کو نکال باہر کیا اور ۲۹۶ھ میں رفادہ (قیروان میں واقع ہے) میں اسکی تبلیغ شروع ہو گئی اسی سال دولت اغالبہ کا خاتمہ اور دولت فاطمیہ کا آغاز ہوا جو ۳۶۲ھ میں مصر منتقل ہو گئی اور قاہرہ کی بنیاد پڑی اور ۵۶۷ھ تک قائم رہی۔

ابن حمدان کی بغاوت

۳۰۳ھ میں حسین بن حمدان نے جزیرہ میں علم بغاوت بلند کیا مقتدر نے اسکی سرکوبی کے لئے اپنے وزیر رائق کی ماتحتی میں ایک فوج روانہ کی۔ مگر ناکام رہی اسلئے مقتدر نے ایک دوسری فوج مشہور افسر مونس کی ماتحتی میں روانہ کی چنانچہ اس نے مخالف فوج کو پامال کر کے حسین کو مع اسکے بیٹے کے گرفتار کر کے بغداد بھیج دیا۔

قیدیونکی رہائی۔

۳۰۵ھ میں شاہ روم کی طرف سے دو قاصد بغداد آئے اور یہ درخواست پیش کی کہ فریقین آپس میں صلح کر کے قیدیوں کو فدیہ پر رہا کر دیں۔ مقتدر نے درخواست منظور کر لی اور اسکام کے انجام دینے کے لئے مونس مذکور کو روانہ کیا چنانچہ اس نے حکم کی تعمیل کی۔

مشہور مورخ طبری

دور خلافت مقتدر سنہ ۳۱۰ھ میں ابو جعفر محمد بن جریر طبری نے بغداد میں ۸۶ سال کی عمر پوری کرکے اس دار فانی سے کوچ کیا یہ ایک مشہور تاریخی کتاب کے مصنف ہیں جسمیں ابتدائے تاریخ سے سنہ ۳۰۲ھ تک کے واقعات قلمبند کئے گئے ہیں بعد کو ایک ضمیمہ لکھکر سنہ ۳۲۰ھ تک کے حالات کا اضافہ کیا گیا ہے یہ تاریخ نہایت معتبر سمجھی جاتی ہے۔ چنانچہ ہمنے بھی اس مختصر تاریخ کے جمع کرنے میں اس سے مدد لی ہے۔

دولت ادریسیہ کا خاتمہ

۱۳۴ سال تک قائم رہنے کے بعد مغرب سے دولت ادریسیہ کا خاتمہ ہوگیا اور اسکے تمام ممالک مہدی فاطمی کے قبضہ میں چلے گئے۔

قرامطہ کی فتنہ انگیزیاں

سنہ ۳۱۲ھ میں قرامطہ نے پھر جمعیت پیدا کی اور مقتدر کی فوجوں کو شکست دیکر سواحل فرات کے اکثر حصوں پر قبضہ کرلیا خصوصًا سنہ ۳۱۷ھ میں حجاز کے اطراف میں تو ایسی شورش مچائی کہ دو سال تک حج ملتوی ہوگیا۔ مقتدر نے ان کے مقابلہ کے لئے منصور دیلمی کی ماتحتی میں ایک فوج روانہ کی لیکن قرامطہ کامیاب رہے اور عین ترویہ کے دن مسجد حرام میں حاجیوں کا قتل عام کیا اور زمزم کو لاشوں سے بھر دیا ان مظالم کے علاوہ ان کے سردار ابوطاہر قرمطی حجر اسود کو بھی اکھاڑ کر اپنے ساتھ ہجر میں لایا جہاں وہ ۲۲ سال تک رکھا رہا اسکے بعد خلیفہ مطیع کے زمانہ میں سنہ ۳۳۹ھ میں مکہ پہونچایا گیا۔

مرداویج کی بغاوت

ایک دیلمی سردار مرداویج بن زیار نے ۳۱۵ھ میں علم بغاوت بلند کیا اور اسفار بن شیرویہ حاکم جرجان کو قتل کر کے۔ قزوین۔ رے۔ ہمدان کنکور۔ دینور بروجرد۔ قم۔ کاشان۔ اصفہان۔ طبرستان وغیرہ پر قبضہ کر لیا ایک سونے کا تخت بنایا گیا تھا جس پر بیٹھ کر وہ دربار کیا کرتا تھا۔ جب مقتدر کے کانوں تک یہ خبر پہونچی۔ تو اس نے اس کی سرکوبی کے لیے ایک فوج روانہ کی اگرچہ فوج ناکامیاب رہی مگر مرداویج نے بطور حفظ ماتقدم مقتدر کو خراج دینا منظور کر لیا۔

جمہوریت پسندی

مقتدر کی عیش پرستی کی وجہ سے حکومت عورتوں اور خادموں کے قبضہ میں چلی گئی۔ وزرار خود مختار ہو گئے آخرکار قوم نے پریشان ہو کر ۳۱۷ھ میں بغاوت شروع کر دی اور یہ مطالبہ کیا کہ حکومت کے انتظام میں ہمیں بھی داخل کیا جائے۔ (آج اسی کو جمہوریت کے نام سے یاد کرتے ہیں) مقتدر نے بہت کچھ ڈرایا۔ دھمکایا۔ مگر کچھ اثر نہوا۔

معتضد کے ہاتھ پر بیعت

نتیجہ یہ ہوا کہ مقتدر معزول کر کے مونس کے یہاں بھیج دیا گیا اور لوگوں نے محمد بن معتضد قاہر باللہ سے بیعت کر لی۔

مقتدر کی دوبارہ تخت نشینی

اور

ابوالھیجاء کا قتل

قاہر کی تخت نشینی کے بعد لوگوں نے پھر اپنے حقوق کا مطالبہ کیا لیکن اسنے بھی اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی آخرکار باغیوں نے دارالخلافت پر حملہ کر کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کیا مقتولین میں سے ابوالھیجا بن حمدان بھی تھا۔ قاہر نے باغ میں چھپ کر جان بچائی۔ اسکے بعد لوگوں نے مقتدر سے دوبارہ بیعت کرلی۔ قاہر صرف دو روز خلیفہ رہا۔ مقتدر نے قاہر کو قتل کی سزا نہیں دی صرف انکی والدہ کے پاس نظر بند کر دیا۔

مونس اور مقتدر میں عداوت

اسی اثنار میں مقتدر اور مونس کے تعلقات میں کچھ کشیدگی پیدا ہوگئی آخرکار مونس کو مجبوراً بغداد چھوڑ کر موصل کا قصد کرنا پڑا۔ موصل جانے سے پہلے مونس نے اپنے خادم بشریٰ کے ذریعے سے مقتدر کے پاس ایک پیغام بھیجا۔ جب بشریٰ وہاں پہونچا تو مقتدر کے وزیر حسین بن قاسم نے جو مونس کا سخت دشمن تھا۔ پوچھا کہ کیا پیغام لائے ہو۔ بشریٰ نے کہا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس پیغام کو مقتدر کے سوا کسی کو نہ سناؤں۔ وزیر سخت برہم ہوا اور اسکو پٹوا کر نکال دیا۔

مونس اور بنو حمدان میں جنگ

اس واقعہ کے بعد مونس افسران فوج کے ساتھ موصل روانہ ہوا

بنو حمدان نے اس سے جنگ کی مگر اُن کو شکست فاش ہوئی اور مونس نے ان کے مال و دولت پر قبضہ کر لیا اس فتح سے لوگوں پر رعب بیٹھ گیا۔

بغداد پر مونس کی فوج کشی

اور مقتدر کا قتل

موصل پہونچنے کے بعد مونس نے بغداد پر حملہ کیا۔ جس سے مقتدر کے حواس باختہ ہو گئے۔ اس نے اپنے مشیروں سے اس معاملہ میں گفتگو کی تو ان لوگوں نے مشورہ دیا کہ امیر المومنین خود مقابلہ کریں کیونکہ مونس کی فوج آپ کو دیکھکر فوراً مونس کا ساتھ چھوڑ دیگی آخرکار مقتدر کو مجبوراً نکلنا پڑا نتیجہ یہ ہوا کہ ۳۲۰ھ میں وہ بری طرح قتل ہوا۔ جس وقت اسکی لاش مونس کے سامنے پیش کی گئی تو وہ بے اختیار رونے لگا اور حکم دیا کہ دار الخلافت کو تاخت و تاراج سے محفوظ رکھا جائے۔ مونس نے خلافت کی کمزوری اور عمال کے لالچ کا خیال کر کے ایسا حکم دیا تھا۔ مقتدر ۳۸ برس زندہ رہا مدت خلافت پچیس سال ہے کمزور طبیعت خلیفہ تھا۔

رشوت ستانی

مقتدر کا وزیر ابو علی محمد بن یحییٰ خاقان بڑا راشی تھا اسکے لڑکے رشوت لیکر آئے دن عاملوں کو تبدیل کیا کرتے تھے۔ چنانچہ کسی شاعر نے اسکے متعلق لکھا ہے۔

وزیر قد تکامل فی الرقاعة
یولی ثم یعزل بعد ساعة

جو وزیر پورا احمق ہے تھوڑی دیر میں عمال کو معزول اور معین کرتا ہے۔

اذا اهل الرشی اجتمعوا لدیه
تخیر القوم اوفرهم بضاعة

جب رشوت دینے والونکا گروہ اس کے سامنے آتا ہے تو اسکی نگاہ میں سب سے زیادہ معزز وہ ہوتا ہے جو زیادہ رشوت دے۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ مقتدر کتنی عمر میں خلیفہ بنایا گیا۔ اراکین سلطنت نے معزولی متعلق کیوں مشورہ کیا؟
۲۔ اسکی معزولی سے کس نے اختلاف ظاہر کیا اور اسکا نتیجہ کیا ہوا؟
۳۔ مقتدر کو معزول کرکے لوگوں نے کس سے بیعت کی؟۔
۴۔ ابن معتز کون ہے اسکا شمار خلفاء میں ہے یا نہیں؟
۴۔ دولت اغالبہ کا اختتام اور دولت فاطمی کا آغاز کب ہوا؟۔
۵۔ ابن حمدان نے جزیرہ میں کب بغاوت کی؟۔
۶۔ مسلمانوں اور رومیوں نے قیدیوں کو کیونکر رہا کیا؟۔
۷۔ دولت ادریسیہ کا اختتام کب ہوا؟۔
۸۔ مشہور مورخ طبری نے کب وفات پائی؟۔
۹۔ مقتدر کے زمانہ میں قرامطہ نے کیا کیا؟۔
۱۰۔ مرداویج بن زیار کون تھا اسنے کیا کیا؟۔
۱۱۔ ۳۱۷ھ کی بغاوت کی مختصر حالت بیان کرو؟۔
۱۲۔ قاہر کتنے دنوں خلیفہ رہا؟۔
۱۳۔ مقتدر اور مونس میں کشیدگی کب پیدا ہوئی اور اسکا انجام کیا ہوا؟ مقتدر کو کس نے قتل کیا اسکی عمر۔ مدت خلافت۔ سیرت بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

سنہ ۲۹۵ھ میں جب مقتدر خلیفہ بنایا گیا تو اسکی عمر صرف تیرہ ۱۳ سال تھی اسلئے ارکین سلطنت نے اسکو معزول کر کے عبداللہ بن المعتز کو خلیفہ بنایا۔ مقتدر اور ابن معتز میں لڑائی ہوئی جس میں مقتدر کامیاب رہا۔ صرف چوبیس ۲۴ گھنٹہ حکومت کرنے کے بعد معتز قتل کیا گیا۔ سنہ ۲۹۶ھ میں دولت فاطمیہ کا آغاز اور دولت اغالبہ کا خاتمہ ہوا۔ سنہ ۳۰۲ھ میں ابن حمدان نے شورش کی سنہ ۳۰۵ھ میں مسلمانوں اور رومیوں کے قیدی فدیہ پر آزاد کئے گئے۔ سنہ ۳۰۷ھ میں ادریسیہ کا خاتمہ ہوا سنہ ۳۱۰ میں مورخ طبری کا انتقال ہوا سنہ ۳۱۲ھ میں قرامطہ نے کوفہ میں بغاوت کی اور سنہ ۳۱۷ھ میں حجاز میں شورش کی حاجیوں کو قتل کیا۔ اور حجر اسود کو اٹھا لے گئے سنہ ۳۱۵ھ میں مرداویج دیلمی نے بہت سے مقامات پر حکومت قائم کرلی۔ سنہ ۳۱۷ھ میں پبلک نے بغاوت کر کے مقتدر کو معزول کردیا اور قاہر سے بیعت کرلی مگر دو دن کے بعد پھر مقتدر کے حلقہ اطاعت میں داخل ہو گئے سنہ ۳۲۰ھ میں مشہور سردار مونس اور مقتدر میں کشیدگی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ اس نے موصل میں بنو حمدان سے مقابلہ کرنے کے بعد بغداد پر حملہ کیا سنہ ۳۲۰ھ میں مقتدر قتل ہوا اور اسکا سر مونس کے پاس بھیجا گیا اسکی عمر ۳۸ سال۔ مدت خلافت ۲۵ سال ہے۔

مقرر کیا کہ وہ قاہر کے تمام امور داخلی و خارجی کی نگرانی کرے۔ چنانچہ عورتوں کی بھی نگرانی ہونے لگی۔ یہانتک کہ جب قاہر کو دودھ کا پیالہ بھی جاتا تھا۔ تو نگراں فوراً ہاتھ ڈال کر دیکھ لیتا تھا کہ شاید اسمیں کوئی رقعہ نہو۔

حرب سیاست مکاری کا نام ہے

جب قاہر کو اپنے رفقا کی مخالفت کا علم ہوا تو اس نے بڑی تدبیروں سے انکی مخالفت پر کمر باندھی۔ اور ساجیہ[1] فوج کو جو مونس و بلیق وغیرہ کی عہد شکنیوں سے سخت بیزار تھی۔ اپنی موافقت اور مونس وغیرہ کی مخالفت پر آمادہ کر لیا۔

قاہر کی معزولی کا مشورہ

جب مونس وغیرہ کو قاہر کی تیاریوں کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے بالاتفاق قاہر کی معزولی کا مشورہ کیا۔ اور یہ تدبیر سوچی کہ ایک فوج دار الخلافت کے دروازوں پر مقرر کر دیجائے اور علی بن بلیق قاہر کے پاس جاکر معزولی کا مطالبہ کرے۔

قاہر غافل نہیں

قاہر ان خفیہ کارروائیوں سے غافل نہ تھا۔ اس نے تمام حالات معلوم کرنے کے لیئے بہت سے جاسوس مقرر کر دئے تھے۔ چنانچہ اسکا ایک جاسوس ظریف سکری اتنا ہوشیار تھا۔ کہ عورتوں کے بھیس میں مخالفین کے کل ارادوں کی اطلاع قاہر تک پہونچا دی۔ اس لئے قاہر نے پہلے ہی سے ساجیہ فوج کو محل کے اندر و باہر متعین کر دیا تھا۔

[1] چونکہ اس فوج کا افسر یوسف بن ساج تھا اسلئے کہ ساجیہ کے نام سے مشہور ہوئی ۱۲

تیرھواں سبق

قاہر بن معتضد کا عہد خلافت

ہمیں مدبّر شخص چاہئے۔

مقتدر کے قتل کے بعد مسئلہ خلافت پیش ہوا مونس کی رائے تھی کہ ابوالعباس بن مقتدر خلیفہ بنایا جائے مگر چونکہ وہ کم سن تھا اس لئے اسحق نوبختی نے اس رائے سے اختلاف کیا اور کہا کہ ہمیں تو ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو سلطنت کے امور کو انجام دے سکے۔ مونس نے بھی اپنی رائے واپس لے لی چنانچہ ۳۲۰ھ میں ابوالمنصور محمد بن معتضد قاہر باللہ خلیفہ ہوا۔

مقتدر کے ہمنشینوں کے ساتھ سختی

قاہر نے خلیفہ ہونے کے بعد مقتدر کے ہم نواؤں پر سختی شروع کی اسکی ماں کو بلوا کر۔ اسکے مال و دولت کی تفصیل چاہی مگر اسنے سوائے چند کپڑوں کے کسی چیز کا پتہ نہ دیا۔ اسکے بعد قاہر نے مقتدر کے رفقاء کا تمام مال فروخت کر دیا۔

قاہر اور اسکے رفیقوں میں اختلاف

کچھ دنوں کے بعد قاہر کے رفقاء یعنی۔ مونس خادم بلیق حاجب، علی بن بلیق اور ابو علیؒ بن مقلہ وغیرہ؁ اسکے مخالف بن گئے۔ اور یہ مخالفت اس درجہ بڑھی کہ ان لوگوں نے خاص طور پر احمد بن زیرک کو اسلئے

؁ سب سے پہلے اسی شخص نے موجودہ خط عربی کو خط کوفی سے جدا کیا۔

مخالفین کی گرفتاری

جب علی بن بلیق چند سپاہیوں کے ساتھ معمولی ہتھیاروں کو لیکر دار الخلافت پہونچا تو دربانوں نے اسے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ آخر کار تکرار کی نوبت آگئی۔ مگر ساجیہ فوج نے آکر اسے سختی سے ہٹادیا۔ علی بن بلیق نے تو یہ دیکھکر روپوشی اختیار کی مگر بلیق سخت ناراض ہوا۔ کیونکہ اسکے بیٹے کو سپاہیوں نے نکال دیکر ہٹایا تھا۔ چنانچہ وہ قاہر سے بازپرس کرنے آیا مگر مع علی بن زیرک کے گرفتار ہوا اسکے بعد مونس اور علی بن بلیق بھی گرفتار ہو گئے۔

خائنوں کا انجام

قاہر نے حکم دیا کہ علی بن بلیق کا سر کاٹ لیا جائے اس حکم کی فوراً تعمیل کی گئی ابن بلیق کا سر ایک طشت میں رکھکر قاہر بلیق کے پاس لے گیا چنانچہ وہ اپنے بیٹے کا سر دیکھکر رونے لگا پھر اسنے بلیق کا سر بھی قلم کرایا اور اسی طرح اسکو مونس کے پاس لے گیا وہ یہ دیکھکر تشہد پڑھنے لگا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ میں بھی چند ساعتوں کا مہمان ہوں اسکے بعد مونس بھی ذبح ہوا اور تینوں سروں کو بغداد کی گلیوں میں پھرایا گیا اور اعلان کیا گیا کہ حکومت کے دشمنوں کی یہی سزا ہے۔

ابو اسحٰق نوبختی کا قتل

ان تینوں مخالفوں سے فراغت پانے کے بعد قاہر نے ابو یعقوب اسحٰق نوبختی کو طلب کیا۔ (جس نے اسکو تخت خلافت دلایا تھا) کچھ دنوں قید رکھنے کے بعد اسکو بھی قتل کرادیا۔

حکومت بنی بویہ کا آغاز

قاہر ہی کے دور خلافت میں دولت بنی بویہ کا آغاز ہوا جسکے بانی۔ عماد الدولہ علی۔ رکن الدولہ حسن۔ معز الدولہ احمد تھے یہ تینوں ابو شجاع دیلمی کے بیٹے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اصل میں ایرانی تھا۔ مگر چونکہ دیلم میں زیادہ دنوں مقیم رہا اسلئے دیلمی مشہور ہوا۔

دولت بنی بویہ کی بنیاد کیسے پڑی

بویہ کے تینوں بیٹے ماکان بن کاکی دیلمی حاکم طبرستان کے ملازم تھے جب طبرستان پر مرداویج کا قبضہ ہوگیا تو یہ تینوں بھی اس سے مل گئے مرداویج نے عماد الدولہ کو کرج کا گورنر بنا دیا۔ وہاں کی رعایا اسکی اتنی گرویدہ ہو گئی کہ اسکو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ ۳۲۰ھ میں عماد الدولہ نے اصفہان وارجان پر قبضہ کرلیا۔ اور اپنے بھائی رکن الدولہ کو رکازرون (جو ایران کا صوبہ ہے) روانہ کیا وہاں جاکر اس نے بڑی دولت جمع کرلی ۳۲۱ھ میں جب عماد الدولہ نے شیراز پر بھی قبضہ کرلیا تو گویا سلطنت عباسیہ کا مالک بھی بن بیٹھا۔ اسکے بعد اسنے اپنے کو مختلف القاب سے ملقب کیا۔

قاہر پر سختی

پہلے تمھیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جب قاہر نے ساجیہ فوج کے ذریعہ سے اپنے مخالفین کو گرفتار کرنے کی کوشش کی تو ابن مقلہ روپوش ہوگیا تھا اس روپوشی کے زمانہ میں بھی وہ طرح طرح کی تدبیریں کرتا رہا چنانچہ اس نے ساجیہ و حجریہ فوج کے افسروں سے خط وکتابت کا سلسلہ شروع کیا اوران کو یقین دلاتا رہا کہ اگر قاہر معزول نہ ہوا۔ تو تمکو بھی سخت ضرر پہونچائیگا ساجیہ فوج کے افسر سیما کے

پاس وہ خود بھی زنانہ لباس میں بارہا آیا اور اسکو قاہر کی مخالفت پر آمادہ کیا مگر اسپر کچھ اثر نہوا آخر کار اس نے ایک نجومی کو دو سو دینار دیکر کہا کہ تم سیما سے اتنا کہہ دو کہ تمھارا طالع پیشین گوئی کرتا ہے کہ تم قاہر کے ہاتھوں ذلیل ہوگے اس پیشین گوئی کا بہت گہرا اثر ہوا اور سیما اپنی فوج لیکر دارالخلافت روانہ ہوئی جب قاہر کو اسکی اطلاع ہوئی تو اس نے بھاگنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا آخر کار سنہ ۳۲۲ھ میں اسکی آنکھیں نکال لی گئیں اور ذلت و رسوائی کے ساتھ معزول کیا گیا چھ سال اور زندہ رہنے کے بعد سنہ ۳۳۳ھ میں ۵۳ سال کی عمر پوری کرکے اسنے وفات پائی کل مدت خلافت ایک سال ۷ ماہ ہے نہایت غصہ ور اور ظالم خلیفہ تھا بیان کیا جاتا ہے کہ آخری عمر میں اسنے کاسۂ گدائی بھی ہاتھ میں لیا تھا واللہ اعلم۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ قاہر کے ہاتھ پر کب بیعت ہوئی۔ اسحٰق نے بیعت کے وقت مونس سے کیا کہا تھا؟۔ ۲۔ قاہر نے مقتدر کے رفقاء کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ قاہر کے رفقاء نے قاہر سے کب اختلاف کیا اسکے داخلی وخارجی امور کی جانچ کے لئے کون مقرر ہوا تھا؟۔ ۳۔ قاہر نے مخالفین سے مقابلہ کی کیا تدبیر کی۔ قاہر کے پاس معزولی کا مطالبہ کرنے کون گیا؟۔ ۴۔ قاہر نے مخالفین کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ مخالفین میں سے کس کس نے نجات پائی۔ ابن مقلہ کون ہے؟۔ ۵۔ دولت بنی بویہ کا آغاز کب اور کسطرح ہوا؟۔ ۶۔ ابن مقلہ نے قاہر کو کس تدبیر سے معزول کیا۔ قاہر کب معزول ہوا اسکی عمر۔ مدت خلافت و مختصر سیرت بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

سنہ ۳۲۰ھ میں جب قاہر خلیفہ ہوا تو اس نے مقتدر کے حاشیہ نشینوں کے

ساتھ سختی کا برتاؤ کیا اسکے بعد خود قاہر کے رفقا اسکے مخالف ہو گئے۔ قاہر نے ساجیہ فوج کو ملاکر اپنے مخالفوں یعنی مونس وابن مقلہ وغیرہ کی مخالفت پر آمادہ کیا۔ جب وہ لوگ معزولی کا مطالبہ کرنے آئے تو اسنے چھپی ہوئی فوج کے ذریعہ سے مونس، اور بلیق کو مع اسکے بیٹے علی کے قید کر لیا۔ اور تینوں کو بری طرح قتل کرایا۔ ابن مقلہ روپوش ہو گیا۔ اور پوشیدہ طور پر ساجیہ فوج سے ملکر قاہر کو ذلیل کر کے معزول کرا دیا اسکی آنکھیں بھی نکلوا لیں۔ عمر ۳۵ سال اور مدت خلافت ایک سال، ۲ ماہ ہے بڑا غصہ ور خلیفہ تھا اسی کے دور خلافت میں عماد الدولہ، رکن الدولہ و معز الدولہ نے ۳۲۰ھ میں حکومت بنی بویہ کی بنیاد ڈالی

چودھواں سبق

راضی باللہ بن مقتدر کی خلافت

ابن مقلہ کا عروج

جس وقت قاہر گرفتار ہوا اسوقت احمد بن مقتدر اپنی والدہ کے ساتھ مقید تھا لوگوں نے اسے آزاد کر کے ۳۲۲ھ میں اس سے بیعت کر لی راضی باللہ نے خلیفہ ہوتے ہی ابن مقلہ کو اپنا وزیر بنایا ابن مقلہ نے وزیر ہونے کے بعد اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی نیک سلوک کیا۔

حنابلہ کی تعلیم

حنابلہ ایک جماعت کا نام ہے جو امام احمد بن حنبل کی طرف منسوب ہے راضی باللہ کے عہد خلافت میں جب انھوں نے معاصی کا چاروں طرف

پھر جا دیکھا تو ان کے دلوں میں ایک مذہبی جوش پیدا ہو گیا ہے اور ۳۲۳ھ میں اُن لوگوں نے عملی طور پر اصلاح کرنے کا عزم بالجزم کر لیا۔ افسروں اور عوام کے گھروں میں گھس کر تلاشیاں لیں۔ شراب کی بوتلوں کو توڑ ڈالا۔ گانے والی عورتوں کو سزائیں دیں۔ مزامیر کو بیکار کر دیا۔ بایں ہمہ اس کے گروہ کے عقائد۔ حلول و تشبیہ سے پاک نہ تھے۔ آخر کار جب انھوں نے بہت شورش مچائی تو خلیفہ نے دھمکایا مگر یہ لوگ بغیر تلوار کے کب ماننے والے تھے

مصر میں دولت اخشیدیہ کا آغاز

اسی سال ۳۲۳ھ میں راضی باللہ نے محمد بن طغج کو مصر کا گورنر بنایا لیکن محمد بن طغج صرف گورنری پر قانع نہ ہوا بلکہ اس نے مصر کو مستقل سلطنت بنا لینے کی فکر کی۔ چونکہ اس زمانہ میں خلیفہ بیحد کمزور ہو رہا تھا اسلئے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا اور مصر مع شام کے اسکے قبضہ میں آگیا۔ راضی باللہ نے اسکو اخشید[۱] کا لقب دیا۔ اس طرح دولت اخشیدیہ کی بنیاد پڑی جو ۳۶۲ھ تک قائم رہی۔

ابن زیار کا قتل

۳۲۳ھ میں مرداویج بن زیار دیلمی کو ترکوں نے اسکی بیوفائیوں کی وجہ سے قتل کر دیا۔ اسکے بعد اسکا بھائی وشمگیر بن زیار اسکا جانشین ہوا۔ اسی سال عماد الدولہ بن بویہ اصفہان پر قابض ہو گیا جس سے وشمگیر نے بہت دنوں تک جنگ کی۔

---

[۱] اخشید ملوک فرغانہ کا لقب تھا چونکہ محمد بن طغج بھی اسی خاندان سے تھا اسلئے اس کو یہ لقب دیا گیا۔ اخشید کے لغوی معنی شہنشاہ کے ہیں۔

دولت عباسیہ میں پہلا امیر الامراء

گذشتہ اسباق میں ہم تمھیں تبلا چکے ہیں کہ معتصم کے عہد ہی میں جب امور خلافت میں عجمی دست انداز ہوئے۔ تب ہی سے سلطنت عباسیہ کمزور تھی اسکے بعد متوکل کے زمانہ میں تو نہایت ردی حالت ہوگئی۔ جب راضی باللہ کا دور خلافت آیا تو اسقدر بدتر حالت ہوگئی کہ اکثر عاملوں نے خراج بھی بند کر دیا وزارت بھی انتظام کرنے سے معذور ہو گئی مجبور ہو کر راضی نے محمد بن رائق کو جو واسط کا حاکم تھا اس شرط پر وزیر بنایا کہ وہ مالی بدانتظامیوں کو رفع کر دے محمد بن رائق نے اس شرط کو قبول کر کے امیر الامرار کا لقب حاصل کیا۔ عہد عباسیہ میں یہ پہلا شخص ہے جس نے یہ لقب حاصل کیا اس وقت نظام وزارت بالکل باطل ہو گیا اور راضی نے صیغہ مالیات کی سپردگی کے علاوہ اسکے نام کے خطبہ پڑھنے کی بھی اجازت دیدی۔

خلافت اور سیاست میں تفریق

اس انقلاب نے سیاست کو خلافت سے بالکل جدا کر دیا یعنی خلیفہ سیاست ملکی سے بالکل بے تعلق ہو گیا تمام معاملات امیر الامراء کے سپرد ہو گئے کہ حتیٰ کہ خطبہ میں بھی امیر الامراء شریک ہو گیا خلیفہ کی شان صرف رسمی طور پر باقی رہ گئی اور محض سکوں کا اجرا اسکے قبضہ میں رہا۔

مملکت عباسیہ کا انقسام

جسوقت ابن رائق امیر الامرار بنکر بغداد پہونچا اسوقت خلافت عباسیہ کے قبضہ میں صرف بغداد اور اسکے نواحقات باقی تھے ان کے علاوہ تمام صوبے دوسروں کے قبضہ میں تھے چنانچہ بصرہ ابن رائق کے

قبضہ میں تھا، خوزستان میں ابو علی محمد بن الیاس کا اقتدار قائم تھا، رے اور اصفہان رکن الدولہ ابن بویہ اور وشمگیر بن زیار کے زیر نگیں تھے موصل دیار بکر، مضر، ربیعہ، پر بنو حمدان فرمانروائی کر رہے تھے مصر و شام کی حکومت اخشید بن طغج کے ہاتھ تھی۔ مغرب وافریقہ میں قائم علوی فرمانروا تھا۔ اندلس ناصر علوی کے ماتحت تھا، خراسان وماوراء النہر پر نصر سامانی مسلط تھا، طبرستان وجرجان دیلمی کے زیر نگیں تھا، بحرین وعمان پر ابو طاہر قرمطی حکمران تھا، خلیفہ کی ساری حکومت بغداد اور اسکے لواحقات میں تھی امیر الامرا ابن رائق کے بعد وہ بھی چھن گئی۔

ابن مقلہ اور ابن رائق

ابن رائق نے امیر الامراء ہونے کے بعد خلیفہ کو اپنا محکوم بنا لیا۔ اور اسکے بقیہ حقوق کو بھی تلف کر دینے کا ارادہ کر لیا ان حالات کی اطلاع جب ابن مقلہ کو ہوئی تو اس نے بذریعہ خطوط خلیفہ کو مشورہ دیا کہ آپ ابن رائق کو قید کر دیجئے اور بجکم گورنر واسط کو اسکی جگہ پر معین کر دیجئے۔ ابن رائق کو کہیں اس مشورہ کی اطلاع مل گئی اس نے ابن مقلہ کے دونوں ہاتھ کٹوا دئے مگر ابن مقلہ پھر بھی باز نہ آیا اور خلیفہ سے خط و کتابت جاری رکھی آخر کار ابن رائق نے اسکی زبان کٹوا کر قید کر دیا چنانچہ ۳۲۸ھ میں اس نے بحالت قید وفات پائی۔

بجکم اور ابن رائق

۳۲۶ھ میں بجکم نے ابن رائق کو معزول کرنے کے لئے بغداد پر حملہ کر دیا ابن رائق نے بھی مقابلہ کے لئے فوج تیار کی مگر ناکام رہا اور بجکم نے بغداد کو فتح کر لیا خلیفہ نے بجکم کو فوراً امیر الامراء کا خطاب عطا فرمایا اکے ر

ابن رائق ایک سال دس ماہ امیر الامراء کے منصب پر فائز رہنے کے بعد روپوش ہو گیا۔

ابن رائق کا ظہور

۳۲۷ھ میں۔ راضی باللہ اور بحکم دونوں ناصر الدولہ کی سرکوبی کیلیے موصل کیطرف روانہ ہوئے۔ ناصر الدولہ نے خراج پر صلح کرلی۔ اسی عرصہ میں ابن رائق نے موقعہ کو غنیمت جان کر۔ بغداد کی ایک جماعت کو مطیع کرلیا جب بحکم اور راضی کو اسکی اطلاع ہوئی تو انھوں نے دفع شر کیلیے اسکو۔ حران۔ رہا قنیسرین۔ عواصم وغیرہ کا گورنر بنادیا مگر بعد میں وہ انکا خود مختار حاکم بن ہی گیا۔

شام پر ابن رائق کا قبضہ

۳۲۸ھ میں ابن رائق نے بدر نائب اخشید کو شکست دیکر شام پر قبضہ کرلیا اور آہستہ آہستہ عریش تک پہونچ گیا۔ مگر اخشید نے مقابلہ کرکے اسے شام تک بھگادیا اس کے بعد اخشید نے اپنے بھائی کو لیکر شام پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ اس معرکہ میں اخشید کا بھائی مارا گیا اور شام پر ابن رائق کا تسلط ہو گیا۔

راضی کی وفات

بتیس ۳۲ سال کی عمر پوری کرکے ۳۲۹ھ میں راضی نے وفات پائی کل مدت خلافت چھ ۶ سال دس دن ہے بڑا شاعر اور ادیب خلیفہ تھا۔

چند امور کا خلفاء عباسیین سے خاتمہ

راضی کے بعد سے عباسی خلفاء کی بہت سی خصوصیات فنا ہو گئیں یعنی اسکے بعد نہ کسی خلیفہ کو آزادانہ فرمانروائی نصیب ہوئی نہ کسی نے جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دیا۔ نہ عالموں اور ندیموں کی صحبت کا لطف رہا۔ نہ گذشتہ خلفاء کی طرح زندگی بسر کی۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ راضی کب خلیفہ ہوا۔ حنابلہ نے کیونکر شورش کی؟۔ ۲۔ دولت اخشیدیہ کا آغاز مصر میں کب سے ہوا۔ اخشید کے کیا معنی ہیں؟۔ ۳۔ مرداویج کب قتل کیا گیا اور اسکا قائم مقام کون ہوا؟ ۴۔ دولت عباسیہ میں سب سے پہلے امیر الامراء کا خطاب کس نے پایا۔ مملکت عباسیہ کا انقسام کیونکر ہوا؟۔ ۵۔ ابن مقلہ اور ابن رائق کے درمیان کیا معاملہ ہوا؟۔ ۶۔ ابن رائق اور بحکم کے درمیان کیا معاملہ ہوا؟ ۷۔ ابن رائق کے بعد کس کا غلبہ ہوا؟۔ ۸۔ ابن رائق کا دوبارہ ظہور کب ہوا کس ملک پر اس نے تسلط حاصل کیا۔ اس نے شام کو کب زیرنگین کیا ۹۔ راضی نے کب وفات پائی اسکی عمر۔ مدت خلافت۔ مختصر سیرت بیان کرو ۱۰۔ خلفاء عباسیین کی کن امور کا خاتمہ ہو گیا؟۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

۳۲۲ھ میں راضی تخت و تاج کا مالک ہوا اور ابن مقلہ کو اپنی وزارت میں قبول کیا ۳۲۳ھ میں حنابلہ نے بدعات کے روکنے کے لئے شورش کی۔ مگر خلیفہ نے انکو زیر کیا۔ اس نے اسی اثناء میں محمد بن طغج کو مصر کا عامل بنایا مگر اس نے مستقل حکومت قائم کرلی۔ اور اخشید کا لقب حاصل کیا۔ اخشید کے

معنی شہنشاہ کے ہیں۔ شام پر بھی اسی کا قبضہ ہوگیا تھا اسی زمانہ سے دولت اخشیدیہ کی بنیاد پڑی جو ۳۶۲ھ تک قائم رہی انھیں ایام میں مرداویج قتل ہوا اور اسکا بھائی وشمگیر اسکا جانشین ہوا اسی وقت سے خلافت ضعیف ہوتی گئی اور عمال نے خراج بند کردیا اسی مالی کمزوری کے دفعیہ کے لئے راضی باللہ نے محمد بن رائق کو وزیر بناکے امیر الامرا کا خطاب دیا۔ اسی وقت سے سیاست خلافت سے بالکل جدا ہوگئی۔ خلیفہ کے قبضہ میں سوائے بغداد کے کوئی صوبہ باقی نہ رہا ۳۲۵ھ میں ابن مقلہ نے بذریعہ خطوط خلیفہ کو امیر الامرا کے قید کرنیکی ترغیب دلائی۔ جب امیر الامرا کو اسکی اطلاع ہوئی تو اس نے اس کے دونوں ہاتھ کٹوائے مگر پھر بھی وہ خط وکتابت سے باز نہ آیا آخر کا ابن رائق نے اسے قید کردیا اور زبان بھی کٹوالی یہانتک کہ وہ ۳۲۸ھ میں مرگیا۔ ۳۲۶ھ میں بحکم والی واسط نے بغداد پر حملہ کرکے ابن رائق کو شکست دی ۳۲۷ھ میں۔ راضی اور بحکم دونوں بنی حمدان کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئے۔ اس موقعہ کو غنیمت جان کر بغداد کی ایک جماعت کو مسخر کرلیا۔

جب راضی و بحکم کو اس کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے رفع شر کے لئے اسکو عواصم اور اسکے نواح کا گورنر بنا دیا مگر اخیر میں وہ ایک خود مختار حاکم بن ہی گیا ۳۲۹ھ میں ۳۲ سال کی عمر پوری کرنے کے بعد راضی نے وفات پائی کل مدت خلافت ۶ سال ۱۰ دن ہے۔

پندرھواں سبق

متقی باللہ بن مقتدر اور مستکفی باللہ بن مکتفی

کا عہد خلافت

راضی کی وفات کے بعد انتخاب خلافت امیر الامرا کے حکم سے

انتظار میں چند دنوں ملتوی رہا جب واسطے سے یحکم کا منشی ابو عبداللہ کوفی یہ حکم لیکر آیا کہ ارکین سلطنت ۔ رؤسائے بغداد ۔ آل عباس اور راضی باللہ کے وزیر سلیمان بن حسن وغیرہ جمع ہوکر خلیفہ منتخب کرلیں چنانچہ ان لوگوں نے جمع ہوکر ابراہیم متقی باللہ بن مقتدر کے ہاتھ پر ۳۲۹ھ میں بیعت کرلی ۔

یحکم اور بریدی

۳۲۹ھ میں یحکم نے ایک لشکر ابو عبداللہ بریدی کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا کیونکہ اس نے خوزستان میں ایک مستقل سلطنت قائم کرلی تھی بریدی نے مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اسلئے فرار کیا ۔

یحکم کا قتل

فوج بھیجنے کے بعد ۔ یحکم خود بھی خوزستان روانہ ہوا لیکن راستہ ہی میں اسے فتح کی خوشخبری پہونچی جس کے بعد اس نے آگے بڑھنا بیکار سمجھا واپسی میں ایک مقام پر معلوم ہوا کہ یہاں چند مالدار کردوں کی آبادی ہے چنانچہ ایک چھوٹا سا دستہ لیکر فوراً بستی میں پہونچا ۔ کردوں کی جماعت خوف زدہ ہوکر فرار کرگئی ۔ مگر ایک کردی بچہ نے اچانک یحکم کی کمر میں خنجر کھبودیا جس سے وہ جانبر نہو سکا اور ۲ سال خلافت کو انجام دینے کے بعد راہی ملک عدم ہوا ۔

متقی اور بریدی

ادھر یحکم کی ناگہانی موت کے بعد متقی نے اس کے گھر کے تمام مال واسباب پر قبضہ کرلیا ۔ اُدھر بریدی نے بغداد پر لشکر کشی کی اور فوج میں تقسیم کرنے کے لئے متقی سے پانچ ہزار دینار طلب کیے ۔ متقی کچھ عذر کرنا چاہتا تھا

کہ بریدی نے کہا کہ اگر تم نے ذرا بھی پس و پیش کیا تو تمہارا بھی وہی انجام ہوگا جو معتز۔ مستعین۔ مہدی وغیرہ کا ہوا ہے چنانچہ اس دھمکی سے خوفزدہ ہوکر متقی نے مطلوبہ رقم حوالہ کردی۔

فوج کی بغاوت اور بریدی کا فرار

بریدی نے مال پر قبضہ کرلیا اور فوج کو ایک پیسہ بھی نہ دیا اسلئے فوج نے بغاوت کردی اور بریدی کو اپنے۔ بھائی۔ بیٹے اور رفقاء کے ساتھ واسط کی طرف فرار کرنا پڑا۔

کورتکین اور ابن رائق

یحکم کے بعد متقی باللہ نے کورتکین دیلمی کو امیر الامراء کے لقب سے سرفراز کیا مگر کچھ عرصہ کے بعد متقی کے ایماء سے محمد بن رائق نے شام سے بغداد پر فوج کشی کردی اور کورتکین کو قید کرکے خود امیر الامراء بن گیا۔

ابن رائق کا قتل

بریدی نے سنبھلکر سنہ ۳۳۰ھ میں بغداد پر پھر حملہ کرکے قبضہ کرلیا ابن رائق اور متقی جان بچاکر موصل بھاگ گئے کہ شاید وہاں سے کچھ مدد ملے موصل کا حاکم اسوقت ناصر الدولہ بن حمدان تھا متقی نے اپنے بیٹے ابو المنصور اور ابن رائق کو طلب مدد کے لئے بھیجا ناصر الدولہ نے اسوقت تو بڑی تعظیم کی مگر واپسی کے وقت اس نے ابن رائق کو قتل کرادیا۔

ناصر الدولہ سیف الدولہ اور توزون

ابن رائق کے قتل ہوجانے کے بعد متقی باللہ نے ناصر الدولہ ابن حمدان کو

امیر الامرا بنایا تاکہ بریدی کے مقابلہ میں اس سے کچھ مدد ملے چونکہ امیر الامرا کا منصب اسوقت خلافت کے ہمپایہ تھا اس لئے ناصر الدولہ نے اس منصب کو پاکر بڑی خوشی ظاہر کی اسنے اپنے بھائی ابوالحسن کو سیف الدولہ کا لقب دیکر موصل کا حاکم بنایا اور خود متقی باللہ کے ہمراہ بغداد روانہ ہوا جب بریدی کو معلوم ہوا کہ ناصر الدولہ خلیفہ کے ہمراہ آرہا ہے۔ تو اسنے روپوشی اختیار کی۔ بحالت روپوشی ۳۳۲ھ میں مرگیا۔ کچھ دنوں بعد ترکوں نے سیف الدولہ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ اور سیف الدولہ خوفزدہ ہوکر کہیں بھاگ گیا۔ جب اس شورش کی خبر ناصر الدولہ کے کانوں تک پہونچی۔ تو اسنے عہدۂ امارت کو ترک کرکے موصل کی راہ لی تاکہ اپنی ریاست کو سنبھالے ناصر الدولہ صرف ۱۳ ماہ تک امیر الامرا کے عہدہ پر فائز رہا سکے بعد متقی نے ۳۳۱ھ میں توزون کو اس لقب سے مشرف کیا۔

رومیونکی بغاوت

۳۳۱ھ میں رومیوں نے۔ ارزن۔ میا فارقین۔ نصیبین وغیرہ پر حملہ کرکے بہت سے مسلمانوں کو قتل و قید کیا۔ اصل میں رومیونکا مطالبہ یہ تھا کہ رہا کے گرجے کا وہ مقدس رومال جس سے مسیح نے منہ پوچھا تھا اور اسپر انکی تصویر بھی بن گئی تھی۔ جب تک وہ نہ ملیگا ہم قیدیوں کو آزاد نہ کریں گے۔ آخرکار جب ان کو وہ رومال مل گیا تو انھوں نے قیدیوں کو آزاد کردیا۔

آذربیجان پر روسیوں کا حملہ

۳۳۲ھ میں روسیوں کے ایک گروہ نے بحری راستہ سے اطراف

آذربیجان پر حملہ کر کے برذعہ پر قبضہ کر لیا مگر سخت لڑائی کے بعد وہاں سے نکالے گئے۔

متقی کو توزون سے خطرہ

۳۳۲ھ میں متقی کو توزون کی جانب سے کچھ خطرہ پیدا ہو گیا اس لئے اس نے ناصر الدولہ کو لکھا کہ تم ایک فوج بھیج کر مجھے موصل بلا لو۔ ناصر الدولہ نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور متقی مع اپنے اہل و عیال کے ناصر الدولہ کے پاس چلا گیا۔

توزون سے صلح کی درخواست

کچھ دنوں کے بعد متقی کو ناصر الدولہ کی طرف سے بھی کھٹکا پیدا ہوا اسلئے اس نے مجبوراً رقہ جا کر قاصدوں کے ذریعہ سے توزون سے صلح کی درخواست کی چنانچہ توزون نے اسکے اور وزیر کی امان کیلئے قسم کھالی

توزون کی عہد شکنی

متقی رقہ سے روانہ ہو کر مقام ہیت میں ٹھہر گیا اور ایک قاصد کے ذریعہ سے توزون سے تجدید حلف کی درخواست کی اسنے تجدید بھی کر دی اور بغداد سے خلیفہ کی پیشوائی کے لئے روانہ ہوا جب سندیہ میں خلیفہ کی سواری نظر آئی تو تعظیماً وہ پیادہ پا ہو گیا۔ قدمبوسی بھی کی اور کہا کہ میں نے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اسکے بعد اسنے خلیفہ کو ہمراہیوں سمیت گرفتار کر لیا اور پھر نہایت بے دردی سے اسکی آنکھوں میں سلائیاں پھروائیں اور نہایت ذلت کے ساتھ اسے ۳۳۳ھ میں معزول کر دیا۔ متقی نے ۳۵۷ھ میں ۶۰ سال کی عمر پوری کرنے کے بعد وفات پائی کل مدت خلافت

چار سال ہے زہد وتقویٰ کے سبب متقی کے لقب سے مشہور ہوا۔

مستکفی باللہ بن مکتفی کا عہد خلافت

(ایک خاتون کی کوشش)

متقی کی گرفتاری کے بعد ۳۳۳ھ میں توزون نے ابوالقاسم عبداللہ بن مکتفی کو مستکفی باللہ کا لقب دیکر خلیفہ بنایا چونکہ مستکفی کے خلیفہ بننے کا سبب ایک عورت ہوئی تھی اس لیئے اس نے اسکو اپنے خزانہ کا سیکریٹری بنا لیا اور اسکا نام علم رکھا۔

سیف الدولہ۔ اخشید اور رومی

اسی سال ۳۳۳ھ میں سیف الدولہ نے حلب پر حملہ کیا اور یانس مونسی حاکم حلب کو شکست دیکر فتح کر لیا اسکے بعد حمص پر بھی اسکا تسلط ہو گیا۔ ان دونوں سے فراغت حاصل کر کے اس نے دمشق کا محاصرہ کیا۔ وہاں سے اور آگے قدم بڑھانا چاہتا تھا لیکن اخشید مصر نے قنسرین میں روک دیا اور وہیں دونوں میں خوب لڑائی ہوئی۔ مگر فیصلہ سے پہلے سیف الدولہ جزیرہ کی طرف چلا گیا اور اخشید دمشق واپس چلا آیا اسی اثنا میں رومیوں نے شورش مچائی۔ یہانتک کہ وہ لوگ حلب تک پہونچ گئے۔ لیکن سیف الدولہ کی بہادر فوج نے اسکو شکست دی متنبی جو ایک مشہور شاعر گذرا ہے۔ اسکا ممدوح یہی سیف الدولہ تھا جس کی تعریف میں اس نے بڑے مبالغات سے کام لیا ہے۔

توزون کی وفات اور ابن شیرزاد کی جانشینی

دو سال ۴ ماہ انیس ۱۹ دن امیرانہ زندگی بسر کرنے کے بعد ۳۳۴ھ میں

امیر الامراء توزون نے وفات پائی۔ توزون کا سب سے جو عمدہ سردار زیرک بن شیرزاد مقام ہیت میں مقیم تھا۔ جب اسے توزون کی وفات کی خبر ہوئی وہ فوراً بغداد آیا فوج نے اتفاق کر کے اسکو منصب امارت کیلیے پسند کیا۔ اور خلیفہ نے بھی اس انتخاب کو قائم رکھا۔

امارت بنی بویہ کا آغاز

(معز الدولہ)

معز الدولہ احمد بن بویہ گورنر اہواز امارت کا بہت ہی خواہشمند تھا وہ موقع کا منتظر ہی تھا کہ اسے توزون کی وفات کی خبر پہونچی۔ اسنے فوراً بغداد پر فوج کشی کر دی۔ جب مستکفی اور ابن شیرزاد کو اس کی اطلاع ہوئی تو دونوں روپوش ہو گئے۔ مگر مستکفی نے روپوشی کو مناسب نہ سمجھکر نہایت مسرت سے ابن بویہ کا استقبال کیا۔ اور اس کو معز الدولہ لقب دینے کے بعد امارت سے سرفراز کیا مزید دلجوئی کے لئے اس کے بھائی علی کو عماد الدولہ اور حسن کو رکن الدولہ کے خطابات دیئے اور ۳۳۴ھ میں سکوں پر بھی انکے نام کندہ کرائے اسکے بعد بنی بویہ کا اقتدار بڑھتا گیا۔ خلیفہ کے حقوق برائے نام رہگئے کچھ دنوں بعد شیرزاد بھی ظاہر ہوا اور معز الدولہ نے خراج کا انتظام اسکے سپرد کیا۔

مستکفی کی معزولی

کچھ دنوں کے بعد معز الدولہ کو معلوم ہوا کہ مستکفی باللہ اسکو قتل کرنا چاہتا ہے اور اسکی قہرمانہ علم بھی بڑی کوشش کر رہی ہے یہ خبر سنتے ہی اس نے اپنے دو نقیبوں کو بھیجا جنھوں نے قہرمانہ کی زبان کاٹ لی اور مستکفی کو تخت سے اتار کر پیدل معز الدولہ کے دربار میں حاضر کیا۔ معز الدولہ نے اسکو

معزول کر کے ۳۳۴ھ میں قید کر دیا ۳۳۵ھ میں بحالت قید مستکفی نے وفات پائی ۴۶ سال زندہ رہا کل مدت خلافت ایک سال ۴ ماہ ہے۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ متقی کی بیعت کی کچھ کیفیت بیان کرو؟۔ ۲۔ بجکم کہاں قتل کیا گیا۔ اسکا قاتل کون ہے اسکے قتل کی صورت کیا ہوئی؟۔ ۳۔ بجکم کی موت کے بعد بریدی نے کیا کیا۔ بریدی کی فوج نے کیوں بغاوت کی؟۔ ۴۔ بجکم کے بعد امیر الامراء کون ہوا۔ کورتکین کے بعد اس منصب پر کون فائز ہوا تھا؟۔ ۵۔ ابن رائق کیسے قتل کیا گیا اسکا قاتل کون ہے۔ ابن رائق کے بعد امیر الامراء کون ہوا؟۔ ۶۔ بریدی نے کب وفات پائی؟۔ ۷۔ ناصر الدولہ عہدہ امارت چھوڑ کر موصل کیوں چلا گیا اس کے بعد امیر الامراء کون ہوا؟۔ ۸۔ مسیح کا مقدس رومال کس نے طلب کیا؟۔ ۹۔ روسیوں نے آذربیجان پر کب حملہ کیا؟۔ ۱۰۔ متقی باللہ موصل کیوں چلا گیا۔ اور وہاں سے بغداد کیوں واپس آیا۔ توزون نے اسے کیونکر دھوکا دیا۔ وہ کب معزول کیا گیا اسکی عمر۔ مدت خلافت۔ مختصر سیرت بیان کرو۔ ۱۰۔ متقی کے بعد کون خلیفہ ہوا؟۔ ۱۱۔ سیف الدولہ نے حلب پر کیوں لشکر کشی کی اس کے مختصر حالات بیان کرو۔ ۱۲۔ سیف الدولہ کون تھا؟۔ ۱۳۔ توزون کب مرا۔ اس کے بعد کون امیر الامراء ہوا۔؟۔ ۱۴۔ معز الدولہ نے مستکفی کو کیونکر معزول کیا۔ انکی عمر۔ مدت خلافت۔ مختصر سیرت بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

خلیفہ راضی باللہ کی وفات کے بعد ۳۲۹ھ میں متقی باللہ خلیفہ ہوا اسی سال بجکم نے بریدی پر حملہ کر کے شکست دی۔ راستہ میں ایک کردی

بجکم نے بحکم کا کام تمام کردیا۔ اس کے بعد بریدی بغداد گیا اور متقی سے فوج کے لئے پانسو دنیار وصول کئے۔ مگر فوج کو کچھ بھی نہ دیا اس لئے فوج نے بغاوت شروع کردی۔ اور اسکو واسط کی طرف بھاگنا پڑا اس کے بعد کورتکین دیلمی عہدۂ امارت پر فائز ہوا۔ پھر ابن رائق کو یہ عہدہ ملا کچھ دنوں بعد بریدی پھر ظاہر ہوا اور بغداد پر حملہ کیا۔ متقی و ابن رائق خوف زدہ ہوکر موصل بھاگ گئے وہاں بنو حمدان نے ابن رائق کو قتل کردیا اور ناصر الدولہ امیر الامراء ہوا کچھ دن اس عہدہ پر فائز رہنے کے بعد ناصر الدولہ نے پھر موصل کا قصد کیا۔ اور توزون ترکی نے امیر الامراء کا عہدہ حاصل کیا۔ ۳۳۱ھ میں رومیوں نے مسیح کا رومال طلب کیا۔ ۳۳۲ھ میں رومیوں نے برذعہ پر حملہ کیا مگر وہاں سے نکالے گئے ۳۳۲ھ میں متقی کو توزون سے کچھ اندیشہ پیدا ہوگیا۔ اسلئے وہ موصل چلا گیا جب وہاں سے بغداد آیا تو توزون نے اسکو تخت سے معزول کردیا۔ اس نے ۶۰ برس کی عمر پوری کرکے ۳۵۷ھ میں وفات پائی کل مدت خلافت ۴ سال ہے نہایت متقی و زاہد خلیفہ تھا۔ اسکے بعد ۳۳۳ھ میں مستکفی خلیفہ ہوا اسی کے زمانہ میں سیف الدولہ (ممدوح متنبی شاعر) نے حلب و حمص پر قبضہ کرلیا تھا اسکے بعد اخشید نے سیف الدولہ پر حملہ کیا اور رومیوں نے بھی لشکر کشی کی ۳۳۴ھ میں توزون نے وفات پائی اور زیرک ابن شیرزاد عہدہ امارت پر فائز ہوا پھر یہ عہدہ معز الدولہ بن بویہ کو ملا اسی وقت سے بنی بویہ کی سلطنت کو عروج ہوا اس کے بعد معز الدولہ نے ۳۳۴ھ میں مستکفی کو معزول کرکے قید کرلیا اسنے ۴۶ سال کی عمر پائی ۳۳۸ھ میں انتقال کیا کل مدت خلافت ایک سال ۴ ماہ ہے ضعیف خلیفہ تھا۔

سولھواں سبق

مطیع للہ بن مقتدر کا عہد خلافت

مستکفی کی معزولی کے بعد ۳۳۴ھ میں ابوالقاسم فضل بن مقتدر مطیع للہ خلیفہ ہوا مستکفی بھی بیعت کے لئے حاضر کیا گیا اس نے مطیع للہ کی خلافت اور اپنی معزولی کا اقرار کیا۔

اخشید کی وفات

اسی ۳۳۴ھ میں اخشید نے دمشق میں وفات پائی۔ اور اسکا چھوٹا بیٹا نوجور اسکی جانشینی پر فائز ہوا۔ مگر صغر سنی کی وجہ سے تمام کاروبار کا مالک ایک حبشی غلام کافور نامی بن گیا اخشید کی وفات کے بعد ہی سیف الدولہ نے دمشق پر قبضہ کرلیا تھا مگر پھر کافور نے واپس لے لیا۔

اقتدار خلافت کا خاتمہ

خلافت عباسیہ اگرچہ بنی بویہ کی سلطنت کے قبل ہی اپنا سارا اقتدار کھو چکی تھی مگر معزالدولہ نے اس کو اسقدر بیکار بنا دیا کہ خلیفہ کے پاس اسکے مال و اسباب کی نگرانی کے لئے ایک منشی کے سوا کوئی بھی نہ رہا۔

معزالدولہ کی فتوحات

معزالدولہ ایک بلند ہمت اور عالی حوصلہ شخص تھا۔ بغداد اور اسکے اطراف کے اوپر قناعت کرنا اسکے لئے سخت دشوار امر تھا چنانچہ اس نے

سنہ ۳۳۶ھ میں ابوالقاسم بریدی کے پنجۂ اقتدار سے بصرہ کو چھڑایا اور سنہ ۳۳۷ھ میں موصل پر حملہ کیا بڑی خونریزی و جدوجہد کے بعد ناصر الدولہ سے خراج وصول کیا اس بلند اقبال شخص نے آہستہ آہستہ ایسی ہی ترقی کی جیسی کہ خلفاء عظام نے کی تھی۔

حجر اسود کی واپسی

حجر اسود تقریباً بائیس ۲۲ سال قرامطہ کے پاس رہا۔ حکم نے پچاس ہزار دینار دے کر حجر اسود کو واپس لینا چاہا مگر وہ لوگ رضامند نہ ہوئے آخر کار سنہ ۳۳۹ھ میں انھوں نے خود یہ کہکر واپس کر دیا کہ ہم اسے ایک وجہ سے لائے تھے اور ایک سبب سے واپس کرتے ہیں

سیف الدولہ اور رومی

سنہ ۳۲۹ھ میں سیف الدولہ نے رومی ممالک پر زبردست حملہ کیا۔ بہت سی شاندار فتوحات کے بعد ایک مرتبہ اس نے شکست بھی کھائی لیکن اس نے اس شکست کی کوئی پرواہ نہ کی اور سنہ ۳۴۳ھ میں اس نے دوبارہ حملہ کیا۔ اور سخت خونریزیوں کے بعد حیرت انگیز فتوحات حاصل کیں سنہ ۳۴۵ھ میں اس نے رومیوں کے بہت سے قلعہ فتح کئے سنہ ۳۴۹ھ میں اس نے ایک بیکار جنگ کی سنہ ۳۵۱ھ میں رومیوں نے حلب پر قبضہ کر کے سیف الدولہ کو شکست فاش دی۔ سنہ ۳۵۵ھ میں رومیوں نے آمد کا محاصرہ کر لیا۔ اور اس کے بعد۔ نصیبین۔ شام۔ انطاکیہ۔ طرطوس وغیرہ کی طرف قدم بڑھائے سیف الدولہ بھی برابر ان سے مقابلہ کرتا رہا چنانچہ اسی حالت میں سنہ ۳۵۶ھ میں اس نے وفات بھی پائی اور اس کا بیٹا سعد الدولہ اسکا جانشین ہوا مگر وہ اپنے باپ کی طرح عالی ہمت نہ تھا

رومیوں کی فتوحات

سیفُ الدولہ کی وفات کے بعد ۳۵۹ھ میں رومیوں نے انطاکیہ پر قبضہ حاصل کیا اس کے بعد حلب کی طرف بڑھے۔ وہاں سیف الدولہ کا غلام قرعویہ سعد الدولہ بن سیف الدولہ کو شکست دے کر قابض ہو چکا تھا رومیوں نے حلب۔ حماۃ۔ حمص کفرطاب۔ معرہ۔ فامیہ۔ شیزر وغیرہ کی حکومت بشرط جزیہ قرعویہ کے سپرد کر دی ۳۵۹ھ میں رومیوں نے آرمینا پر بھی قبضہ حاصل کر لیا۔

معز الدولہ اور امیر البطائح

۳۴۲ھ میں معز الدولہ اچانک اسقدر بیمار ہوا کہ جینے کی امید نہ رہی اس لئے اس نے اپنے بیٹے بختیار کو امیر بنا دیا۔ ادھر عمران بن شاہین امیر البطائح کو یہ غلط خبر پہونچی کہ معز الدولہ مر گیا۔ اس نے فوراً اس خراج پر جو معز الدولہ کا حق تھا قبضہ کر لیا۔ مگر اتفاقاً معز الدولہ تندرست ہو گیا اور ۳۵۵ھ میں اس نے عمران بن شاہین کی سرکوبی کے لئے فوج کشی کی مگر راستہ ہی میں وہ پھر بیمار ہو گیا اس لئے اسے مجبوراً لوٹنا پڑا۔ اس کی واپسی کے بعد فوج نے ابن شاہین سے صلح کر لی۔

معز الدولہ کی وفات

بغداد پہونچے کے بعد معز الدولہ کا مرض بڑھتا گیا جب بالکل مایوسی ہوئی تو اسنے اپنے بیٹے بختیار عز الدولہ کو جانشین بنایا اور خود ۳۵۶ھ میں راہی ملک عدم ہوا کل مدت خلافت ۲۱ سال ۱۱ ماہ ہے۔

عز الدولہ

عز الدولہ تاج و تخت کا مالک تو بن گیا مگر اس میں حکمرانی کی صلاحیت نہ تھی لہو ولعب سے اسے دلچسپی تھی۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۳۵۸ھ میں اس کے بھائی نے بصرہ میں بغاوت کی اور اس کو گرفتار کر لیا۔ اگرچہ اس قید سے اس کے چچا رکن الدولہ نے اسے آزاد کرایا مگر ہم عصر امراء اور فوج نے اسے چین سے نہ بیٹھنے دیا۔

مصر میں پہلا فاطمی خلیفہ

۳۵۸ھ یعنی عہد خلافت مطیع میں معز الدین اللہ الفاطمی حاکم قیروان کا غلام جوہر ایک ہیبتناک لشکر لیکر مصر پہونچا اور وہاں فاطمی حکومت کی دعوت دینی شروع کی چنانچہ لوگوں نے بیعت بھی کر لی آخر کار وہاں فاطمی حکومت مستحکم ہوگئی اور بنی عباس کا کچھ بھی اثر باقی نہ رہا۔ جوہر نے فوج کے قیام کے لئے قاہرہ کی تعمیر شروع کی جب تمام امور سے فراغت ہوگئی تو ۳۶۲ھ میں پہلا فاطمی خلیفہ یعنی معز الدین اللہ بھی مصر چلا گیا اور مصر میں اچھی طرح فاطمی اقتدار قائم ہوگیا۔ اور بتدریج دمشق اور شام پر بھی انکا قبضہ ہوگیا۔

شام پر قرامطہ کا حملہ

۳۶۰ھ میں قرامطہ نے حسن ابن احمد بن بہرام کی ماتحتی میں دمشق پر حملہ کیا اور فاطمی حاکم کو قتل کر کے اس پر قابض ہوگئے اس کے بعد۔ یافا۔ رملہ اور مصر وغیرہ کی طرف بڑھے مگر ناکام شام کی طرف واپس چلے آئے۔

خلیفہ کی معذرت

سنہ ۳۶۱ھ میں رومیوں کی جماعت نے۔ جزیرہ۔ رہا۔ نصیبین۔ وغیرہ میں سخت شورش مچائی چنانچہ مسلمانوں کا ایک گروہ بغداد فریاد کے لئے بھی پہونچا۔ بختیار نے مدافعت کا وعدہ کیا اور جنگ کی تیاری کے لیے مطیع باللہ سے رقم کا مطالبہ کیا مطیع نے کہا۔ خطبہ کے سوا اور میرے پاس کیا ہے اگر تم اسے بھی چاہتے ہو تو بسم اللہ۔ بختیار اس معذرت سے سخت برافروختہ ہوا اور دھمکی دیکر خلیفہ سے رقم مطلوبہ حاصل کر لی مگر چونکہ اتفاقاً۔ جنگ خود بخود موقوف ہوگئی اس لئے یہ رقم بختیار کے عیش و عشرت میں صرف ہوئی۔

بختیار اور سبکتگین

اس کے بعد بختیار نے کسی ضرورت سے اہواز کا قصد کیا۔ اور اپنے حاجب سبکتگین کو بغداد میں اپنا قائم مقام بنایا۔ بختیار نے چلتے وقت دوسرے ترکی خدام کو قتل کردیا تاکہ سبکتگین ان کی مدد سے خود مختار نہ بن جائے۔ مگر اس کی یہ تدبیر سخت مضر ہوئی اور سبکتگین غصہ ہوکر بقیہ خادموں کی مدد سے خود مختار حاکم بن گیا۔

مطیع کی معزولی

سبکتگین کے تسلط سے پہلے ہی مطیع بالکل بیکار و مفلوج ہو چکا تھا مگر اس کو ظاہر نہ کرتا تھا جب سبکتگین کو اسکی خبر ہوئی تو اس نے سنہ ۳۶۳ھ میں مطیع سے کہا کہ تم اب خلافت اپنے بیٹے طائع کو سپرد کردو مطیع نے منظور کر لیا اور ۱۹ سال ۵ ماہ خلافت کرنے کے بعد معزولی

اختیار کی اور معزولی کے دو ماہ بعد ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی ۔ ضعیف خلیفہ تھا ۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱ ۔ مطیع کب خلیفہ ہوا ۔ اخشید نے کب وفات پائی ۔ اور اسکا جانشین کون ہوا ؟ ۲ ۔ بنی بویہ کے زمانہ اقتدار میں ۔ خلافت کی کیا حالت تھی ؟ ۳ ۔ معزالدولہ نے کن امور کو انجام دیا ؟ ۴ ۔ قرامطہ نے حجر اسود کو کب واپس کیا ؟ ۵ سیف الدولہ نے روم پر کتنے حملے کئے ؟ ۶ ۔ رومیوں نے کن ممالک پر قبضہ کر لیا ؟ ۷ ۔ معزالدولہ اور امیر البطائح میں کیا معاملہ ہوا ؟ ۸ ۔ معزالدولہ نے کب وفات پائی ؟ اسکا جانشین کون ہوا ؟ ۹ ۔ مصر میں فاطمین کا کون سب سے پہلا خلیفہ ہوا ؟ ۔ ۱۰ ۔ قرامطہ نے دمشق پر کب قبضہ حاصل کر لیا ؟ رومیوں نے جزیرہ پر کب قبضہ حاصل کیا اور اس کے بعد بغداد میں کیا واقعہ پیش آیا ؟ ۔ ۱۱ ۔ بختیار نے مطیع سے کیا گفتگو کی ؟ ۱۲ ۔ بختیار اور سبکتگین میں کیا معاملہ ہوا ؟ ۱۳ ۔ مطیع کب معزول ہوا اسکی عمر ۔ مدت خلافت ۔ مختصر سیرت بیان کرو ۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

سنہ ۳۳۴ھ میں مطیع تخت خلافت کا مالک بنا ۔ اس کے دور خلافت میں حکومت عباسیہ اپنا اقتدار کھو چکی تھی ۔ یہانتک کہ خلیفہ مطیع للہ کے پاس سوائے ایک منشی کے کوئی نہ تھا ۔ سنہ ۳۳۴ھ ہی میں اخشید نے وفات پائی اور اسکا بیٹا نوجور جانشین ہوا مگر کافور نے اسپر غلبہ حاصل کیا اور سیف الدولہ کے قبضہ سے کافور نے دمشق کو آزاد کرالیا ۔ سنہ ۳۳۶ھ میں معزالدولہ نے بصرہ کو بریدی کے پنجہ اقتدار سے آزاد کرایا اور سنہ ۳۳۷ھ

میں صلح ابن حمدان سے جزیہ پر صلح کی ۳۳۹ھ میں قرامطہ نے حجر اسود
کو واپس کر دیا ۔ ۳۴۹ھ میں سیف الدولہ نے روم پر لشکر کشی کی لڑائی کا
سلسلہ بہت دنوں تک جاری رہا یہانتک کہ ۳۵۶ھ میں اسکا انتقال ہو گیا
اور اسکا بیٹا شریف الدولہ اسکا جانشین ہوا اس کے بعد رومیوں نے
حلب اور اس کے اطراف پر قبضہ کر لیا ۳۵۲ھ میں ابن شاہین نے
معز الدولہ کے اموال پر قبضہ کر لیا کیونکہ اسے معز الدولہ کے مرنے کی جھوٹی
خبر پہونچائی گئی تھی ۔ ۳۵۵ھ میں صحت یابی کے بعد معز الدولہ نے اسپر
چڑھائی کی مگر راستہ میں مریض ہو کر لوٹ آیا ۔ ۳۵۶ھ میں اسنے
انتقال کیا اور اسکا بیٹا بختیار عز الدولہ اسکا جانشین ہوا مگر وہ سلطنت کی
صلاحیت نہ رکھتا تھا ۔ ۳۵۸ھ میں مصر پر فاطمیین کا قبضہ ہو گیا ۳۶۰ھ
میں قرامطہ نے دمشق پر قبضہ کر لیا اور ۳۶۱ھ میں جزیرہ پر رومیوں نے
لشکر کشی کی اسی اثنار میں بغداد میں بغاوت عامہ پھیل گئی تھی اسکے بعد
بختیار نے اہواز کا قصد کیا اور اسکی جگہ پر سبکتگین نے خود مختارانہ
حکومت قائم کر لی ۔ ۳۶۳ھ میں مطیع معزول ہوا کل مدت خلافت
۲۹ سال ۵ ماہ ہے اسنے ۶۳ سال کی عمر پائی ضعیف خلیفہ تھا ۔

ستترہواں سبق

خلافت طائع للہ بن مطیع

(ابو بکر ثانی)

مطیع کی معزولی کے بعد ۳۶۳ھ میں اس کے بیٹے ابوبکر عبدالکریم
طائع للہ خلیفہ بنایا گیا ۔ تخت نشینی کے وقت اسکی عمر ۴۷ سال کی تھی
خلفاء عباسیہ میں سب سے زیادہ مسن ہو کر اسنے زمام سلطنت ہاتھ میں لی

اسکی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ باپ کی زندگی ہی میں خلیفہ ہوا۔ اس خصوصیت میں سوائے حضرت ابو بکر صدیق کے اسکا کوئی شریک نہیں اس کے علاوہ اس کو حضرت ابو بکر کی ہم نامی کا شرف بھی حاصل تھا۔

عضد الدولہ عراق میں

گذشتہ سبق میں تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ سبکتگین بختیار کی سلطنت پر قابض ہو گیا تھا بختیار نے اپنی سابقہ دولت کے حاصل کرنیکی دوبارہ کوشش کرنی شروع کی اور اپنے چچا زاد بھائی عضد الدولہ کو بغداد پر حملہ کرنے کیلیے آمادہ کیا۔ عضد الدولہ نے اس کو مفید سمجھکر ۳۶۴ھ میں بغداد پر حملہ کیا اسی اثناء میں سبکتگین نے اس دار فانی سے کوچ کیا اور ترکوں نے افتگین کو اسکا جانشین اور تخت و تاج کا وارث قرار دیا افتگین نے عضد الدولہ کے مقابلہ کے لئے تیاریاں شروع کیں مگر ابھی یہ جنگ کی تیاری ہی میں مصروف تھا کہ عضد الدولہ کی زبردست فوج نے بغداد کا محاصرہ کر لیا۔ شروع میں تو افتگین نے محصور رہکر مقابلہ کرنا چاہا۔ مگر تاخت و تاراج نے اسے مرد میدان بنکر لڑنے پر آمادہ کیا۔ افتگین نے بھی عضد الدولہ کو نہایت جوشیلا اور بہادرانہ جواب دیا چنانچہ سخت خونریز و خوفناک لڑائی ہونے کے بعد افتگین کو شکست ہوئی اور اسے مع اپنی فوج کے مقام تکریت کی طرف ہٹ کر بغداد کو خالی کرنا پڑا۔ عضد الدولہ بغداد پر قابض ہو گیا اور بختیار اس کے پنجہ میں گرفتار ہو گیا۔

مرزبان بن بختیار کی حمایت

مرزبان بن بختیار کو جب معلوم ہوا کہ عضد الدولہ نے اس کے باپ کو قید کر لیا ہے تو وہ سخت غضبناک ہوا اور اس کی غیرت و حمیت میں

تحریک پیدا ہوئی۔ چنانچہ اس نے عمران بن شاہین اور دیگر امرائے ذیشان سے عضد الدولہ کے خلاف اعانت و کمک کی درخواست کی۔ تمام امراء نے بطیب خاطر اسکو منظور کیا اور عضد الدولہ کو بغداد سے نکال کر بختیار کو مثل سابق منصب امارت پر فائز کیا۔ رکن الدولہ اپنے بیٹے عضد الدولہ سے ناراض تھا اس لیے اس نے پھر مرزبان بن بختیار ہی کی حمایت کی۔

عہد اسلام میں پہلا شاہنشاہ

۳۶۶ھ میں عضد الدولہ کی فتح و نصرت کا بغداد میں دوبارہ ڈنکا بجا اور وہاں اس نے اپنی شہنشاہیت کا خطبہ پڑھا تاریخ اسلام کا یہ پہلا شخص ہے جس نے شہنشاہ کا لقب اختیار کیا اگرچہ عملی طور پر اسلامی خلافت کی اصل صورت پہلے ہی سے تبدیل ہو چکی تھی لیکن۔ منبروں پر اس قسم کی آوازیں نہیں سنی گئی تھیں اسنے صرف یہی نہیں کیا بلکہ اسنے رسم قدیم کے خلاف اپنے آستانہ پر نوبت بھی بجوائی۔

بختیار کا قتل

بختیار نے بغداد سے نکلکر ابو تغلب بن حمدان کو عضد الدولہ کے خلاف بھڑکایا اور ان کی حمایت میں عراق پر حملہ کر دیا۔ عضد الدولہ نے بھی مجبوراً مدافعت کی اور مقام تکریت میں دونوں فوجیں مقابل ہوئیں بختیار کی فوج کو ہزیمت ہوئی۔ اور وہ خود بھی ۳۶۶ھ میں گرفتار ہو کر قتل کیا گیا۔ گیارہ سال اور چند ماہ فرمانروائی کی۔

بختیار کے قتل ہونے کے بعد بھی عضد الدولہ کا غصہ کم نہوا اور اس نے بنی حمدان کی سرکوبی کے لئے موصل پر حملہ کیا۔ ابو تغلب شام کی طرف بھاگ گیا اور وہیں قتل ہو گیا اسکے بیٹوں (ابراہیم و حسین) نے ۳۷۳ھ میں موصل کو پھر

واپس کر لیا۔

وزیر بختیار کا مرثیہ

عضد الدولہ نے بختیار کے ساتھ ہی اسکے وزیر ابوطاہر بن بقیہ کو قتل کر کے سولی پر آویزاں کر دیا۔ ابوالحسن بن انباری نے اس وزیر کا مرثیہ لکھا جسکا مطلع یہ ہے

علوٌ فی الحیاۃ وفی المماتِ[1]

زندگی اور موت دونوں میں سربلند ہی رہا

بیان کیا جاتا ہے کہ جب عضد الدولہ نے اس مرثیہ کو سنا تو کہا کہ کاش مجکو اس شخص کے بجائے سولی دی گئی ہوتی جسکی شان میں یہ مرثیہ لکھا گیا ہے۔

بغداد کی مرمت

متواتر لڑائیوں اور باہم خونریزیوں بغاوتوں نے بغداد کو بالکل تباہ و ویران کر دیا اس لئے ۳۶۹ھ میں عضد الدولہ نے اپنی عنان توجہ اسکی مرمت کی طرف پھیری مسجدوں اور بازاروں کو درست کرایا۔ ائمہ۔ علماء۔ فقراء میں مال و دولت تقسیم کیا۔ نہروں کو جاری کرایا ۳۷۱ھ میں شفاخانہ عضدی کھولا اپنے وزیر نصر بن ہارون نصرانی کو حکم دیا کہ گرجوں اور عبادت گاہوں کو درست کرایا جائے اور فقراء میں مال و دولت تقسیم کیجاوے۔

عضد الدولہ کی نظر خلافت پر

عضد الدولہ باوجود اس جاہ و ثروت کے سیادت و فرمانروائی کا اسقدر شائق تھا کہ اس نے خلافت کو بھی اپنے خاندان میں منتقل کرنا چاہا۔ چنانچہ اس نے اپنی لڑکی کا عقد طائع باللہ کے ساتھ محض اس امید پر کر دیا کہ اگر اس سے کوئی بیٹا پیدا ہوگا تو وہ تاج و تخت کا مالک ہوگا۔ مگر افسوس کہ زمانہ نے ناموافقت کی۔

---

[1] یعنی موت کے وقت بھی بلندی پر لٹکا یا گیا۔

عضد الدولہ کی وفات

عضد الدولہ نے مرض صرع میں وفات پائی اسکے بعد اسکا بیٹا صمصام الدولہ ابو کالیجار تاج و تخت کا مالک ہوا۔ اس کے زمانہ میں۔ باد الکردی حمیدی حاکم دیار بکر نے ۳۷۴ھ میں موصل کو فتح کر لیا۔ اور بغداد کی طرف قدم بڑھانے کا ارادہ کیا مگر صمصام نے اسے آگے بڑھکر روکدیا۔

شرف الدولہ

۳۷۶ھ میں شرف الدولہ ابو الفوارس ابن عضد الدولہ نے اہواز سے نکلکر واسط پر تسلط کر لیا۔ یہ دیکھکر اسکا بھائی۔ صمصام الدولہ بہت اندیشناک و خوفزدہ ہوا۔ اسلئے وہ اپنے چند مصاحبوں کی ہمراہی میں اسکے پاس گیا پہلے تو اس نے بڑی خاطر کی مگر واپسی کے وقت گرفتار کرالیا اور ۳۷۶ھ میں بغداد پر خود متسلط ہو گیا صمصام الدولہ کی کل مدت امارت ۴ سال ہے۔

بہاؤ الدولہ

شرف الدولہ نے صمصام کی آنکھیں نکلوالیں اور اپنے بھائی ابو طاہر کے ساتھ اسکو ایران کے کسی قلعہ میں مقید کر دیا۔ ادھر تو اس نے صمصام کے ساتھ یہ سلوک کیا۔ اُدھر فلک نے اسے بھی چین سے حکومت کرنے نہ دیا اور ۳۷۹ھ میں اس نے بعارضہ استسقاء وفات پائی اسکے بعد اسکا بھائی بہاؤ الدولہ ابو نصر تخت کا مالک ہوا شرف الدولہ کی کل مدت امارت دو سال ۸ ماہ ہے اس نے ۲۸ سال کی عمر پائی۔

صمصام الدولہ کی تخت نشینی

جب شرف الدولہ کی وفات کی خبر قلعہ کے محافظین کو پہونچی تو انھوں نے صمصام الدولہ کو مع اسکے بھائی کے آزاد کر دیا۔ اور وہ بحالت نابینائی بغداد پہونچا۔ بہت سے دیلمیوں نے اسکا ساتھ دیا اور وہ ایران کا حاکم قرار پایا۔ مگر ۳۸۸ھ میں قتل کر دیا گیا۔

حکومت آل سبکتگین کا آغاز

ابو اسحٰق ابن البتگین دولت سامانیہ کیجانب سے غزنہ میں فوجی افسر تھا۔ اسکا سب سے زیادہ مقرب اور محب غلام سبکتگین تھا۔ چونکہ ابو اسحٰق کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی اس لئے یہی تاج و تخت کا مالک ہوا اس نے ۳۶۶ھ میں غزنہ کو فتح کرلیا اسکے بعد ہندوستان پر متواتر حملے کئے۔ اسیوقت سے آل سبکتگین کی بنیاد پڑی، ۲۰۸ سال تک قائم رہی۔

دولت بنی مروان کا آغاز

۳۸۰ھ میں باد البکری۔ حاکم دیار بکر ناصر الدولہ کے بیٹوں (ابراہیم اور حسن) کے مقابلہ میں قتل ہو گیا۔ اور اسکا بھانجہ ابو علی بن مروان اسکا جانشین ہوا اسی نے دولت بنی مروان کی بنیاد ڈالی جو ۴۹۳ھ تک باقی رہی۔

طائع کی معزولی

۳۸۱ھ میں بہاء الدولہ نے طائع کو گرفتار کرکے اسکو معزول کر دیا اور اسکے مال و دولت پر قبضہ کرلیا اسکی کل مدت خلافت ۱۷ سال ۸ ماہ ۶ دن ہے معزولی کے بعد وہ خلیفہ قادر کے پاس چلا گیا اور وہیں ۳۹۳ھ میں ۷۶ سال کی عمر پوری کرکے وفات پائی ضعیف خلیفہ تھا۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ طائع للہ کب خلیفہ ہوئے۔ تخت نشینی کے وقت ان کی عمر کیا تھی؟
۲۔ کون سے وہ دو خلیفہ ہیں جنھوں نے باپ کی زندگی میں تخت نشینی حاصل کی؟
۳۔ عضد الدولہ نے عراق پر کب قبضہ کرلیا اور اسے بغداد پر کیونکر غلبہ حاصل ہوا؟۔
۴۔ بختیار نے امارت کیونکر حاصل کی؟۔
۵۔ عضد الدولہ نے بغداد پر دوبارہ کیونکر قبضہ حاصل کیا؟۔
۶۔ عہد اسلام میں پہلے کس نے اپنی شہنشاہیت کا خطبہ پڑھوایا؟۔

۷۔ بختیار کو کس نے قتل کیا اور کہاں قتل کیا۔ ابن بقیہ کب قتل کیا گیا؟۔
۸۔ بغداد میں عضد الدولہ نے کیا کیا۔ اس نے طائع کو اپنی دامادی میں کیوں قبول کیا؟۔
۹۔ عضدولہ نے کب وفات پائی اس کی وفات کی صورت کیا ہوئی۔ اسکا جانشین کون ہوا؟
۱۰۔ صمصام الدولہ کا جانشین کون ہوا؟۔
۱۱۔ شرف الدولہ کے بعد تخت کا وارث کون ہوا؟۔
۱۲۔ دولت سبکتگین کا آغاز کب سے ہوا۔ اور کب تک اسکا قیام رہا؟۔
۱۳۔ دولت مردان کب سے کب تک رہی؟۔
۱۴۔ مطیع کب معزول کیا گیا۔ اسکی عمر مدت خلافت مختصر سیرت بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

خلیفہ طائع للہ ۸ھ سال میں تخت نشین ہوا اسی کے عہد ۳۶۴ھ میں عضد الدولہ نے عراق پر اور پھر بختیار کی مدد سے بغداد پر تسلط حاصل کیا اس کے بعد بختیار قید ہوا اور پھر رہا ہو کر منصب امارت پر فائز ہوا پھر عضد الدولہ نے دوبارہ بغداد پر قبضہ حاصل کیا۔ اور اپنی شہنشاہیت کا خطبہ پڑھا۔ اس کے بعد بختیار اور حمدان نے ملکر عضد الدولہ پر حملہ کیا مگر عضد الدولہ غالب رہا۔ اس کے بعد بختیار اور اسکا وزیر قتل کیا گیا۔ اور عضد الدولہ نے ہی حمدان پر غلبہ حاصل کر کے بغداد کی مرمت کرائی اسنے طائع کو اپنی دامادی میں محض خلافت کے لالچ سے قبول کیا ۳۷۲ھ میں اسنے مرض استسقاء میں وفات پائی اس کے بعد اسکا بیٹا صمصام الدولہ جانشین ہوا مگر اسکے بھائی شرف الدولہ نے اس کو قید کر کے امارت اپنے ہاتھ میں لے لی شرف الدولہ کی وفات کے بعد اسکا بھائی بہار الدولہ جانشین ہوا

سنہ ۳۶۶ھ میں دولت آل سبکتگین کا آغاز ہند میں ہوا اور ۱۸۷ سال تک قائم رہا۔ سنہ ۳۸۰ھ میں حلب میں دولت بنی مروان کی بنیاد پڑی اور سنہ ۴۵۲ھ تک باقی رہی سنہ ۳۸۱ھ میں بہاء الدولہ نے طائع کو معزول کیا۔ اسکی مدت خلافت ۱۸ سال ۸ ماہ ۶ دن ہے اس نے سنہ ۳۹۳ھ میں ۷۰ سال کی عمر پوری کر کے وفات پائی نہایت ضعیف خلیفہ تھا۔

اٹھارواں سبق

قادر بن اسحٰق بن مقتدر

اور

قائم بامر اللہ بن قادر

قادر باللہ سے بیعت

طائع کی گرفتاری کے بعد سنہ ۳۸۱ھ میں باتفاق آراء قادر باللہ ابو العباس احمد بن اسحٰق مقتدر کے ہاتھ پر بیعت ہوئی۔ مورخین کا بیان ہے کہ قادر نے اپنے حسن تدبیر و سیاست دانی سے خلافت میں ایک تازہ روح پھونک دی اور حکام و عمال نے بھی اسکی اطاعت کی۔

رومیوں سے مصالحت

سنہ ۳۹۲ھ میں رومیوں نے آرمینیہ پر حملہ کیا اور بلاد خلاط۔ ملاذکرد دار حبیش کا محاصرہ کر لیا۔ ابو علی بن مروان نے جو خاندان بنو مروان کا ایک حاکم تھا، ان کے پریشان کن حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے اُن سے دس سال کے لئے مصالحت کر لی۔

وزراء کو صاحب کا خطاب

۳۸۵ھ میں صاحب اسمٰعیل بن عباد نے، جو علاوہ عہدہ وزارت کے ایک فاضل اور مشہور ادیب ہونے کا شرف بھی رکھتا تھا۔ وفات پائی۔ یہ پہلے موید الدولہ اور پھر رکن الدولہ کا وزیر رہ چکا تھا اور ابو الفضل بن عمید سے مصالحت کرنے کی وجہ سے صاحب بن عمید کے لقب سے زبان زد ہر خاص وعام تھا۔ منصب وزارت پر فائز ہونے کے بعد بھی اسکا یہ لقب باقی رہا اور بعد میں تو اس لقب کو اس درجہ مقبولیت ہوئی کہ اس کے بعد کے تمام وزراء اسی لقب سے ملقب ہوئے۔

دولت بنی حماد کا آغاز

۳۸۷ھ میں بادیس بن منصور حاکم افریقہ نے صوبہ اسیر کی حکومت اپنے چچا حماد بن سبکتگین کے سپرد کر دی۔ سبکتگین نے وہاں خود مختارانہ حکومت قائم کر لی بلکہ اپنے بھتیجے کے کل ممالک پر قبضہ کرنے کی کوشش کی چنانچہ بہت سے معرکے ظہور میں آئے۔ اسی نے دولت بنی حماد کی بنیاد ڈالی جو ۵۴۷ھ تک باقی رہی۔

سلطان محمود سبکتگین

۲۰ سال فرمانروایانہ زندگی بسر کرنے کے بعد ۳۸۷ھ میں سبکتگین حاکم غزنین نے وفات پائی چونکہ اسکا بڑا بیٹا یمین الدولہ محمود نیشاپور میں تھا اسلیئے چھوٹا بیٹا اسمٰعیل تاج وتخت کا وارث بن بیٹھا۔ جب محمود کو اسکی تخت نشینی کی خبر پہونچی تو اسنے متواتر خطوط کے ذریعہ سے اسے سمجھایا مگر اسنے کچھ جواب نہ دیا۔ آخرکار محمود نے مجبور ہو کر حملہ کیا اور اسمٰعیل کو گرفتار کر لیا

محمود پہلا پادشاہ تھا جس نے سلطان کا لقب اختیار کیا اور ہندوستان پر متواتر حملے کیئے۔

حکومتوں کا قیام اور فنا

قادر کے زمانہ میں بہت سی حکومتیں قائم ہوئیں اور بہتوں کا خاتمہ ہوگیا۔ ۳۸۱ھ میں دولت بنی حمدان کا موصل سے خاتمہ ہوگیا۔ اور بنی مسیب کی حکومت قائم ہوئی ۳۸۲ھ میں کردستان میں بنی حسنویہ کی حکومت کی بنیاد پڑی جو ۴۰۶ھ تک برسر اقتدار رہی ۳۹۹ھ میں بنو صالح بن مرداس نے حلب میں دولت بنی صالح کو قائم کیا جو ۴۷۲ھ تک بحال رہی ۳۸۹ھ میں محمود بن سبکتگین نے خراسان پر قبضہ کرکے دولت سامانیہ کو برباد کیا۔

خاندان علویہ پر طعن

۴۰۱ھ میں قرواش بن مقلد امیر بنی عقیل نے موصل۔ انبار۔ مدائن۔ کوفہ میں مصر کے علوی حاکم کا نام خطبوں میں پڑھنا شروع کردیا۔ یہ بھی گویا بغاوت کا اعلان تھا جس کے ذفعیہ کے لیئے بہاؤ الدولہ امیر الامراء نے فوراً فوج روانہ کی۔ فوج قرواش کو اطاعت کی دعوت دی اسوقت تو یہ دعوت قبول کی گئی اور فتنہ دفع ہوگیا مگر علوی خاندان کو نسبی حیثیت سے جو شرف حاصل تھا اسکی سوزش ابتک باقی تھی اسی لیئے ایک نامہ لکھا گیا جس میں مصر کے علوی خاندان پر طعن کیئے گئے تھے اس کے بعد اسی قسم کا ایک نامہ بغداد میں بھی تیار ہوا جس میں علویہ خاندان کو دیصانیہ اور بنو قداح یعنی مجوسیوں اور یہودیوں کی طرف منسوب کیا گیا تھا۔

اندلس سے دولت امویہ کا خاتمہ

سنہ۴۰۷ھ میں کامل ۲۶۸ سال تک برسر اقتدار رہنے کے بعد اندلس سے سلطنت امویہ کا خاتمہ ہوا۔ جس طرح عباسیہ اقتدار کو طوائف الملوکی نے خاک میں ملایا اسی طرح عمال کی ہوس پرستی نے اندلس سے بنوامیہ کی حکومت کا خاتمہ کیا جب مرکزی سلطنت کمزور ہوگئی تو تمام عاملوں نے اپنی اپنی طرف خود مختارانہ حکومت قائم کرلی۔ آخرکار لمثموں (جن کے بادشاہوں میں سے یوسف بن تاشفین بھی تھا) کی حکومت نے سب کو نیچا دکھایا مگر سنہ۵۴۱ھ کے بعد یہ خود بھی قائم نہ رہ سکے اور موحدین اس سلطنت کے مالک بنے اور سنہ۸۹۷ھ یعنی بنی احمر کے زمانہ میں ان سب کے ہاتھ سے نکل گیا۔ (جسکا مفصل بیان آیندہ آویگا)۔

بہاءالدولہ کی وفات

سنہ۴۰۳ھ میں امیر الامراء بہاءالدولہ نے وفات پائی اور اسکا بیٹا سلطان الدولہ تخت سلطنت کا وارث ہوا۔ بہاءالدولہ نے ۴۲ سال کی عمر پائی اور ۲۴ سال حکومت کی بہاءالدولہ کی وفات کے بعد مشرف الدولہ بن بہاءالدولہ کا ستارہ اقبال طلوع ہوا۔ اور وہ اپنے بھائی سلطان الدولہ کو عراق سے ہٹاکر خود قابض ہوگیا۔ سنہ۴۱۵ھ میں سلطان الدولہ نے شیراز میں وفات پائی اور مشرف الدولہ نے سنہ۴۱۶ھ تک حکومت کی اسکی وفات کے بعد اسکا بھائی جلال الدولہ تخت کا وارث بنا۔

قادر کی وفات

سنہ۴۲۲ھ میں ۸۰ سال کی عمر تمام کرکے قادر نے وفات پائی کل مدت

خلافت ۴۱ سال ہے۔ نہایت مدبر دور اندیش اور عقلمند خلیفہ تھا۔ عمال نے بھی اسکی اطاعت کی۔

قائم بامر اللہ بن قادر کا عہد خلافت

قادر کی وفات کے بعد سنہ ۴۲۲ھ مین اسکا بیٹا قائم بامر اللہ ابو جعفر عبد اللہ تاج و تخت کا وارث بنا۔

جلال الدولہ کا فرار

جلال الدولہ کی مسند نشینی کے پہلے ہی سال عمال کی تنخواہیں رک جانیکی وجہ سے بغداد میں ایک غدر و ہنگامہ برپا ہوگیا اور وہ اپنی جان بچاکر عکبرا بھاگ گیا۔ ترکوں نے صمصام الدولہ ابو کالیجار بن سلطان الدولہ کو اسکا قائم مقام بنانا چاہا مگر اسنے خود انکار کیا آخر کار ترکون نے مجبور ہوکر۔ جلال الدولہ کو پھر بغداد بلایا اور وہ ۴۳ دن کے بعد واپس آکر پھر تخت پر متمکن ہوا۔

قتل و غارتگری

کچھ دنوں بعد خلافت و سلطنت دونوں پر ضعف طاری ہوا اور ملک کے ہر گوشہ مین بغاوت پھیل گئی۔ چاروں طرف لوٹ مار ہونے لگی غارت گر شریف عورتوں کے دامن عفت پر دھبہ لگانے لگے۔ گویا قیامت برپا ہوگئی

ملک الملوک

سنہ ۴۲۹ھ میں جلال الدولہ نے شہنشاہ کا لقب اختیار کیا اور سنہ ۴۳۵ھ مین وفات پائی کل مدت خلافت ۱۶ سال ۱۱ ماہ ہے۔

دولت سلجوقیہ

جلال الدولہ کی وفات کے بعد ابو کالیجار بن سلطان الدولہ بن بہاء الدولہ اسکا جانشین ہوا اور خلیفہ نے اسکو محی الدین، کا خطاب دیا۔ ۴۳۲ھ میں ترکوں کی ایک جماعت نے حکومت سلجوقیہ کی بنیاد ڈالی۔ سلجوق اپنے بادشاہ بیغو کا مخالف ہوگیا اور اپنی جمعیت کے ساتھ اسلامی ممالک پر حملہ کیا اور ترکوں کے بہت سے ملکوں پر قبضہ کرلیا۔ مگر اخیر میں وہ مسلمان ہوگیا۔

ان فتوحات کے بعد اسکی شان و شوکت میں ترقی ہوگئی۔ مگر عمر نے بے وفائی کی اور وہ ۱۰۰ برس کا ہو کے مرگیا البتہ اسکے لڑکے سلطنت کے مالک ہوئے اور آل سبکتگین سے لڑکر خراسان و جرجان۔ کرمان وغیرہ فتح کرتے ہوئے بغداد تک پہونچ گئے انمیں کا سب سے پہلا بادشاہ طغرل بک ہے۔

شاہ عبدالرحیم

۴۴۰ھ میں بہرام کرملی حاکم کرمان نے بغاوت کی اسکی سرکوبی کیلیے ابو کالیجار نے لشکرکشی کی مگر اسی اثنار میں اسکا انتقال ہوگیا اور اس کا بیٹا عبدالرحیم بغداد میں اسکا جانشین ہوا اس نے دربار خلافت میں، ملک الرحیم کے خطاب کی درخواست کی مگر خلیفہ نے یہ درخواست منظور نہ کی کیونکہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی صفت ہے یہ عراق۔ بصرہ۔ خوزستان کا حاکم ہوا

فاطمین کا اثر

بہاء الدولہ بن عضد الدولہ کا ایک مملوک تھا جسکا نام ارسلان بساسیری تھا اسنے اپنی لیاقت و حسن تدبیر سے بڑی ترقی کی یہانتک کہ وہ فوج کا کمانڈر انچیف بن گیا۔ اور آخر میں انبار کا خود مختار بادشاہ بن گیا، اتفاق سے

اسمیں اور قائم میں مخالفت پیدا ہو گئی اور اس نے مصر میں منتصر فاطمی کا خطبہ پڑھنا شروع کر دیا ہے۔

بنو بویہ کا زوال اور سلجوقیوں کا عروج

سلجوقیوں کا حلقہ اثر بتدریج بڑھتا گیا اور جب طغرل بک نے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی تو اس نے ۴۴۲ھ میں اصفہان اور ۴۴۶ھ میں آذربیجان فتح کیا۔ ۴۴۷ھ میں بغداد پہونچکر عبدالرحیم کو قید کر کے خود شہنشاہ بن بیٹھا۔ عبدالرحیم نے بحالت قید ۴۵۰ھ میں وفات پائی۔ حکومت بنی بویہ کا یہ آخری بادشاہ تھا چنانچہ اسکی موت سے یہ سلطنت بالکل تباہ ہو گئی۔ اسکی کل مدت حکومت ۶ سال ۱۰ دن ہے بغداد میں بنی بویہ نے ۱۱۳ سال تک فرمانروائی کی۔ اور اس کے بعد سلجوقیوں کی حکومت کی بنیاد پڑی۔

بغداد میں فاطمیوں کا خطبہ

بساسیری کی دعوت و تبلیغ نے تھوڑے ہی عرصہ میں ایک کثیر التعداد جماعت کو اپنے علم کے نیچے داخل کر لیا یہاں تک کہ طغرل بک کے بھائی ابراہیم حاکم جبل و حمدان پر بھی اسکا بڑا اثر پڑا جب طغرل کو یہ خبر پہونچی تو اسنے اپنے بھائی پر فوج کشی کر دی۔ ادھر اسکی غیبت میں بساسیری کو بڑا موقعہ ہاتھ لگا چنانچہ اس نے ۴۵۰ھ میں قائم کو ہٹا کر بغداد کی تمام مساجد میں منتصر فاطمی کی خلافت کا اعلان کر دیا۔

بساسیری کا قتل اور قائم کی واپسی

طغرل بک جب اپنے بھائی سے فراغت حاصل کر کے بغداد پہونچا۔ تو یہاں کی حالت دگرگوں دیکھی مجبوراً اس نے بساسیری کو لکھا کہ میں بغداد

میں نہیں آنا چاہتا ہوں مگر تم خلیفہ کو مند سپرد کردو لیکن جب بساسیری نے
اسکا کچھ جواب نہ دیا تو طغرل بک نے بغداد پر فوج کشی کردی اتفاق سے اسے
فتح بھی حاصل ہوگئی اور بساسیری کے قتل کے بعد ۴۵۱ھ میں قائم دوبارہ
تاج وتخت کا مالک بنا۔

مشق کے لیے امتحانی سوالات

۱۔ قادر کب خلیفہ ہوا۔ اس کے متعلق مورخین کا کیا قول ہے؟ ۲۔ ابن مروان نے
ملک روم کے ساتھ کیا معاہدہ کیا؟ ۳۔ سب سے پہلے وزیروں میں صاحب کا لقب
کس نے پایا؟ ۴۔ بنی حماد کی حکومت کب سے کب تک قائم رہی؟ ۵۔ سلطان کا
لقب سب سے پہلے کس نے اختیار کیا؟ ۶۔ قادر کے زمانہ میں کن سلطنتوں کا
قیام اور کن کا زوال ہوا؟ ۷۔ خاندان علویہ پر کیونکر طعن کیا گیا؟ ۸۔ اندلس سے
دولت امویہ کا کیونکر خاتمہ ہوا اس کے بعد اندلس کا کیا حشر ہوا؟ ۹۔ بہاءالدولہ
نے کب وفات پائی اسکا قائم مقام کون ہوا۔ ۱۰۔ قادر نے کب وفات پائی۔
اسکی عمر۔ مدت خلافت۔ اور مختصر سیرت بیان کرو۔ قائم کب مالک تاج وتخت ہوا
۱۱۔ دولت سلجوقیہ کا ظہور کب ہوا۔ عبدالرحیم کب بادشاہ ہوا۔ اور اس نے
عباسین کے ملک میں فاطمین کا خطبہ کیونکر پڑھا؟ ۱۲۔ ملک بنی بویہ کا
زوال کب ہوا۔ اور ان کے بعد سلطنت پر کون قابض ہوا۔ بغداد میں فاطمین
کی دعوت کب دی گئی قائم کب بغداد سے علیحدہ کیا گیا بساسیری کب قتل ہوا۔
قائم دوبارہ کیونکر خلیفہ ہوا؟

گذشتہ سبق کا خلاصہ

۳۸۱ھ میں قادر خلیفہ ہوا اسنے سلطنت کو بہت کچھ ترقی دی عمال نے
بھی اسکی اطاعت کی اسی کے زمانہ میں رومیوں سے ۱۰ سال کیلیے صلح کیگئی۔

اور صاحب بن عباد کا انتقال ہوا یہی پہلا وزیر ہے جسکو صاحب کا خطاب ملا
دولت بنی حماد ۵۴۷ھ تک قائم رہی - اس کے بعد محمود سبکتگین غزنہ کا بادشاہ
ہوا سب سے پہلے اسی کے زمانہ میں بنو حمدان کی سلطنت کا خاتمہ اور بنو المسیب
و بنو حسنویہ و بنو مرداس وغیرہ کی سلطنتوں کا آغاز ہوا۔ سامانیوں کی سلطنت
بھی اسی کے عہد میں بگڑی - اس کے بعد اندلس سے بنی امیہ کا اقتدار
فنا ہوا اور اندلس مختلف لوگوں کی ماتحتی میں رہنے کے بعد مسلمانوں کے
قبضہ سے ۸۹۷ھ میں بالکل نکل گیا۔ ۴۰۳ھ میں بہاالدولہ نے انتقال کیا
کل مدت سلطنت ۲۴ سال ہے - اس کے بعد اس کا بیٹا - سلطان الدولہ
پھر جلال الدولہ بادشاہ ہوا - قادر نے ۴۲۲ھ میں ۸۶ سال کی عمر ختم کر کے
وفات پائی کل مدت خلافت ۴۱ سال ہے - مدبر اور ہوشیار خلیفہ ہوا -
اس کے بعد قائم خلیفہ ہوا اس کے زمانہ میں بڑے فتنہ برپا ہوئے بغداد میں
بڑا ہنگامہ ہوا اس کے بعد جلال الدولہ بھاگ گیا اور پھر واپس آکر شہنشاہ کا
لقب اختیار کیا اس کے بعد جلال الدولہ نے وفات پائی اور اسکا بیٹا
سلطان الدولہ حاکم ہوا اسی کے زمانہ میں دولت سلجوقیہ کا ظہور ہوا - اسکے
بعد سلطان الدولہ نے وفات پائی اور شاہ عبدالرحیم سلطنت کا مالک ہوا اسی کے
زمانہ میں بساسیری نے انبار میں حاکم فاطمی کا خطبہ پڑھا - اسکے بعد سلجوقیوں نے
ترقی کی اور ان کا سردار طغرل بک بغداد پر قابض ہو گیا - عبدالرحیم قید ہو گیا
اور قید ہی کی حالت میں مر گیا - اس کے مرنے سے بنی بویہ کا چراغ گل ہو گیا
اس کے بعد بساسیری نے بغداد پر حملہ کیا اور وہاں فاطمی کا خطبہ پڑھا - اور
قائم کو نکالدیا طغرل بک نے اپنے بھائی پر حملہ کرنے کے بعد بساسیری کو قتل کیا
اور قائم کو ۴۵۱ھ میں پھر خلیفہ بنایا -

اُنیسواں سبق

تتمہ عہد خلافت قائم

اور

مقتدی بامر اللہ بن قائم کا عہد خلافت

طغرل بک کی وفات

اور

الپ ارسلان کی تخت نشینی

قائم کو دوبارہ تخت نشین کرنے کے بعد طغرل بک نے جبل کا ارادہ کیا مگر رے ہو کر اچانک بیمار ہوا اور سنہ ۴۵۵ھ میں اس دنیا سے کوچ کیا اسنے ستر سال کی عمر پائی مگر کوئی اولاد نہیں چھوڑی ۸ سال تک آستانہ خلافت کا محافظ رہا۔ اس کے بعد اسکا بھائی اسکا قائم مقام ہوا۔ جو اپنے حسن تدبیر و سیاست دانی کے سبب اسلام کا نامور بادشاہ مانا جاتا ہے۔ اس نے تمام ملک کو اپنا مطیع و گرویدہ بنا رکھا تھا۔ اسکا وزیر نظام الملک بانی مدرسہ نظامیہ نہایت ہوشیار و مدبر شخص تھا۔

الپ ارسلان اور رومی

الپ ارسلان کے عہد خلافت کا مشہور اور حیرت انگیز واقعہ یہ ہے

کہ ۴۶۳ھ میں رومیوں نے تقریباً ایک لاکھ کی جمعیت سے شاہ رومانوس کی ماتحتی میں مقام ملاذکرد پر دفعتہً حملہ کیا الپ ارسلان بالکل بے خبر تھا جب رومیوں کی کثیر التعداد فوج بالکل قریب پہونچ گئی تو اسے اطلاع ہوئی چنانچہ وہ جلدی میں صرف ۱۵ ہزار جاں نثاروں کو لیکر مقابلہ کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا کیونکہ اتنی قلیل مدت میں زیادہ آدمیوں کا فراہم کرنا غیر ممکن تھا۔

میدان جنگ میں مع کفن کے

جب دونوں فوجیں مقابل ہوئیں تو الپ ارسلان نے صلح کی درخواست کی مگر رومانوس باوجود اپنی اس کثیر التعداد فوج کے کب ماننے والا تھا اُس نے کہا کہ جب تک رئے ہمارے حوالہ نہ کردو گے صلح نہیں ہوسکتی الپ ارسلان اس متکبرانہ جواب کا متحمل نہوا اور اس نے فوراً تیر و ترکش پھینک کر تلوار و گرز اٹھالیا سفید کپڑے پہنے۔ خوشبو لگائی۔ سپاہیوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد باواز بلند پکار کر کہا۔ کہ جسکا جی چاہے لوٹ جائے میں میدان شہادت میں جاتا ہوں اگر قتل ہوا تو یہ میرا کفن ہے اس اعلان نے فوج میں ایک شعر برپا کردیا اور دونوں فوجیں مصروف پیکار ہوئیں نتیجہ یہ نکلا کہ رومیوں کو شکست ہوئی اور شاہ رومانوس گرفتار ہوگیا۔

شاہ رومانوس کے ساتھ سلوک

رومانوس جب الپ ارسلان کے دربار میں حاضر ہوا تو الپ ارسلان نے پوچھا کہ بتلاؤ اگر میں تمھارے قبضہ میں ہوتا تو تم میرے ساتھ کیا سلوک کرتے۔ رومانوس نے کہا میں تمھیں سخت ایذا و تکلیف پہونچاتا۔ پھر اسنے سوال کیا کہ تمھارا کیا خیال ہے کہ میں تمھارے ساتھ کیا سلوک کروں گا اسنے جواب یا کہ یا تو تم مجھے قتل کردو گے یا ذلیل و رسوا کرو گے مگر مجھے یہ امید نہیں کہ تم مجھے

معاف کردوگے یا فدیہ پر مجھے رہا کردوگے الپ ارسلان نے کہا۔ تم جن چیز سے مایوس ہو میں تمہیں وہی دونگا اس کے بعد اسے اپنے پاس نہایت عزت سے بٹھالیا۔ اور نہایت تزک واحتشام کے ساتھ اس کو رخصت کیا بلکہ تین فرسنخ تک ساتھ گیا۔ دیگر قیدیوں کو بھی اسنے اس شرط پر چھوڑ دیا کہ جب مجھے ضرورت ہو تو رومی فوجیں میری مدد کریں یہ مصالحہ پچاس سال کے لئے ہوا۔

الپ ارسلان کی وفات

ساڑھے نو سال زور و نیز حکومت کرنے کے بعد ۴۶۵ھ میں الپ ارسلان نے ایک شخص غوارزمی نامی کے ہاتھ سے زخمی ہو کر وفات پائی۔

اس کے بعد اس کا بیٹا ملک شاہ۔ جانشین ہوا۔ اسنے بھی اپنے باپ کے اصول کو دستور العمل بنایا اور نظام الملک کو اتابک کا لقب دیکر اپنا وزیر بنایا۔ الپ ارسلان کا ایک بھائی قاروت بک تھا۔ جب اسے بھائی کے انتقال کی خبر پہونچی۔ تو وہ فوج لیکر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا مگر ملک شاہ نے اسے شکست فاش دی۔

جامع اموی اور بغداد کی تباہی

قائم کے عہد خلافت کا اہم واقعہ جامع اموی اور بغداد کی بربادی ہے ۴۶۱ھ میں جامع اموی میں آگ لگ گئی جس سے وہ بالکل برباد ہو گئی۔ ۴۶۶ھ میں نہر دجلہ میں ایسی طغیانی ہوئی کہ بغداد کا مشرقی حصہ بالکل غرق ہو گیا اور بہت سے آدمی کام آئے۔

قائم کی وفات

۴۶۷ھ میں قائم بامر اللہ نے وفات پائی اسوقت اسکی عمر ۷۶ سال

۳ ماہ کی تھی کل مدت خلافت ۴۴ سال ۹ ماہ ہے - یہ خلیفہ نہایت متقی تھا -

مقتدی بامر اللہ بن محمد بن قائم کا عہد خلافت

قائم بامر اللہ کی وفات کے بعد علماء و ارکین سلطنت نے ۴۶۷ھ میں عبداللہ بن محمد بن قائم مقتدی بامر اللہ کو خلیفہ بنایا -

تاج الملک

ملک شاہ کا ایک بھائی تتش نامی تاج الملک کے لقب سے مشہور تھا ملک شاہ نے اس کو علاقہ شام جو علویوں کے زیر اقتدار تھا - سپرد کیا - تاج الملک نے اقیس خوارزمی کی ماتحتی میں ایک فوج روانہ کی اور رملہ و بیت المقدس کو فتح کر لیا ۴۶۸ھ میں دمشق کا محاصرہ کیا - مگر پھر اہل دمشق کی درخواست پر پناہ دیدی اور وہاں مقتدی بامر اللہ کے نام کا خطبہ پڑھا گیا تاج الملک نے ان فتوحات کے بعد خلافت کو از سر نو زندہ کیا -

ملک شاہ کرمان میں -

۴۷۰ھ میں ملک شاہ نے کرمان پر فوج کشی کی اسوقت وہاں کا فرمانروا ملک شاہ کا چچازاد بھائی سلطان شاہ بن قاروت بک تھا - جب اسے معلوم ہوا کہ ملک شاہ میرے اوپر حملہ کرنا چاہتا ہے تو اس نے بجائے مقابلہ کی تیاری کے تحائف وہدایا لیکر استقبال کے لئے آگے بڑھا - یہ دیکھکر ملکشاہ الٹے قدم اصفہان چلا گیا -

تاج الملک کی بغاوت

۴۷۲ھ میں تاج الملک نے شہنشاہی کی طمع میں اپنے بھائی

ملک شاہ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اس کے ان ساٹھ لاکھ آدمیوں نے جن کو اسنے اپنی خدمت سے علیحدہ کر دیا تھا لیکر۔ ایک جرار فوج کے ساتھ مرو۔ وترمذ پر قبضہ کرلیا اور خراسان ونیشاپور پر فوج کشی کی۔

ملک شاہ کا محاصرہ

جب ملک شاہ کو اطلاع ہوئی تو وہ فوراً فوج لیکر نیشاپور پہونچ گیا جب تاج الملک نے یہ دیکھا تو فوراً ترمذ میں چلا گیا ملک شاہ نے بھی ترمذ پہونچکر اسکا محاصرہ کرلیا۔ مدت طویل تک محاصرہ کے بعد تاج الملک نے امان طلب کی اور ترمذ سے چلا گیا۔

ملک شاہ کی لڑکی سے مقتدی کا نکاح

۴۷۷ھ میں ملک شاہ کی لڑکی مقتدی کے عقد میں آئی لیکن اس شرط پر کہ وہ نہ تو دوسرا نکاح کرے نہ کوئی لونڈی رکھے۔

دمشق کا محاصرہ

۴۷۸ھ میں دولت علویہ نے دمشق پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے فوج روانہ کی فوج نے جا کر دمشق کا محاصرہ کرلیا۔ مگر ناکام واپس آئے۔

جزیرہ اور شام پر فوج کشی

۴۷۹ھ میں ملک شاہ نے حلب اور شام وجزیرہ میں خلیفہ کا اقتدار قائم کیا اور خلیفہ ونظام الملک کے پاس قیمتی تحفے روانہ کئے۔

بلاد ماوراء النہر

سنہ ۴۸۳ھ میں ملک شاہ نے ماوراء النہر کے بہت سے شہروں پر قبضہ کیا اسکے بعد سمرقند کو فتح کرکے بغداد واپس آیا۔

یمن پر فوج کشی

سنہ ۴۸۵ھ میں ملک شاہ نے جبق کو جو قریبین میں ترکوں کا سردار تھا حجاز اور یمن فتح کرنے کے لئے روانہ کیا۔ جبق نے فوج کشی کرکے یمن کو فتح کرلیا۔

نظام الملک کا قتل

سنہ ۴۸۵ھ میں ملک شاہ اور نظام الملک میں کچھ کشیدگی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ ملک شاہ کے اشارہ سے کسی نے نظام الملک کو قتل کر دیا۔ ۷۷ سال کی عمر تھی۔ عقلمند۔ صاحب رائے علم دوست تھا اس نے بہت سے مدرسہ قائم کئے۔ شعراء نے اسکا مرثیہ بھی لکھا۔

ملک شاہ کی وفات

۳۸ سال کی عمر پوری کرکے سنہ ۴۸۵ھ میں ملک شاہ نے وفات پائی کل مدت حکومت ۲۰ سال ہے۔ بڑا عادل شخص تھا حدود چین سے شام اور شمال کی آخری اسلامی سرحد سے یمن تک اس کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ روم کے حکمراں اس کو جزیہ دیا کرتے تھے۔

ناصر الدین والدولہ

ملک شاہ کی خبر وفات اسکی بیوی (خاتون ترکمان) نے پوشیدہ رکھی

۳۔ الپ ارسلان نے کب وفات پائی اسکی عمر۔ مدت امارت اور مختصر سیرت بیان کرو۔ اس کے بعد کون امیر ہوا۔ جامع اموی میں کب آگ لگی اور بغداد کب غرق ہوا؟
۴۔ قائم بامراللہ نے کب وفات پائی اسکی عمر مدت خلافت۔ مختصر سیرت بیان کرو۔
۵۔ مقتدی نے کب زمام خلافت ہاتھ میں لی۔ تاج الملک نے علویوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
۶۔ ملک شاہ نے صاحب کرمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
۷۔ تاج الملک نے اپنے بھائی ملکشاہ سے کب بغاوت کی؟
۸۔ ملک شاہ نے کن ممالک کو خلافت کا مطیع کیا؟
۹۔ نظام الملک کب قتل کیا گیا؟ اسکی سیرت بیان کرو۔
۱۰۔ ملکشاہ نے کب وفات پائی اسکی عمر مدت سلطنت اور مختصر سیرت بیان کرو۔ اس کے بعد کون خلیفہ ہوا؟
۱۱۔ برکیارق نے ناصر الدین والدولہ کے ساتھ کیا سلوک کیا مقتدی نے کب وفات پائی۔ اس کی عمر مدت خلافت اور مختصر سیرت بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

سنہ ۴۵۱ھ میں ۷۰ برس کی عمر پوری کر کے طغرل بک نے وفات پائی اس کے بعد اسکا بھائی الپ ارسلان جانشین ہوا۔ اسکا شمار اسلام کے نامور شہنشاہوں میں ہے اسنے روم کو شکست فاش دی مگر ان کے بادشاہ کے ساتھ نہایت خندہ پیشانی سے ملا اور معاف کر کے ۵۰ سال کے لئے صلح کر لی۔ الپ ارسلان کا وزیر نظام الملک بھی نہایت ہوشیار اور مدبر شخص تھا۔ الپ ارسلان نے سنہ ۴۵۱ھ میں وفات پائی

اور امراء کو مال و دولت کے ذریعہ سے اپنے بیٹے محمود کی تخت نشینی کے لیے راضی کر لیا اس کے بعد مقتدی کو خط لکھا کہ محمود ناصر الدین والدولہ کا خطبہ پڑھا جائے اسوقت محمود صرف ۴ برس کا تھا۔

برکیارق رکن الدولہ

ملک شاہ کی وفات کے وقت اسکا بڑا بیٹا برکیارق اصفہان میں تھا جب اُسے بھائی کی تخت نشینی کی خبر پہونچی تو فوراً فوج کو لیکر اپنا حق طلب کرنے کے لئے روانہ ہوا ترکمان خاتون نے بھی فوج کو مقابلہ کے لیے بھیجا لیکن اسکی فوج کے کچھ لوگوں نے بیوفائی کی اور برکیارق سے مل گئے اور ۴۸۶ھ میں برکیارق بغداد پر قابض ہو گیا فتح کے بعد اسنے خطبہ میں اپنی شہنشاہی کا اعلان کیا اور رکن الدولہ کا لقب اختیار کیا۔

مقتدی کی وفات

۴۸۷ھ میں مقتدی نے برکیارق کے نامہ تخت نشینی پر دستخط کرنے کے بعد اچانک وفات پائی کل مدت خلافت ۱۹ سال ہے۔ اسنے ۳۸ سال کی عمر پائی بڑا پرہیزگار خلیفہ تھا اس نے بغداد سے تمام آوارہ عورتوں کو نکال باہر کیا۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ طغرل بک نے کتنی عمر میں اور کب وفات پائی۔ اس کے بعد اسکا جانشین کون ہوا؟۔

۲۔ الپ ارسلان نے رومیوں سے کب جنگ کی اور ان کے بادشاہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟۔

کل مدت سلطنت ساڑھے نو سال ہے اس کے بعد اس کا بیٹا ملکشاہ جانشین ہوا وہ بھی اپنے باپ کے قدم بقدم رہا اس نے قاروت بک کو شکست دی۔ ۴۶۱ھ میں جامع اموی میں آگ لگ گئی ۴۶۶ھ میں بغداد کا مشرقی حصہ دجلہ کی طغیانی سے غرق آب ہوگیا۔ اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں ۴۶۷ھ میں قائم نے ۷۶ سال کی عمر پوری کرنے کے بعد وفات پائی کل مدت خلافت ۴۴ سال ہے یہ نہایت متقی اور پرہیزگار خلیفہ تھا۔ اس کے بعد مقتدی خلیفہ ہوا اسی کے زمانہ میں ملک شاہ کے بھائی تاج الملک نے رملہ۔ قدس۔ شام کو علوئین کے پنجہ اقتدار سے رہا کیا۔ اس کے بعد ملک شاہ نے کرمان پر حملہ کرکے اسکو مطیع کیا اور تاج الملک نے اپنے بھائی ملک شاہ سے بغاوت کی اور پھر مطیع ہوا ۴۸۰ھ میں مقتدی نے ملک شاہ کی لڑکی سے عقد کیا۔ ۴۸۱ھ میں دولت علویہ نے شام پر قبضہ کرنیکا قصد کیا۔ مگر ناکام رہی ۴۸۲ھ میں سمرقند واطراف کو اور ۴۸۵ھ میں حجاز و یمن کو فتح کیا اسی وقت نظام الملک نے انتقال کیا اسی سنہ میں ملکشاہ نے ۲۰ سال عادلانہ فرمانروائی کرنے کے بعد انتقال کیا اسکے بعد اسکا بیٹا محمود ناصر الدین والدولہ ۴ سال کی عمر میں تخت نشین ہوا۔ مگر کچھ دنوں کے بعد اسکا بڑا بھائی برکیارق ملک پر قابض ہوگیا ۴۸۷ھ میں مقتدی نے ۳۸ سال کی عمر ختم کرنے کے بعد وفات پائی کل مدت خلافت ۱۹ سال ہے متقی اور پرہیزگار خلیفہ تھا۔

بیسواں سبق

مستظہر باللہ بن مقتدی کا عہد خلافت

مقتدی کی وفات کے بعد ۴۸۷ھ میں اس کے بیٹے ابو العباس احمد

مستنظہر باللہ خلیفہ ہوا۔

تاج الملک کی فوج کشی

تاج الملک حاکم شام نے جب اپنے بھائی ملک شاہ کی وفات کی خبر پائی تو اضافہ سلطنت کی ہوس اس کے دل میں جا گیر ہوئی اور اس نے ۴۸۶ھ میں حملہ کر کے ہیت۔ موصل۔ دیار بکر۔ آذر بیجان۔ وغیرہ پر قبضہ حاصل کر لیا۔ برکیارق رکن الدولہ کو جب اس فوج کشی کی اطلاع ہوئی تو اس نے مدافعت کی کوشش کی مگر ناکامیاب اصفہان چلا گیا۔

عجیب اتفاق

اسوقت اصفہان کا حاکم اس کا بھائی محمود بن ملک شاہ تھا اس نے پہلے تو برکیارق کو ملک میں آنے سے منع کیا مگر پھر اجازت دیدی تاکہ اسکو قتل کروا دے۔ کچھ ایسا اتفاق ہوا کہ برکیارق کے قتل ہونے سے پہلے ہی محمود بن ملک شاہ موت کے پنجہ میں گرفتار ہو گیا اور اہل اصفہان نے باتفاق برکیارق کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔

تاج الملک تتش کا قتل

جب تاج الملک تتش کو یہ معلوم ہوا کہ برکیارق خوش قسمتی سے اصفہان کا حاکم بن گیا تو اس نے فوراً فوج کشی کی برکیارق بھی مقابلہ کے لئے تیار ہوا اور رے کے قریب بڑی خونریز لڑائی ہوئی تتش قتل ہوا اور اس کی فوج تتر بتر ہو گئی اور ۴۸۸ھ میں برکیارق کے لئے میدان صاف ہو گیا۔

خراسان پر برکیارق کا قبضہ

ملک شاہ کا ایک بھائی ارسلان ارعون تھا جو اس کی وفات کے بعد خراسان کا حاکم بن بیٹھا تھا ۴۹۰ھ میں برکیارق نے اپنے بھائی سنجر کی ماتحتی میں اس کو مطیع کرنے کے لئے ایک فوج بھیجی۔ فوج ابھی پہونچی بھی نہ تھی کہ وہ اپنے غلام کے ہاتھوں قتل ہو گیا فوج کی روانگی کے بعد برکیارق بھی کمک لیکر نیشا پور پہونچا اور سنجر سے مل گیا اور نیشا پور کو فتح کرنے کے بعد بلا کسی لڑائی کے تمام ملک خراساں پر اپنا جھنڈا نصب کرا دیا اور ۴۹۰ھ میں ان تمام مقامات کا انتظام سنجر کے سپرد کیا۔

حکومت خوارزم شاہ کا آغاز

۴۹۰ھ ہی میں حکومت خوارزم شاہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا اس سلطنت کا بانی اول محمد خوارزم شاہ ابن انوش تکین ہے اس کو برکیارق کے ایک فوجی افسر دادوانامی نے خوارزم شاہ کے لقب سے سرفراز کر کے خوارزم کا حاکم بنا یا تھا وہاں وہ بڑا صاحب حشمت و عظمت بن گیا۔ اس لئے سنجر نے اس کو خوارزم کا مستقل حاکم بنا دیا۔ شروع ساتویں صدی میں ممالک اسلامیہ پر تاتاریوں نے جو حملہ کیا۔ وہ اسی خاندان کے سبب سے ہوا۔ (ہم ناصر کے عہد خلافت میں اسکا بیان کریں گے)

صلیبی جنگوں کی ابتدا

۴۹۱ھ میں مسیحی فوجوں نے اسلامی ممالک پر فوج کشی کی اور مسلسل لڑائیوں اور متواتر معرکوں کے بعد بہت سے اسلامی مقامات پر تسلط قائم کر لیا۔ اسی سال سے صلیبی جنگوں کی ابتدا ہوئی ان حملوں کا مقصود صرف یہ تھا کہ

بیت المقدس جو عیسائیوں کے نزدیک بمنزلہ مکہ مکرمہ کے ہے مسلمانوں کے
پنجہ اقتدار سے آزاد ہو جائے چنانچہ ان لوگوں نے اسمیں کامیابی
حاصل کی اور ۴۹۲ھ میں بیت المقدس اسلام کے ہاتھوں سے نکل گیا
ان جنگوں کو صلیبی اس لئے کہتے ہیں کہ مسیحی افسران فوج کے سینوں پر
سرخ رنگ سے صلیب کی شکلیں بنی ہوتی تھیں ۔ یہ جنگیں غالباً دو صدی
تک برابر جاری رہیں اسی اثناء میں بلاد شام ویران ہو گیا اور مسلمان
باوجود کوشش بلیغ کے بیت المقدس کو واپس نہ لے سکے آخر کار ۵۸۳ھ
عہد خلافت ایوبیہ میں بطل الاسلام صلاح الدین یوسف بن ایوب نے
اس کام کو انجام دیا ۔ طوالت کے خوف سے ہم یہاں صرف اشارہ پر
اکتفاء کرتے ہیں ۔ آئندہ انشاءاللہ خاص طور پر اسکا بیان آویگا ۔

محمد اور برکیارق

۴۹۲ھ میں ملک شاہ کے ایک بیٹے محمد نے اپنی انتہائی قوت سے
بغداد پر قبضہ کر لیا ۔ اسکا بھائی برکیارق جو اس وقت بغداد میں
حکومت کر رہا تھا ۔ مقابلہ کے لئے تیار ہوا ۔ لیکن ناکام اسے رَے
کی طرف ہٹنا پڑا ۔ ۴۹۳ھ میں دوسری جنگ ہوئی جس میں سلطان محمد
کو شکست ہوئی اور وہ اپنے بھائی شاہ سنجر کے پاس چلا گیا مگر برکیارق
کے تسلط نے اسے چین سے نہ رہنے دیا اور اس نے ایک عظیم الشان
فوج کے ساتھ بغداد پر دوبارہ حملہ کیا ۔ آخر کار برکیارق کو شکست ہوئی
اور سلطان محمد بغداد کا حاکم بنا ۔

مصالحت

متواتر جنگ آزمائیوں کے بعد ۴۹۷ھ میں دونوں نے مجبور ہو کر

اس شرط پر صلح کر لی کہ برکیارق۔ محمد کو بعض شاہانہ رسوم کے اجراء سے منع نہ کرے اور نہ دیار بکر۔ جزیرہ۔ موصل۔ شام میں دست اندازی کرے۔

برکیارق کی وفات

برکیارق نے اپنے چار سال ۸ ماہ کے چھوٹے بچے ملک شاہ کو اپنا ولیعہد اور فوجی افسر امیر آیاز کو اسکا وصی مقرر کر کے ۴۹۸ھ میں وفات پائی اسکے تمام خطبوں میں اُسکے لڑکے کا نام پڑھا جانے لگا۔

سلطان محمد بغداد میں

۴۹۸ھ میں سلطان محمد نے سلطنت پر قبضہ کرنے کے لیے بغداد پر حملہ کیا چونکہ آیاز کی قوت کمزور تھی۔ اور سلطنت ایک چھوٹے بچہ کے ہاتھ میں تھی اسلیے اس نے بخوشی بغداد کو محمد کے حوالہ کر دیا۔ بغداد پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد۔ محمد نے آیاز کو قتل کر دیا اور فوج لیکر موصل پہونچا اور وہاں کے حاکم شمس الدولہ جکرمیش کو متواتر جنگوں کے بعد مطیع کیا۔

جاولی اور جکرمیش

۵۰۰ھ میں سلطان محمد نے موصل اپنے فوجی افسر جاولی سقاؤ کے سپرد کر دیا اس نے اسپر فوج کشی کر دی تاکہ جکرمیش کا بقیہ اقتدار بھی مٹ جائے اور موصل بلا کسی شرکت کے اسکی ماتحتی میں چلے۔ بڑی جنگ کے بعد جکرمیش تو قید ہوا اور اسی حالت میں مر بھی گیا مگر اہل موصل نے اب بھی اطاعت قبول نہ کی۔

قلیج ارسلان سے اعانت کی درخواست

قلیج ارسلان جو سلیمان قطلومش کا بیٹا تھا۔ موصل کو زیر اقتدار کرنے کا مدتوں سے خواہش مند تھا۔ چنانچہ اس نے بارہا اہل موصل سے اس تمنا کا اظہار بھی کیا مگر اسکی یہ خواہش پوری نہ کی گئی۔ جکرمیش کے مرنے پر اہل موصل نے اس سے مدد چاہی وہ فوراً تیار ہو گیا۔ فوج لیکر موصل کی طرف جھپٹا۔ جب جاولی کو یہ خبر پہونچی تو وہ فوراً رحبہ کی طرف ہٹ گیا اور قلیج ارسلان موصل پر قابض ہو گیا

قلیج ارسلان کا غرق ہونا

اس کے بعد قلیج ارسلان نے جاولی کو پسپا کرنے کے لئے رحبہ کی طرف فوج کشی کی۔ دریائے خابور کے کنارے مقابلہ ہوا قلیج ارسلان کو شکست ہوئی اور وہ دریا میں ڈوب مرا۔ تھوڑے دنوں میں جب اسکی لاش دکھائی دی تو ۵۰۰ھ میں بمقام شمسانیہ دفن ہوا اور جاولی بغداد پر متسلط ہو گیا۔

جاولی کی سرکشی

۵۰۲ھ میں جاولی نے موصل میں بغاوت کی سلطان محمد نے اسکی سرکوبی کے لیے امیر مواُود طغتگین کو بھیجا اسنے جاتے ہی محاصرہ کرلیا۔ لیکن جاولی کی استدعا پر معاف کردیا۔

سلطان محمدؒ کی وفات

۵۱۱ھ میں سلطان محمدؒ نے وفات پائی اور اپنے بیٹے کو چودہ سال ہی کی عمر میں ولیعہد مقرر کردیا تھا۔ اس نے برکیارق کی وفات کے بعد

۱۲ سال تک حکومت کی خلیق اور شجاع شخص تھا۔

مستنظہر کی وفات

۵۱۲ھ میں ۴۲ سال کی عمر ختم کر کے مستنظہر نے انتقال کیا کل مدت خلافت ۲۵ سال ہے۔ اس کے عہد میں تین بادشاہوں یعنی تاج الملک تتش۔ سلطان برکیارق۔ سلطان محمد کے خطبے پڑھے گئے۔

اندلس میں عباسیونکی دعوت

مستنظہر ہی کے زمانہ میں اندلس۔ مراکش۔ میں امیر المسلمین یوسف ابن تاشفین بانی شہر مراکش نے عباسیوں کے لئے دعوت دینی شروع کی اور ۵۴۱ھ میں وہاں سے ملثمین کا اقتدار اٹھ گیا۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ مستنظہر کب خلیفہ ہوا؟۔
۲۔ ملک شاہ کے مرنے کے بعد تاج الملک نے کیا کیا؟۔
۳۔ برکیارق اصفہان کا حاکم کیوں کر ہوا؟۔
۴۔ تاج الملک کب قتل ہوا۔ برکیارق خراسان پر کیونکر قابض ہوا؟
۵۔ دولت خوارزم شاہ کا آغاز کب سے ہوا؟۔
۶۔ صلیبی جنگوں کی ابتدا کب سے ہوئی صلیبی کی وجہ تسمیہ کیا ہوا اسکا مقصد کیا تھا؟۔
۷۔ عیسائیوں نے بیت المقدس پر کب قبضہ کیا؟۔
۸۔ بیت المقدس دوبارہ کب مسلمانوں کے قبضہ میں آیا؟۔
۹۔ برکیارق اور سلطان محمد کی لڑائی کی مختصر کیفیت بیان کرو۔ برکیارق نے

کب وفات پائی اس کے بعد کون اسکا جانشین ہوا؟۔
۱۰۔ جاولی نے جکرمیش و قلیج ارسلان سے کیونکر مقابلہ کیا۔ قلیج ارسلان نے کب وفات پائی؟۔
۱۱۔ سلطان محمد نے کب وفات پائی اور اسکا جانشین کون ہوا؟۔
۱۲۔ مستظہر نے کب وفات پائی اسکی عمر۔ مدت خلافت بیان کرو۔ اس کے زمانہ میں کتنے سلاطین کا خطبہ پڑھا گیا؟۔
۱۳۔ دعوت عباسیہ کو اندلس میں کس نے قائم کیا؟۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

۴۸۷ھ میں مستظہر باللہ خلیفہ ہوا۔ اسکے زمانہ میں تاج الملک نے ملک کی طمع میں برکیارق سے جنگ کر کے شکست دی۔ برکیارق اصفہان بھاگ گیا۔ حسن اتفاق سے وہاں کا حاکم سلطان محمود مر گیا اور لوگوں نے برکیارق کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اس کے بعد تاج الملک نے اصفہان پر فوج کشی کی برکیارق نے بھی مقابلہ کیا۔ اور تاج الملک قتل کیا گیا۔ ۴۹۰ھ میں دولت خوارزم شاہ کی بنیاد پڑی ۴۹۱ھ میں صلیبی جنگوں کا آغاز ہوا اور دو سو سال تک قیام رہا ۴۹۲ھ میں برکیارق نے اپنے بھائی محمد سے جنگ کی پھر مدت طویل کے بعد دونوں میں صلح ہو گئی۔ ۴۹۷ھ میں برکیارق نے وفات پائی اور اسکا چھوٹا بچہ ملک شاہ جانشین ہوا اور امیر آیاز اسکا وصی مقرر ہوا ۴۹۸ھ میں سلطان محمد نے موصل کو مطیع کر کے ایک فوجی افسر جاولی کے سپرد کر دیا۔ اسنے وہاں کے حاکم جکرمیش کو قید کر دیا اور وہ اسی حالت میں مر گیا۔ اوس کے بعد اہل موصل نے اسکی اطاعت نہ کی اور قلیج ارسلان سے مدد چاہی وہ تیار ہو گیا اور آتے ہی موصل پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اسنے جاولی سے دریائے خابور کے کنارے پھر جنگ کی۔ مگر شکست کھا کر

دریا میں ڈوب مرا۔ اور جاولی موصل کا حاکم قرار پایا کچھ دنوں کے بعد اسنے سرکشی کی، مگر سلطان محمد نے غلبہ حاصل کرکے اسکو معاف کردیا ۵۱۱ھ میں سلطان محمد نے وفات پائی اور اسکا بیٹا محمود ۱۴ سال کی عمر میں جانشین ہوا ۵۱۲ھ میں مستظہر نے وفات پائی۔ کل مدت خلافت ۲۵ سال ہوا اسکے زمانہ میں تین بادشاہوں کے نام کا خطبہ پڑھا گیا مستظہر نہایت خلیق و شجاع شخص تھا۔ اسی کے عہد میں اندلس میں دعوت عباسیہ کا قیام ہوا۔

اکیسواں سبق

مسترشد باللہ بن مستظہر اور راشد باللہ بن مسترشد کا عہد خلافت

مستظہر کی وفات کے بعد ۵۱۲ھ میں اسکا بیٹا ابو منصور فضل مسترشد باللہ خلیفہ ہوا اس نے حقوق خلافت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے ایک خاص لشکر تیار کیا اس کے عہد کے اہم واقعات یہ ہیں۔

طغرل کی محمود سے بغاوت

سلطان محمد کا ایک بیٹا طغرل تھا جو زنجان وغیرہ میں حکمرانی کرتا تھا سلطان محمد کی وفات کے بعد جب اسکا بیٹا سلطان محمود تخت نشین ہوا تو طغرل نے علم بغاوت بلند کیا لیکن سلطان محمود نے ۵۱۳ھ میں اسکو مطیع کرلیا

سنجر کی فوج کشی

جب سلطان سنجر حاکم خراسان کو اپنے بھائی سلطان محمد کی وفات کی

خبر پہونچی تو اسنے سلطان محمود پر حملہ کر دیا اور بہت سے شہروں پر قبضہ کر لیا سلطان محمود نے اس سے مطالبہ کیا اور کہا کہ تم ہمارے شہروں سے دستبردار ہو جاؤ اور سالانہ جزیہ ادا کرو۔

جنگ اور صلح

سلطان سنجر کو یہ مطالبہ سخت ناگوار ہوا اور اسنے محمود پر زبردست حملہ کر دیا آخر کار محمود کو شکست کھا کر اصفہان تک ہٹنا پڑا۔ پھر فریقین میں صلح کی بات چیت ہونے لگی۔ اور اس شرط پر صلح ہو گئی کہ فی الحال خراسان سنجر کے قبضہ میں رہے اس کے بعد سلطان محمود اسکا مالک ہو۔ اور سنجر رے کے علاوہ تمام مقامات محمود کو واپس کر دے ۵۱۳ھ میں یہ معاہدہ ہوا۔

کرجوں کا حملہ

۵۱۴ھ میں کرجوں[۱] نے اسلامی ممالک پر فوج کشی کی۔ جن کے مقابلہ کے لئے۔ طغرل، امیر ایلغازی حاکم ماردین، دبیس بن صدقہ وغیرہ متفق ہو کر بڑھے عین لڑائی کی حالت میں کرجوں کی فوج کا ایک گروہ جسمیں تقریباً دو سو آدمی تھے علیحدہ ہو گیا۔ مسلمانوں نے سمجھا کہ یہ طالب امان ہے اس لئے انھوں نے اسکو اپنے گروہ میں داخل کر لیا۔ مگر یہ ان کی مکاری تھی وہ مسلمانوں کی فوج میں داخل ہو کر تیر اندازی کرنے لگے۔ اور کامیاب ہوئے۔

اسلامی لشکر کی شکست

اس آفت سے مسلمان سخت بیقرار ہوئے اور بدحواس ہو کر بھاگے

[۱] ایک قوم ہے جو کوہستان قبق اور بلاد سریر میں آباد تھی۔ ۱۲۔

دس کوس تک برابر گرجوں نے انکا تعاقب کیا اور بہت سے آدمیوں کو قتل کیا بہتوں کو گرفتار کرلیا۔ مگر طغرل۔ ایلغازی۔ اور دبیس تینوں محفوظ رہے ۵۱۵ھ میں گرجوں نے شہر تفلس کا محاصرہ کرکے فتح کرلیا مگر ۵۱۷ھ میں سلطان محمود نے ان کو نکال باہر کیا۔

خلیفہ اور سلطان میں مخالفت

سلطان محمود نے بغداد کی حکومت ایک شخص برنقش کے ہاتھ میں دیدی تھی ۵۲۰ھ میں اتفاقاً خلیفہ کے عمال نے اس سے کسی بات میں اختلاف کیا اور خلیفہ نے بھی اسے قتل کی دھمکی دی۔ وہ فوراً سلطان کے پاس شکایت لے کر پہونچا اور اسے اطلاع دی کہ خلیفہ سامان جنگ درست کرکے عنقریب جنگ کرنیوالا ہے۔

جنگ اور صلح

سلطان محمود نے فوراً فوج کی تیاری کا حکم دے دیا۔ ادھر خلیفہ نے بھی انتظام کرلیا اور جنگ شروع ہوگئی۔ پہلے تو خلیفہ کامیاب رہا مگر بعد میں بعض افسروں نے خلیفہ کی فوج کو سلطان کی فوج میں ملا دیا۔ جس کے باعث ۵۲۰ھ میں صلح ہوگئی۔

عماد الدین زنگی

۵۲۱ھ میں سلطان محمود نے بغداد کا انتظام اتابک عماد الدین زنگی بن اقسنقر کے سپرد کردیا۔ لیکن اسی سال اس کے بھائی عزالدین مسعود بن اقسنقر حاکم موصل کا انتقال ہوگیا جس سے اسے مجبوراً موصل

لہ یہ وہی عماد الدین ہے جسکا بیٹا مجاہد نورالدین زنگی ہے۔

جانا پڑا اس ۵۲۲ھ میں حلب مع قلعہ کے اور ۵۲۳ھ میں حما کو فتح کر لیا۔

سلطان محمود کی وفات

۵۲۵ھ میں، ۲۷ سال کی عمر پوری کر کے سلطان محمود نے وفات پائی کل مدت خلافت ۱۲ سال ۹ ماہ ہے اس کے بعد اسکا بیٹا داؤد بن محمود جانشین ہوا۔

حریصوں کے حملے

۵۲۶ھ میں مسعود بن محمد حاکم آذربیجان نے اپنے بھتیجے داؤد بن محمود کے ملک پر قبضہ کرنے کا قصد کیا۔ اس کے بعد سلجوق بن محمد حاکم فارس اور سلطان سنجر حاکم خراسان نے بھی یہی ارادہ کیا۔ متواتر جنگوں کے بعد نتیجہ یہ نکلا کہ سلطان مسعود ملک کا مالک قرار پایا۔

زنگی اور دبیس کی جنگ خلیفہ سے

اسی سال سنجر۔ عماد الدین زنگی اور دبیس بن صدقہ نے اتفاق کر کے خلیفہ سے جنگ کرنیکا قصد کیا۔ چنانچہ عماد اور دبیس نے بغداد پر حملہ کیا جن کو خلیفہ نے نہایت جوانمردی سے شکست دی۔

موصل پر خلیفہ کا حملہ

۵۲۷ھ میں خلیفہ کو یہ خبر پہونچی کہ عماد الدین نے ابو الفرج اسفرائنی واعظ کو صرف اس لئے گرفتار کر لیا ہے کہ انھوں نے خلیفہ کے حقوق پر ایک رسالہ لکھا ہے چنانچہ خلیفہ نے فوراً موصل پر فوج کشی کر دی عماد الدین بھی فوج کا ایک دستہ لیکر مقابلہ کے لئے نکلا اور بقیہ فوج اپنے قائم مقام

ناصر الدین کے پاس چھوڑی خلیفہ تین ماہ محاصرہ کرنے کے بعد بغداد واپس چلا آیا اور ۵۲۸ھ میں صلح ہو گئی ۔

خلیفہ اور سلطان میں جنگ

۵۲۹ھ میں خلیفہ اور سلطان مسعود میں اسقدر مخالفت پیدا ہو گئی کہ جنگ کی نوبت آ گئی ۔ عین جنگ میں خلیفہ کی فوج کا میسرہ سلطان محمود کی فوج سے مل گیا ۔ جس سے خلیفہ شکست کھا گیا مگر ثابت قدم رہا آخر کار دشمنوں نے گرفتار کر لیا ۔ گرفتاری کے بعد وہ ایک خیمہ میں رکھا گیا اور صلح کی کوشش ہونے لگی ۔

خلیفہ کا قتل

خلیفہ خیمہ ہی میں تھا ۔ کہ سلطان سنجر کے قاصد کے آنے کی خبر آئی یہ خبر پاتے ہی خلیفہ اپنے ہمراہیوں اور رفقاء کو لیکر استقبال کے لیے نکلا اسی اثناء میں محافظین کی غفلت سے ۲۴ سپاہی خیمہ کے اندر گھس آئے اور جب خلیفہ خیمہ کے اندر گیا تو اسکو قتل کر دیا ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سلطان مسعود کے اشارہ سے یہ ہوا ۵۲۹ھ کا یہ واقعہ ہے مسترشد نے ۴۴ سال کی عمر پائی کل مدت خلافت ۱۷ سال ۷ ماہ ہے ۔

راشد باللہ بن مسترشد کا عہد خلافت

مسترشد کے قتل ہونے کے بعد ۵۲۹ھ میں اسکا بیٹا ابو جعفر منصور راشد باللہ خلیفہ ہوا ۔

دبیس بن صدقہ کا قتل

اسی ۵۲۹ھ میں سلطان مسعود کے اشارہ سے دبیس بن صدقہ ایک ارمنی غلام کے ہاتھ باب سرادقہ پر قتل ہوا۔

مسعود کی معزولی اور داؤد کی حکومت

۵۳۰ھ میں خلیفہ راشد اور سلطان مسعود میں کچھ رنجش پیدا ہوئی راشد نے تمام امراء اور حکام کو بغداد میں جمع کیا اس مجمع میں داؤد بن محمود اور عماد الدین زنگی بھی موجود تھے ان سب نے باتفاق سلطان مسعود کو معزول کر کے سلطان داؤد کو قائم مقام کیا۔

بغداد کا محاصرہ

سلطان مسعود کو جب اپنی معزولی کی خبر ہوئی تو اس نے بغداد کا محاصرہ کر لیا مگر بچاس دن کے بعد ناکام نہروان چلا گیا وہاں اتفاقاً طرنطاوی حاکم واسط اس سے مل گیا اس کے پاس بہت سی جنگی کشتیاں تھیں اس لیے اس نے ہمت کر کے دوبارہ بغداد کا محاصرہ کر لیا۔ اس محاصرہ نے تمام امراء کے چھکّے چھڑا دیے چنانچہ داؤد آذربیجان چلا گیا اور دوسرے حکام بھی ادھر ادھر چلدیے۔ راشد باللہ بھی عماد الدین کے ہمراہ موصل چلا گیا۔

راشد کی معزولی

اسکے بعد سلطان مسعود بغداد کے اندر داخل ہوا اور تمام فقہاء و حکام کو جمع کر کے راشد کا دستخطی عہدنامہ پیش کیا جس میں یہ عبارت لکھی تھی

اگر میں فوج جمع کروں ۔ یا بغاوت کروں ۔ یا سلطان مسعود کے کسی ساتھی کا تلوار سے مقابلہ کروں تو معزول ہو جاؤنگا ۔

اس عہدنامہ کے پڑھنے کے بعد ۵۳۰ھ میں تمام فقہائے نے اسکی معزولی کا فتویٰ دیا چنانچہ گیارہ ماہ ، ۱۰ دن نہایت شجاعت کے ساتھ خلافت کرنے کے بعد راشد معزول ہو گیا ۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ مسترشد کب خلیفہ ہوا اس کے مقاصد کیا تھے ؟ ۔
۲۔ سلطان محمد کی وفات کے بعد کیا ہوا ؟ ۔
۳۔ سلطان سنجر اور سلطان محمود کی لڑائی کا حال بیان کرو ؟ ۔
۴۔ قوم کرج نے ممالک اسلامیہ پر کب حملہ کیا انکا مقابلہ کس نے کیا ۔ کس کو فتح حاصل ہوئی ؟ ۔
۵۔ خلیفہ اور سلطان کے اختلاف کا واقعہ اور صلح و جنگ کی حالت بیان کرو ۔
۶۔ عماد الدین زنگی کون ہے ۔ اسنے موصل پر کب قبضہ کیا ؟
۷۔ سلطان محمود نے کب وفات پائی ؟ اسکے بعد سلطنت کے لینے کی کس نے کوشش کی ۔ اور کس کا قبضہ ہوا ؟ ۔
۸۔ خلیفہ نے زنگی اور دبیس سے کب جنگ کی ؟ ۔
۹۔ خلیفہ نے سلطان مسعود سے کب جنگ کی ؟ ۔
۱۰۔ خلیفہ کیسے قتل ہوا ۔ اسکی عمر ۔ مدت خلافت اور مختصر سیرت بیان کرو ۔
۱۱۔ راشد باللہ کب خلیفہ ہوا ؟ ۔
۱۲۔ دبیس بن صدقہ کو کس نے قتل کیا ۔ خلیفہ نے سلطان کو کب معزول کیا ؟
۱۳۔ بغداد کا کتنے دنوں محاصرہ کیا گیا ۔ امراء کے اختلاف کے بعد خلیفہ کہاں

جلا گیا۔ خلیفہ کیسے معزول کیا گیا اس کی عمر مدت خلافت اور مختصر سیرت تا
بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

مسترشد ۵۱۲ھ میں خلیفہ ہوا اسنے حقوق خلافت کو واپس لینے کے لئے
ایک علیحدہ لشکر تیار کیا۔ ۵۱۳ھ میں طغرل نے سلطان سے سرکشی کی
مگر سلطان نے اس کو مطیع کرلیا۔ اس کے بعد سنجر نے کئی شہر فتح کر لئے
اسلئے سلطان نے اس سے جنگ کی مگر چند شرائط پر صلح ہو گئی۔ ۵۱۴ھ
میں کرج نے ممالک اسلامیہ پر لشکر کشی کی مگر ۵۱۵ھ میں وہاں سے نکالے
گئے۔ ۵۲۰ھ میں خلیفہ اور سلطان میں مخالفت ہو گئی۔ مگر جنگ کے
موقعہ پر بعض سرداروں کی خیانت سے خلیفہ کو مجبوراً صلح کرنی پڑی۔
۵۲۱ھ میں عمادالدین زنگی نے موصل پر قبضہ حاصل کر کے حلب اور حماۃ وغیرہ
کو بھی فتح کرلیا۔ ۵۲۵ھ میں سلطان محمود نے انتقال کیا اور اسکا بیٹا داؤد
جانشین ہوا اس کے بعد حاکم آذربیجان و حاکم فارس و خراسان نے اسپر
حملہ کیا۔ بالآخر متواتر جنگ آزمائیوں کے بعد مسعود حاکم آذربیجان قابض ہوا
اس کے بعد عمادالدین زنگی اور دبیس بن صدقہ نے بغداد پر حملہ کیا مگر خلیفہ
نے ان دونوں کو شکست دی پھر ۵۲۷ھ میں خلیفہ نے موصل پر چڑھائی کی
مگر عمادالدین نے ۵۲۸ھ میں صلح کرلی اس کے بعد خلیفہ اور سلطان میں لڑائی
ہوئی اور خلیفہ ۵۲۹ھ میں قید کر کے مار ڈالا گیا۔ اسنے ۴۳ سال کی عمر پائی
کل مدت خلافت ۱۷ سال ۷ ماہ ہے بڑا مدبر خلیفہ تھا اس کے بعد راشد باللہ
۵۲۹ھ میں خلیفہ ہوا۔ اسی سال دبیس بن صدقہ۔ ایک غلام کے ہاتھ سے
قتل ہوا ۵۳۰ھ میں راشد اور سلطان میں مخالفت ہو گئی چنانچہ راشد نے
تمام حکام و عمال کو بلاکر سلطان مسعود کو معزول کر کے داؤد کو سلطان بنایا۔

مگر سلطان مسعود نے حملہ کر کے تمام امراء کو تتر بتر کر دیا تھا کہ خلیفہ بھی موصل چلا گیا۔ اسکے بعد مسعود نے بغداد میں علماء سے فتویٰ لیکر راشد کو ۵۳۰ھ میں معزول کر دیا کل مدت خلافت ۱۱ ماہ ۱۸ دن ہے۔ نہایت شجاع اور بہادر خلیفہ تھا۔

بائیسواں سبق

مقتفی لامر اللہ بن مستظہر اور مستنجد باللہ بن مقتفی
کا عہد خلافت

راشد کی معزولی کے بعد ۵۳۱ھ میں اس کا بیٹا ابو عبداللہ الحسین بن مستظہر مقتفی لامر اللہ تخت نشین خلافت ہوا۔

سلطان مسعود اور داؤد میں جنگ

۵۳۲ھ میں بہت سے امراء راشد کو دوبارہ خلیفہ بنانے کے لئے داؤد سے مل گئے۔ جب سلطان مسعود کو خبر ہوئی تو اس نے حملہ کر دیا اور اور اس جواں مردی و شجاعت سے لڑا کہ سب شکست کھا گئے۔ اس کے بعد بہت سے آدمی تاخت و تاراج کے لیے پھیل گئے۔ داؤد نے ان کو دفع کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ اس وقت سے سلطان مسعود آذربیجان کی طرف ہٹ گیا اور داؤد ہمدان کیطرف چلا گیا۔

راشد کا قتل

اسکے بعد راشد موصل سے نکل کر ہمدان ہوتا ہوا اصفہان پہونچا

وہاں اس کے بعض خراسانی خادموں نے اسے قتل کر دیا۔ شہرستان میں دفن کیا گیا۔ ۳۸ سال کی عمر پائی۔

عماد الدین زنگی کا قتل

۵۳۲ھ میں عماد الدین زنگی فرمانروائے موصل نے حما کا قصد کیا اور حمص پر قابض ہو گیا۔ اسنے دمشق پر کئی بار فوج کشی کی مگر ناکامیاب رہا ۵۳۳ھ میں بعلبک پر قبضہ کر لیا ۵۳۴ھ میں اسنے شہرزور کو فتح کیا جسکا حاکم قبجق بن الب ارسلان تھا ۵۳۵ھ میں ترکوں کے سب سے بڑے قلعہ اشب کو فتح کیا ۵۴۰ھ میں اسنے قلعہ جعبر کا محاصرہ کیا جس کا حاکم علی بن مالک عقیلی تھا اثنائے محاصرہ ہی میں ممالیک کی ایک جماعت نے اسکو قتل کر دیا چنانچہ ۶۰ سال کی عمر میں اسنے وفات پائی۔

قلعہ بعلبک

عماد الدین کے قتل کے بعد مجیر الدین آبق حاکم دمشق نے قلعہ بعلبک کا محاصرہ کیا اس وقت وہاں کا عامل نجم الدین ایوب بن شادی تھا اس نے قلعہ کو مجیر الدین کے حوالہ کر دیا اور خود دمشق میں ٹھیر گیا۔

نجم الدین ایوب

نجم الدین ایوب۔ مجاہد اسلام سلطان صلاح الدین کا باپ اپنے بھائی شیرکوہ کے ساتھ دوین سے جو تفلس کے قریب واقع ہے آیا تھا اسکا سلسلہ نسب راوذی کردوں سے ملتا ہے۔ عماد الدین نے اسے بعلبک کا عامل بنا دیا اور شیرکوہ کو نور الدین نے حمص و رحبہ کا گورنر مقرر کیا۔

نورالدین سیف الدین قطب الدین

عمادالدین کے قتل کے وقت اسکا بیٹا نورالدین محمود موجود تھا۔ اسنے اپنے باپ کی انگوٹھی لے لی اور حلب پر جا کے قبضہ کر لیا۔ اس کے بھائی سیف الدین نمازی نے شہر زور پر پہلے ہی سے قبضہ کر رکھا تھا۔ باپ کے بعد اسنے موصل پر بھی تسلط حاصل کر لیا۔ مگر ۵۴۱ھ میں اس نے وفات پائی اور اسکا بھائی قطب الدین جانشین ہوا۔

نورالدین نے صلیبی جنگوں میں بڑے مشہور کارنامے کیئے

نورالدین اور قطب الدین

کچھ دنوں کے بعد نورالدین نے سنجا کو اپنے بھائی قطب الدین کے قبضہ سے نکال لیا مگر پھر اس شرط پر صلح ہو گئی کہ نورالدین سنجار سے کوئی تعلق نہ رکھے بلکہ حمص اور رحبہ پر قبضہ کر لے اس صلح کے بعد نورالدین نے بلاد شام پر اور قطب الدین نے جزیرہ پر اپنا اقتدار قائم کر لیا۔

ملک شاہ کی تخت نشینی

۵۴۷ھ میں سلطان مسعود نے ہمدان میں وفات پائی چونکہ اس نے اپنے بھتیجے ملک شاہ کو مرنے کے پیشتر ہی ولیعہد بنا دیا تھا اس لئے وہی جانشین مانا گیا اور ایک فوجی افسر خاصبک نے اس کی امارت کا اعلان کیا۔

محمد کی تخت نشینی

امیر خاصبک عرصہ سے سلطنت حاصل کرنے کی فکر میں تھا۔ ملک شاہ کی تخت نشینی کے بعد اس کو بڑا اچھا موقعہ ملا۔ اور اس نے فوراً ملک شاہ کو قید کر لیا اس وقت ملکشاہ کا بھائی محمد خوزستان میں تھا خاصبک نے سوچا اگر یہ محمد بچ گیا تو بڑے فتنے برپا کریگا۔ اس لئے اسے گرفتار کرنے کے لئے تخت نشینی کے حیلہ سے بلایا چنانچہ وہ فوراً آکر تخت نشین ہو گیا مگر اس کے بعد چونکہ اسے خاصبک کا ارادہ معلوم ہو گیا اسلئے اسے قتل کر دیا

دولت غوریہ کا آغاز

آل سبکتگین کا خاتمہ

اسی سال ۵۴۷ھ میں افغانستان اور ہندوستان میں غوری حکومت کی بنیاد پڑی جسکا پہلا بادشاہ دولت غزنویہ کا ایک غلام محمد بن حسین تھا جس نے بہرام شاہ بن مسعود کی لڑکی سے عقد کر لیا تھا۔ اسی سال آل سبکتگین[1] کا خاتمہ ہوا۔

نورالدین زنگی شام میں

۵۴۹ھ میں نورالدین محمود زنگی نے مجیرالدین ابق بن محمد بن بوری بن طغدکین اتابک سے دمشق چھین لیا۔

زلزلے

۵۵۲ھ میں بڑے ہیبتناک زلزلے ظہور میں آئے جس سے شام کے

---

۱ یہ آل سبکتگین میں سے تھا۔

بہتیرے شہر تباہ و برباد ہو گئے۔

سلطان سنجر کی وفات

۵۵۲ھ ہی میں سلطان سنجر بن ملک شاہ بن الپ ارسلان نے ۷۳ سال کی عمر پوری کر کے وفات پائی۔ اس نے تقریباً چالیس سال حکومت کی اور اسلام کے اکثر منبروں پر اسکا خطبہ پڑھا گیا۔ اس کے بیشتر ۲۰ سال تک وہ بادشاہ کے لقب سے ملقب رہا۔

سلیمان شاہ کی سلطنت

سات سال حکومت کرنے کے بعد ۵۵۴ھ میں سلطان محمود نے وفات پائی اور اسکا چچا سلیمان شاہ تخت نشین ہوا۔

مقتفی کی وفات

۵۵۴ھ میں خلیفہ مقتفی نے ۶۶ سال کی عمر پوری کر کے وفات پائی کل مدت خلافت ۲۴ سال ہے۔ مورخین کے بیان کے مطابق عہد خلافت منتصر کے بعد یہ پہلا خلیفہ تھا جس نے عراق پر آزادانہ حکومت کی۔ بڑا مستقل مزاج خلیفہ تھا چھوٹے سے چھوٹا حکم بھی خود صادر کرتا تھا۔

مستنجد باللہ بن مقتفی

مقتفی کی وفات کے بعد ۵۵۵ھ میں اسکا بیٹا یوسف مستنجد باللہ خلیفہ ہوا

ارسلان شاہ کی تخت نشینی

سلیمان شاہ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے نہایت سخت دل بے رحم

وبے مروت تھا اسیوجہ سے فوج نے غصہ ہوکر ۵۵۶ھ میں اسکا کام تمام کردیا اور ارسلان شاہ بن طغرل بن محمد بن ملک شاہ تخت کا مالک ہوا۔

نورالدین مصر میں

ہم بتا چکے ہیں کہ نورالدین زنگی کا اقتدار شام پر قائم ہو چکا تھا اور فتح مصر کا ذمہ دار اس نے شیرکوہ کو کردیا تھا چنانچہ اس نے ۵۶۴ھ میں مصر پر علم فتح نصب کیا۔ اسوقت وہاں کا حاکم عاضد علوی تھا اس نے نورالدین کو شہنشاہ تسلیم کرکے شیرکوہ کو ملک منصور کا خطاب عطا کرکے اپنا وزیر بنایا۔

صلاح الدین کی وزارت

دولت ایوبیہ کی ابتدا

شیرکوہ نے کچھ دنوں میں وفات پائی اور عاضد نے شیرکوہ کے بھتیجے صلاح الدین یوسف بن نجم الدین ایوب کو اپنا وزیر بنایا۔ رفتہ رفتہ صلاح الدین کے حسن اخلاق اور خوبی انتظام نے لوگوں کو بالکل گرویدہ بنالیا۔ اور بتدریج اسکا شمار نامور فاتحین میں ہونے لگا۔ اسی کی ہمت تھی جس نے بیت المقدس کو اہل صلیب سے آزاد کرایا اور مصر سے فاطمی حکومت کو توڑ کر دولت ایوبیہ قائم کی۔

تاریخی مشاہدہ

تواریخ عالم پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ جو لوگ اپنی ناموری کے لیے نہایت جد و جہد اور قتل و غارت کرکے کسی سلطنت

کی بنیاد ڈالتے ہیں اور بانی سلطنت ہونے کا شرف ان کو حاصل ہوتا ہے ان کی میراث سے ان کی اولاد کے بجائے اغیار فائدہ اٹھاتے ہیں۔

چنانچہ

امیر معاویہ نے دولت امویہ کی بنیاد ڈالی۔ مگر ان کے وارث بنو مروان ہوئے سفاح نے دولت عباسیہ کا اقتدار قائم کیا مگر آخر میں اسکا بھائی ابوالمنصور سلطنت کا مالک ہوا۔ نصر بن احمد۔ نے دولت سامانیہ کا سنگ بنیاد رکھا مگر اسکا وارث اس کا بھائی اسمٰعیل بنا اسی طرح بانی دولت بنی بویہ یعنی عمادالدولہ کا جانشین اسکا بھائی رکن الدولہ ہوا اس کے بعد طغرل بک سلجوقی سے یہ سلطنت اس کے بھائی داؤد کو ملی۔ اور پھر شیر کوہ نے اپنے بھتیجے عادل کے سپرد کی۔

مستنجد کی وفات

۵۶۶ھ میں مستنجد کو بعض امرار نے کسی خطرہ کی بنا پر حمام میں گلا گھونٹ کر مار ڈالا اسنے ۴۸ سال کی عمر پائی کل مدت خلافت ۱۱سال ہے منصف خلیفہ تھا۔

مشق کیلئے امتحانی سوالات

۱۔ مستظہر کب خلیفہ ہوا؟۔

۲۔ سلطان مسعود اور داؤد میں کیونکر لڑائی ہوئی اور نتیجہ کیا ہوا؟۔

۳۔ معزول خلیفہ راشد کو کس نے قتل کیا؟۔

۴۔ بیان کرو کہ عمادالدین زنگی نے ۵۳۲ھ سے ۵۴۰ھ تک کن کاموں کو انجام دیا

۵۔ عمادالدین کو کس نے قتل کیا۔ اس کے بعد قلعہ بعلبک کو کس نے لیا

اسکا محافظ کون تھا؟۔
۶۔ نجم الدین ایوب کون تھا؟۔
۷۔ نور الدین۔ سیف الدین۔ وقطب الدین نے اپنے والد کے قتل ہونے کے بعد کیا کیا؟۔
۸۔ سلطان مسعود نے کب وفات پائی اور اسکا جانشین کون ہوا؟۔
۹۔ امیر خاصبک نے کیا کام کیا۔ سلطان محمد نے خاصبک کے ساتھ کیا سلوک کیا؟۔
۱۰۔ دولت غوریہ کا ظہور اور دولت آل سبکتگین کا خاتمہ کب ہوا؟۔
۱۱۔ نور الدین نے شام پر کب قبضہ حاصل کیا۔ شام میں زلزلوں کا ظہور کب ہوا؟۔
۱۲۔ سلطان سنجر نے کب وفات پائی۔ کتنے سال اسکا خطبہ پڑھا گیا؟۔
۱۳۔ سلیمان شاہ کب سلطنت کا وارث بنا؟۔
۱۴۔ مقتفی نے کب وفات پائی اسکی عمر۔ مدت خلافت اور مختصر سیرت بیان کرو۔
۱۵۔ مستنجد کب خلیفہ ہوا؟۔
۱۶۔ ارسلان نے کب تخت سلطنت پر قبضہ حاصل کیا؟۔
۱۷۔ نور الدین کو مصر فتح کرنے کے لئے کس نے بھیجا تھا۔ آسنے مصر پر کب تسلط حاصل کیا۔ عاضد کا وزیر کون بنا۔ شیر کوہ کے بعد کون وزیر ہوا صلاح الدین نے منصب وزارت کے بعد کیا کیا؟ مستنجد باللہ نے کب وفات پائی اسکی عمر۔ مدت خلافت۔ اور مختصر سیرت بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

۵۳۱ھ میں مقتفی نے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی اسنے عراق میں

بڑے استقلال کے ساتھ حکومت کی ۵۳۲ھ میں داؤد نے راشد کو پھر خلیفہ بنانے کا قصد کیا اس لئے سلطان مسعود نے اس سے سخت جنگ کی اسی سنہ میں ۴۸ سال کی عمر پوری کر کے راشد نے اصفہان میں وفات پائی اس کے بعد عماد الدین نے حما اور حمص پر قبضہ کر لیا مگر دمشق پر تسلط نہ قائم کر سکا اس کے بعد اس نے ۵۳۳ھ میں بعلبک اور ۵۳۶ھ میں شہرزور ۵۳۹ھ میں قلعہ اشب وغیرہ فتح کئے۔ اور ۵۴۱ھ میں قلعہ جعبر کا حصار کیا اور اثنار محاصرہ ہی میں ۶۰ سال کی عمر پوری کر کے قتل کیا گیا۔ اس کے بعد حاکم دمشق نے قلعہ بعلبک کو جسکے محافظ نجم الدین ایوب تھے فتح کیا پھر نور الدین نے حلب کو اور سیف الدین نے موصل کو فتح کیا اس کے بعد سیف الدین نے انتقال کیا اور قطب الدین جانشین ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد نور الدین قطب الدین نے آپس میں اسطرح ملک کی تقسیم کی کہ۔ نور الدین شام پر قبضہ کر لے اور قطب الدین جزیرہ کا مالک بن جائے ۵۴۷ھ میں سلطان مسعود نے وفات پائی اور اسکا بھائی ملک شاہ تخت نشین ہوا مگر خاصبک نے اس کو قید کر لیا کچھ عرصہ کے بعد محمد نے آکر خاصبک کا کام تمام کیا۔ ۵۴۷ھ میں افغان و ہند میں سلطنت غوریہ کی بنیاد پڑی۔ اور آل سبکتگین کا خاتمہ ہوا ۵۵۲ھ میں بڑے خوفناک زلزلوں نے مخلوق کو تباہ کیا۔ اسی سنہ میں سنجر نے ۴۰ سال حکومت کرنے کے بعد وفات پائی ۵۵۴ھ میں سلطان محمد نے وفات پائی اس کے بعد اسکا بھائی سلیمان شاہ تخت نشین ہوا ۵۵۵ھ میں مقتفی نے وفات پائی عمر ۶۶ سال اور مدت خلافت ۲۴ سال ہے مستقل مزاج خلیفہ تھا۔ اسکے بعد مستنجد باللہ خلیفہ ہوا ۵۵۶ھ میں سلیمان شاہ قتل اور ارسلان شاہ تخت نشین ہوا مقتفی ہی کے زمانہ میں نور الدین نے مصر پر قبضہ حاصل کرنے کا قصد کیا تھا مگر ناکام رہا آخر کار ۵۶۴ھ میں اسد الدین شیرکوہ کے ہاتھوں پر فتح ہوئی۔ فاطمی نے شیرکوہ کو اپنا وزیر بنا لیا

اور اس کے مرنے کے بعد اس کے بھتیجے صلاح الدین کو وزیر بنایا۔ اس نے اپنے حسن انتظام سے لوگوں کو مسخر کر لیا چنانچہ اسی وقت سے دولت فاطمی ضعیف اور دولت ایوبی برسر اقتدار ہوتی گئی۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ کسی بانی سلطنت کی اولاد نے سلطنت سے فائدہ نہیں اٹھایا ۵۶۶ھ میں مستنجد گلا گھونٹ کر مار ڈالا گیا اس وقت اسکی عمر ۴۸ سال کی تھی کل مدت خلافت ۱۱ سال ہے بڑا عادل خلیفہ تھا۔

تیئیسواں سبق

المستضیٔ بامر اللہ بن مستنجد اور ناصر لدین اللہ بن مستضی کا عہد خلافت

خلفاء میں دوسرا حسنؒ

مستنجد کی وفات کے بعد اسکے بیٹے ابو محمد الحسن المستضیٔ بامر اللہ کے ہاتھ پر ۵۶۶ھ میں بیعت کی گئی۔ خلفاء میں اس نام کا سوائے حسن ابن علی کے کوئی نہیں گذرا۔

حکومت فاطمیہ کا خاتمہ اور دولت ایوبیہ کی ابتدا

تمھیں پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ عاضد ہی کے زمانہ میں حکومت فاطمیہ کمزور ہو چکی تھی کیونکہ زمام سلطنت صلاح الدین کے ہاتھ میں تھی وہ جدھر چاہتا منعطف کر دیتا تھا ۵۶۶ھ میں نور الدین نے حکم دیا کہ مصر میں عباسیوں کا خطبہ پڑھا جائے پہلے تو صلاح الدین نے اس حکم کی تعمیل میں پس و پیش کیا

اگر بھر۔ اس نے بھی حکم دیدیا کہ خطبوں میں بجائے عاضد کے مستضی بامر اللہ کا نام پڑھا جائے۔ یہ خوشخبری جب بغداد پہونچی تو کئی دن خوب جشن منائے گئے اس کے بعد مصر سے فاطمین کی ۲۷۰ سال کی حکومت ختم ہو گئی اور دولت ایوبیہ کی بنیاد پڑی۔ اس زمانہ میں عاضد بیمار تھا چنانچہ اس نے ۵۶۷ھ میں وفات پائی۔

نور الدین اور ذوالنون

۵۶۱ھ میں عزالدین بن قلیج ارسلاں نے ذوالنون دانشمند سے ملطیہ اور سیواس علیحدہ کرلیا۔ ذوالنون نور الدین کے پاس جاکر طالب پناہ ہوا نور الدین نے اسکی عزت کی اور وعدہ کیا کہ تمھارا ملک تمکو ملجائیگا اس کے بعد قلیج ارسلاں کے پاس ایک خط لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ تم ذوالنون کی حکومت واپس کردو۔ مگر وہاں سے کوئی جواب نہ ملا۔ آخر کار نور الدین نے حملہ کیا اور قلیج ارسلان کی سلطنت کے ایک بہت بڑے حصہ پر قبضہ کرلیا اخیر میں مجبور ہوکر قلیج ارسلاں نے صلح کرلی اور سیواس ذوالنون کو دیدیا۔

یمن پر صلاح الدین کا تسلط

۵۶۷ھ میں نور الدین اور صلاح الدین میں کچھ رنجش ہو گئی اس لئے صلاح الدین گھبرایا کہ شاید مصر میرے قبضہ سے نکلجائے۔ اس لئے ۵۶۹ھ میں اس نے اپنے رفقاء سے مشورہ کیا۔ باتفاق یہ طے پایا کہ ہمیں پہلے ہی سے کوئی دوسری مملکت حاصل کرنی چاہیئے تاکہ اگر نور الدین ہمپر حملہ کرکے شکست دیدے تو وہاں جاکر پناہ گزیں ہوسکیں۔ اس مشورہ کے بعد صلاح الدین نے اپنے بھائی توران شاہ کو فوج کے ساتھ نوبہ کی طرف روانہ کیا

مگر یہ مقام ناپسند ہوا اس لئے ۔یمن کی جانب بڑھا ۔ اور وہاں کے حاکم عبدالبنی بن سے مہدی لڑکر قبضہ کر لیا مگر وہاں نورالدین اور مستغنی باللہ کا خطبہ بھی پڑھا جاتا رہا ۔

نورالدین کی وفات

اسی ۵۶۹ھ میں نورالدین محمود زنگی نے ۵۸ سال کی عمر پوری کر کے دنیا کو خیرباد کہا جسکا اقتدار شام ۔ مصر ۔ دیار جزیرہ وغیرہ میں قائم تھا ۔ عدل ۔ انصاف ۔ سخاوت ۔ حق پرستی کے کے لحاظ سے شاہان اسلام پر اسے ایک غیر معمولی شرف حاصل ہے ۔ اس نے بہت سے مدرسے قائم کئے ۔ صلیبی جنگوں میں مشہور معرکے سر کئے ۔ بہادری کے جوہر دکھائے کل مدت سلطنت ۲۸ سال ہے ۔ دمشق میں دفن ہو قبر ابتک باقی ہے ۔

ملک صالح

نورالدین کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اسمٰعیل ملک صالح کا لقب اختیار کر کے گیارہ سال کی عمر میں تخت نشین ہوا ۔ مصر میں صلاح الدین نے بھی اس کو بادشاہ تسلیم کیا اور اس کے نام سے سکے ڈھلنے لگے ۔

سیف الدین کی بغاوت

جب سیف الدین زنگی حاکم موصل کو اپنے بھائی نورالدین کے مرنے کی خبر معلوم ہوئی تو اسنے سرکشی اختیار کی ۔ اور نصیبین، خابور، حران ۔ رہا وغیرہ کا خود مختار حاکم بن بیٹھا ۔

ملک صالح کی لشکر کشی

جب امرائے دمشق کو اس بغاوت کی خبر ہوئی تو وہ ڈرے کہ کہیں سیف الدین شام پر نہ حملہ کر دے۔ اس لئے انھوں نے ملک صالح کو حلب روانہ کیا تاکہ وہ سیف الدین کو روکے۔

صلاح الدین کی فتوحات

اسی اثناء میں صلاح الدین نے مصر میں خود مختارانہ حکومت قائم کر لی پھر ۵۷۰ھ میں شام پر قبضہ کر کے حمص۔ حما۔ بعلبک وغیرہ کو فتح کرتے ہوئے حلب پہونچکر محاصرہ کیا مگر اہل حلب نے ملک صالح کی ماتحتی میں اس سے مقابلہ کیا اس لئے مجبوراً اسے وہاں سے علیحدہ ہونا پڑا۔ اس کے بعد پھر اسنے حلب پر دوبارہ حملہ کیا۔ مگر صلح کر کے وہاں کی حکومت ملک صالح کو دیدی۔

مستضئی باللہ کی وفات

۵۷۵ھ میں ۳۹ سال کی عمر تمام کر کے مستضئی نے وفات پائی کل مدت خلافت ۹ سال ہے۔ عادل اور سخی خلیفہ تھا۔

ناصر لدین اللہ بن مستضئی کا عہد خلافت

مستضئی باللہ کی وفات کے بعد اسکا بیٹا ابو العباس احمد ناصر لدین اللہ خلیفہ ہوا اور تمام خلفاء عباسیہ سے زیادہ مدت تک تخت نشین خلافت رہا۔ اس کے دور خلافت میں بڑے اہم حوادث ظہور میں آئے۔ جن میں سے سب سے اہم جنگ صلیبی اور جنگ تاتار ہیں۔

سیف الدین کی وفات

۵۷۶ھ میں سیف الدین حاکم موصل نے وفات پائی اور اسکا چچازاد بھائی عزالدین مسعود بن مودود زنگی اس کا جانشین ہوا۔

ملک صالح کی وفات

۵۷۷ھ میں ملک صالح اسمٰعیل بن نورالدین محمود حاکم حلب نے ۱۹ سال کی عمر پوری کر کے وفات پائی اور مرنے کے پیشتر امراء کو یہ وصیت کر گیا کہ میرے بعد حلب کا حاکم میرا چچازاد بھائی عزالدین بنایا جائے۔ چنانچہ وفات کے بعد امراء نے وصیت پر عمل کیا۔ مگر عزالدین نے سنجار کے عوض میں حلب اپنے بھائی عمادالدین کو دیدیا۔

جزیرہ پر صلاح الدین کا حملہ

۵۷۸ھ میں صلاح الدین نے جزیرہ کو فتح کر کے، موصل کا قصد کر کے موصل کی طرف بڑھا۔ مگر وہاں کی کثرت افواج و آلات حرب سے خوفزدہ ہو کر سنجار لوٹ آیا۔ اور اس پر قبضہ کر لیا۔ ۵۷۹ھ میں حلب پر حملہ کیا مگر عمادالدین زنگی نے بلا کسی معرکہ کے حلب اس کے حوالہ کر دیا اور اس کے عوض میں، سنجار، نصیبین، خابور، رقہ، سروج لے لیا۔ ۵۸۱ھ میں صلاح الدین نے موصل پر دوبارہ لشکر کشی کی مگر ناکام رہا۔

حاکم خلاط کی وفات

اسی اثناء میں اسے اطلاع ہوئی کہ شاہ ارمن حاکم خلاط نے وفات پائی اور کوئی وارث نہیں چھوڑا۔ اس لئے صلاح الدین

فوراً میا فارقین پہونچا۔ مگر وہاں معلوم ہوا کہ اسکا غلام بکتمر اس کا وارث بن بیٹھا اسلیئے صرف میا فارقین پر قبضہ کر کے پلٹ آیا۔

طغرل کی فتوحات

۵۸۳ھ میں سلطان طغرل بن ارسلان شاہ نے بڑی ترقی کی اور بہت سے ممالک فتح کیئے۔ قزل ارسلان ابن الدکز حاکم آذربیجان۔ ہمدان اصفہان وغیرہ نے جب دیکھا کہ طغرل حملہ کا قصد کر رہا ہے تو اس نے خلیفہ سے مدد کی درخواست کی خلیفہ نے فوراً اپنا لشکر روانہ کر دیا۔ ہمدان کے پاس مقابلہ ہوا۔ خلیفہ کی فوج نے شکست کھائی اور طغرل کو بہت مال غنیمت ہاتھ آیا۔

عراق سے دولت سلجوقیہ کا خاتمہ

۵۸۸ھ میں خوارزم شاہ تکش فتوحات حاصل کرنے کے لئے اُٹھا طغرل نے اسے روکنا چاہا۔ اور ۵۹۰ھ میں رَے کے قریب مقابلہ ہوا۔ طغرل قتل کیا گیا اور تکش نے اسکا سر بغداد بھیجدیا جہاں وہ کئی دن تک آویزاں رہا۔ اس کے بعد تکش نے ہمدان وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔ طغرل کے قتل ہونے سے دولت سلجوقیہ کا چراغ گل ہو گیا جو حکومت بنی بویہ کو خاک میں ملا کر قائم ہوئی تھی۔ کل مدت حکومت سلجوقیہ ۹۲ سال ہے۔

صلاح الدین کی وفات

تاریخ اسلام کا وہ نادر شخص جس نے چوتھائی صدی جہاد کی کا نامُنیں

ا؎ حکومت خوارزم کا ایک بادشاہ تھا جسکا ذکر بیسویں سبق میں آچکا ہے۔

صرف کیے یعنی بانی سلطنت ایوبیہ سلطان صلاح الدین نے مصر۔ شام۔ جزیرہ پر اپنا اقتدار قائم کرنے کے بعد ۵۸۹ھ میں ۵۷ سال کی عمر ختم کرکے وفات پائی۔ منبروں پر اس کے نام کے خطبہ پڑھے گئے سکوں پر اسکا نام کندہ ہوا۔ باوجود اس حشمت و عالمگیر اقتدار کے۔ وہ کبھی بارگاہ خلافت کے حلقہ اطاعت سے علیحدہ نہ ہوا۔ جنگ صلیبی میں اس نے جو بہادری کے جوہر دکھائے وہ تاریخ اسلام میں یادگار رہیں گے۔

صلاح الدین کی عظمت کی مثال

۵۸۷ھ میں قلیج ارسلان حاکم ملک روم کا بیٹا معزالدین قیصر شاہ صلاح الدین کے دربار میں دادرسی کے لیے آیا کیونکہ اس کے باپ نے اپنی تمام مملکت بیٹوں میں تقسیم کردی تھی۔ چنانچہ ملطیہ معزالدین قیصر شاہ کو ملا تھا، مگر بھائیوں نے اس سے یہ حصہ بھی چھین لیا تھا۔ جب صلاح الدین کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اس نے نہایت عزت سے اسے اپنے یہاں رکھا اور اپنے بھائی ملک العادل کی بیٹی سے اسکا نکاح بھی کردیا اس کے بعد اس کو پھر ملاطیہ روانہ کیا۔ اُدھر جب معزالدین کے بھائی نے دیکھا کہ صلاح الدین سا بہادر شخص اسکی حمایت پر آمادہ ہے تو ملطیہ سے سبکدوش ہوگیا۔ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ جب صلاح الدین معزالدین کے رخصت کرنے کے لیے گھوڑے پر سوار ہوا تو معزالدین نے بڑھ کر اسے سہارا دیا اور علاؤالدین زنگی حاکم موصل نے اس کے کپڑے درست کیے اس شوکت وجلال پر لوگ ششدر رہ گئے۔ اور اپنے اپنے دلوں میں کہنے لگے کہ اے صلاح الدین کون سی موت تجھے ہلاک کرے گی جبکہ بادشاہ سلجوق تجھے سوار کرا رہا ہے اور اتابک زنگی تیرے کپڑے برابر کررہا ہے

مغلوں کی سلطنت کا آغاز

ابھی ممالک اسلامیہ کو مغرب کے صلیبی حملوں سے نجات نہیں ملی تھی کہ تاتاریوں نے حملہ کر کے دنیا کو زیر وزبر کر دیا۔ تاتاریوں یا مغلوں کی قدیم تاریخ تو گم ہے کیونکہ لوگ ۵۹۹ھ سے جب چنگیز خاں کا ظہور ہوا۔ ان سے آگاہ ہوئے۔ اس سے پہلے کے متعلق سوائے اس کے کچھ معلوم نہیں کہ یہ لوگ جنوبی سائبیریا میں بحیرہ بیکال کے اطراف میں رہتے تھے۔

چنگیز خان

چنگیز خاں ایک تاتاری سردار کا لڑکا تھا اس کا اصلی نام تموجین تھا جب اس کے باپ کا انتقال ہو گیا تو قبائل نے بغاوت کر دی مگر تموجین نے اپنی قوت سے سب کو زیر کیا اور آہستہ آہستہ اتنی عظمت حاصل کی کہ خان اعظم اونک خان بھی اس سے مرغوب ہوا اور اس کے قتل کی تدبیریں سوچنے لگا مگر تموجین کو اس کے ارادہ کی اطلاع ہو گئی اس لیئے وہ اسے قتل کر کے خود مغلوں کا بادشاہ بن گیا اور چنگیز خاں یعنی فرمانروائے اعظم اپنا نام رکھا۔

چنگیز کی فوجکشی کا سبب

۶۰۹ھ میں بخاریٰ کے تین سوداگر مال تجارت لیکر تاتار گئے وہاں تاتاریوں نے ان کو پریشان کیا۔ اس کے بعد چنگیز خان نے ڈیڑھ سو تاجروں کو مال خریدنے کے لئے بخاریٰ بھیجا۔ جب یہ لوگ اترار پہونچے تو وہاں کے حاکم غائر خان کو معلوم ہوا کہ بخاریٰ کے تاجروں کے ساتھ ان لوگوں نے تشدد کیا ہے۔ اس لئے اُن سب کو قتل کرا دیا اور ان کا

مال وزر سلطان محمد خوارزم شاہ کے پاس بھیجدیا۔ اتفاقاً ایک تاجر کسی صورت سے بچکر تاتار پہونچا اور وہاں چنگیز خاں کو واقعہ کی اطلاع دی چنگیز خاں نہایت غضبناک ہوا اور حملہ کا پختہ ارادہ کرلیا۔

بخاریٰ میں چنگیز خاں کے مظالم

چنگیز خاں کی فوج کشی کے قبل سلطان محمد خوارزم نے تاتاریوں کے ایک شہر پر قبضہ کرلیا تھا اس لئے چنگیز خان جوش انتقام سے اور بیچین ہوگیا اور ۶۱۶ھ میں ایک فوج روانہ کی مگر جب کوئی فائدہ نظر نہ آیا تو ۶۱۷ھ میں وہ خود بخاریٰ کی طرف جھپٹا۔ اور اسکا محاصرہ کرلیا آخر کار اہل بخاریٰ نے مجبور ہوکر شہر چنگیز خاں کے حوالہ کردیا شہر پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد چنگیز خاں نے جو مظالم بخاریٰ میں برپا کیئے اس کی دردناک داستان سنکر دل دہل جاتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اسنے انسانوں کے خون کی ندیاں بہادیں مکانات وعمارات کی جگہ آتشبازی سے خاکستر کے ڈھیر نظر آنے لگے۔ لوگوں کا مال لوٹا گیا۔ بقیۃ السیف کو زنجیروں میں جکڑ دیا گیا دودھ پیتے بچوں کو بے دردی سے تہ تیغ کیا گیا۔ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کیئے گئے عبادت گاہیں ڈھادی گئیں مصاحف اور کتابیں چاک کرکے خندقوں میں پھینک دی گئیں۔

چنگیز خاں سمرقند میں

اسی سال چنگیز خاں نے سمرقند پر بھی حملہ کیا وہاں کے لشکر نے بھی بہادری سے مقابلہ کیا۔ اور بہت سے تاتاریوں کو قتل وقید کیا۔ مگر آخیر میں اکابرین سلطنت میں اختلاف ہوا کہ شہر چنگیز خاں کے سپرد کیا جائے یا نہیں آخر کار ایک گروہ کی رائے سے شہر اس کے سپرد کردیا گیا۔

اسنے یہاں بھی وہی مظالم کئے جو بخاری میں کئے تھے۔

خوارزم شاہ کا تعاقب

اس کے بعد چنگیز خاں نے ایک فوج خوارزم شاہ کے تعاقب میں روانہ کی وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں ہوتا ہوا ماژندران پہونچا اور وہیں فوت ہوا اس کی کل مدت حکومت ۲۱ سال ہے بڑا ہیبتناک شخص تھا اس کے بعد اسکا بیٹا جلال الدین جانشین ہوا۔ چنگیز خاں کی فوجیں خراسان میں جسطرف سے گذرتی تھیں آبادیوں کو بالکل ویران و نیست و نابود کردیتی تھیں چنگیز نے جو مظالم کئے اُن کی مثالیں تاریخ عالم میں نظر نہیں آتیں ہیں اسرائیل پر بخت نصر کے مظالم مشہور ہیں مگر وہ چنگیزیوں کی وحشیانہ سفاکیوں کے عشر عشیر بھی نہیں۔ بخت نصر نے صرف بیت المقدس کو تباہ کیا اور بنی اسرائیل پر مظالم کئے۔ مگر چنگیزی طوفان سے تمام عالم چیخ اٹھا۔ جلال الدین کی فوج نے بہادرانہ مقابلہ کیا اور دو دفعہ چنگیزیوں کا شیرازہ بکھیر دیا۔ یہانتک کہ چنگیز خاں بھی جلال الدین کی بہادری پر حیرت زدہ ہو گیا اور زندہ گرفتار کرنے کا حکم دے دیا۔ مگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکا اور جلال الدین مع اپنے گھوڑے کے دریائے سندھ میں پھاند پڑا یہانتک کہ ہندوستان پہونچ گیا چنگیز متعجب نگاہوں سے اس حیرتناک منظر کو دیکھتا رہا۔

زنگی خاندان کا آخری بادشاہ

سنہ ۶۱۶ھ میں نورالدین ارسلان زنگی حاکم موصل نے وفات پائی اور اس کے وزیر بدرالدین لولو نے اس کے بھائی ناصرالدین محمود کو اس کا جانشین بنایا۔ اس وقت ناصرالدین صرف تین سال کا چھوٹا بچہ تھا۔

یہ زنگی خاندان کا آخری بادشاہ ہے۔ اسکی وفات کے بعد بدر الدین لولو خود سلطنت کا مالک بن بیٹھا اور ۴۰ سال تک فرمانروائی کی۔

جلال الدین

۶۲۲ھ میں جلال الدین خوارزم ہندوستان سے نکلکر کرمان۔ اصفہان لبقیہ عراق عجم اور خوزستان پر متسلط ہوگیا۔ اس کے بعد بغداد پر حملہ کیا۔ مگر وہاں کے لوگوں نے پہلے ہی سے انتظام کر رکھا تھا۔ اسلئے اربل چلا گیا۔ وہاں کے لوگوں نے صلح کرلی اس کے بعد اس نے آذربیجان کو قبضہ میں کرلیا۔ یہ بتدریج ترقی کرتا رہا اور آخر میں اس نے کرجوں پر حملہ کر کے انکو تتر بتر کردیا۔

بلاد خلاط پر ملک الاشرف کا اقتدار

ہم پہلے تمھیں بتا چکے ہیں کہ بلاد خلاط پر بکتمر نامی ایک غلام نے قبضہ حاصل کرلیا تھا کچھ دنوں تک تو وہاں غلاموں کی حکومت رہی مگر ۶۰۴ھ میں ملک العادل ابو بکر بن ایوب نے اس سلطنت پر قبضہ کرلیا اور کچھ دنوں کے بعد وہاں کی حکمرانی ملک الاشرف کے سپرد کی۔

ناصر کی وفات

۶۲۲ھ میں خلیفہ ناصر نے ۷۰ سال کی عمر پوری کر کے وفات پائی وفات کے تین سال بیشتر ہی سے یہ چلنے پھرنے سے مجبور ہوگیا تھا۔ ایک آنکھ کی روشنی جاتی رہی تھی دوسری بھی کمزور ہوگئی تھی۔ مدت خلافت ۴۶ سال ۱۱ ماہ ہے خلفاء عباسیہ میں سب سے زیادہ حکومت کی۔ بندوق چلانے میں ماہر تھا ۶۰۰ھ میں اسنے حکام کے

پاس قاصدوں کے ذریعہ سے یہ پیغام بھیجا تھا جو امزی کے جام پیو۔ بہادری کے کپڑے پہنو۔ اور بندوق چلانے میں مجھے اپنا استاد بناؤ۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ مستضی کب خلیفہ ہوا۔ حسن ثانی کون تھا؟

۲۔ دولت فاطمیہ کا خاتمہ اور دولت ایوبیہ کا آغاز کب ہوا؟

۳۔ نورالدین نے قلیج ارسلان پر کب حملہ کیا؟

۴۔ صلاح الدین نے یمن پر کب قبضہ حاصل کیا؟

۵۔ نورالدین کب سلطنت کا مالک بنا اسکی مدت خلافت و مختصر سیرت بیان کرو۔ اسکا جانشین کون ہوا؟

۶۔ سیف الدین نے کیا کیا؟

۷۔ امرار دمشق نے کیا کیا؟

۸۔ دمشق میں صلاح الدین کی حکومت کب مستقل ہوئی؟

۸۔ مستضی باللہ نے کب وفات پائی اسکی عمر۔ مدت خلافت اور مختصر سیرت بیان کرو۔

۹۔ ناصر کب خلیفہ بنایا گیا؟

۱۰۔ خلفار عباسیین میں سب سے زیادہ دنوں کس نے حکومت کی؟

۱۱۔ ناصر کے زمانہ کا کوئی اہم واقعہ بیان کرو؟

۱۲۔ ملک الصالح اور سیف الدین نے کب وفات پائی؟

۱۳۔ صلاح الدین نے جزیرہ پر کب حملہ کیا؟

۱۴۔ عراق سے دولت سلجوقیہ کا خاتمہ کب ہوا؟

۱۵۔ صلاح الدین نے کب وفات پائی کتنی مدت اسنے جہاد میں صرف کی اسکی مختصر سیرت بیان کرو۔ اسکی عظمت شان کی کوئی مثال دو۔

۱۶۔ دولت مغلیہ کی ابتدا کب سے ہوئی؟۔
۱۷۔ چنگیز خان کون تھا۔ اسنے بخاری پر لشکر کشی کیوں کی۔ اسنے وہاں اور سمرقند میں کیا مظالم کیے۔ اسکا مقابلہ کس نے کیا۔ جلال الدین نے چنگیز کو شکست دینے کے بعد کہاں کا سفر کیا؟
۱۸۔ زنگی خاندان کا آخری بادشاہ کون تھا؟۔
۱۹۔ جلال الدین نے ہندسے واپس آکر کن امور کو انجام دیا؟۔
۲۰۔ سلطنت خلاط پر کس نے قبضہ کیا؟۔
۲۱۔ ناصر نے کب وفات پائی اسکی عمر مدت خلافت اور مختصر سیرت بیان کرو۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

حسن ثانی مستضئ باللہ ۵۶۶ھ میں تخت نشین خلافت ہوا۔ اسی کے زمانہ میں دولت فاطمیہ کا اختتام اور دولت ایوبیہ کا آغاز ہوا۔ اس سلطنت کے بانی سلطان صلاح الدین تھے انھوں نے مصر میں عباسیوں کا خطبہ پڑھا ۵۶۸ھ میں نور الدین نے ذوالنون کی سلطنت کو قلیج ارسلان کے پنجہ اقتدار سے آزاد کرایا۔ ۵۶۹ھ میں صلاح الدین نے یمن پر قبضہ کیا اسی سال ۵۸ سال کی عمر میں نور الدین کی وفات بھی ہوئی۔ اس کی کل مدت خلافت ۲۹ سال ہے بڑا عادل بادشاہ تھا اس کے بعد اس کا لڑکا ملک صالح تخت نشین ہوا۔ اس کے زمانہ میں سیف الدین حاکم موصل نے بغاوت کی۔ اسی اثناء میں صلاح الدین کی سلطنت مصر میں مستقل ہو گئی۔ پھر اس نے ملک شام کے اکثر حصوں پر قبضہ کر لیا۔ اور حلب کو ملک صالح کے لئے چھوڑ دیا۔ ۵۷۵ھ میں مستضئ نے وفات پائی اسوقت انکی عمر ۳۹ سال کی تھی کل مدت خلافت ۹ سال ہے بڑا عدل گستر خلیفہ تھا۔ اس کے بعد ناصر باللہ خلیفہ ہوا اس نے خلفاء عباسیہ میں سب سے

زیادہ دنوں حکومت کی۔ اسی کے عہد خلافت میں صلیبی جنگوں کا آغاز ہوا
۵۷۶ھ میں سیف الدین غازی نے وفات پائی۔ اس کے بعد اسکا بیٹا
موصل کا فرمانروا ہوا۔ ۵۷۷ھ میں ملک صالح نے انتقال کیا۔ اور
عزالدین حلب کا مالک ہوا اس کے بعد عمادالدین کا قبضہ ہوگیا ۵۷۸ھ میں
صلاح الدین نے بلاد جزیرہ پر تسلط حاصل کیا۔ اور ۵۷۹ھ میں حلب پر
قبضہ کرنے کے بعد ۵۸۱ھ میں موصل کا محاصرہ کرلیا۔ مگر جب کوئی فائدہ
کی صورت نظر نہ آئی تو میافارقین کی طرف چلا گیا۔ اور اسپر قبضہ کرلیا۔
۵۸۳ھ میں طغرل نے بہت سے شہروں کو فتح کیا۔ اور خلیفہ کے لشکر کو
شکست دی ۵۸۸ھ میں خوارزم شاہ نے طغرل سے جنگ کرکے اسکو قتل کیا
اس کے قتل ہوتے ہی دولت سلجوقیہ کا چراغ گل ہوگیا ۵۸۹ھ میں ۵۷ سال
کی عمر پوری کرکے صلاح الدین نے وفات پائی۔ یہ بہت بڑے پایہ کا شخص
تھا۔ اس نے۔ مصر۔ شام۔ جزیرہ وغیرہ پر علم فتح نصب کیا۔ اور
دولت ایوبیہ کی بنیاد ڈالی۔ اسنے صلیبی جنگوں میں بہادری وجوانمردی کے
بڑے جوہر دکھائے ۵۹۹ھ میں مغل اور تاتاریوں کی حکومت کا آغاز ہوا
۶۰۹ھ میں بخارے کے تین تاجر اترار گئے۔ جہاں ان کو سخت تکلیف
پہونچائی گئی۔ اسی اثناء میں تاتاریوں کے سردار چنگیز خاں نے ڈیڑھ سو
تاجروں کو مال خریدنے کے لئے روانہ کیا۔ حاکم اترار نے ان سب کو قتل کیا
جس سے چنگیز بہت غضبناک ہوا۔ اور ۶۱۶ھ میں ممالک اسلامیہ پر
حملہ کردیا۔ اس نے بخارے میں بڑے مظالم کئے۔ سمرقند اور دیگر بلاد اسلامی کو
بھی اسنے سخت نقصان پہونچایا۔ سلطان محمد خوارزم شاہ نے چنگیز کا بڑی
دلاوری سے مقابلہ کیا مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے جلال الدین نے
بھی حیرت انگیز بہادریوں کا اظہار کیا۔ آخر میں سندھ پار کرکے ہندوستان
پہونچا ۶۱۶ھ میں شاہ موصل کا انتقال ہوا اور ناصرالدین محمود زنگی

جو ابھی صرف سہ سالہ بچہ تھا۔ تخت نشین ہوا۔ یہی خاندان زنگی کا آخری تاجدار رہے ۶۲۲ھ میں جلال الدین نے ہندوستان سے واپس آکر عراق عجم پر قبضہ کیا اور بغداد پر بھی لشکر کشی کی مگر وہاں کے لوگ مقابلہ کا انتظام پہلے ہی سے کر چکے تھے۔ اسلئے وہاں سے کوچ کرکے آذربیجان پر قبضہ کیا۔ آخر میں اس نے کرج کو قتل کرکے انکی جمعیت پراگندہ کر دی ۶۲۲ھ میں ناصر لدین اللہ نے وفات پائی اسوقت اس کی عمر ۷۰ سال کی تھی۔ کل مدت خلافت ۴۶ سال ۱۱ ماہ ہے۔ مستقل مزاج اور عادل خلیفہ تھا

چوبیسواں سبق

ظاہر بامر اللہ بن ناصر و مستنصر باللہ بن ظاہر بامر اللہ

کا عہد خلافت

خلفاء راشدین کا پیرو

ناصر لدین اللہ کی وفات کے بعد ۶۲۲ھ میں اسکا لڑکا عدۃ الدین ابو نصر محمدؐ خلیفہ ہوا یہ نہایت عادل و منصف فرمانروا تھا اسنے ٹکس کو یکلخت موقوف کر دیا اور ممالک مغصوبہ ان کے مستحقین کو واپس کر دیے خلفاء عباسیہ میں عدل وانصاف کے لحاظ سے عدۃ الدین کو فوقیت حاصل ہے ابن کثیر نے تو اس کے متعلق لکھا ہے کہ اسنے حضرت عمر فاروق اور عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ کو زندہ کر دیا۔ مگر افسوس کہ زمانہ نے اسکو زیادہ فرصت نہ دی۔

جلال الدین

۶۲۳ھ میں سلطان جلال الدین نے تفلس پر قبضہ کر لیا اسنے خلاط پر بھی فوج کشی کی مگر برف وسردی کی شدت سے ناکام واپس آیا۔

ظاہر کی وفات

اسی سال ۵۲ سال کی عمر میں ظاہر نے وفات پائی کل مدت سلطنت ۹ماہ ہے۔

مستنصر باللہ بن ظاہر بامر اللہ کا عہد خلافت

ظاہر کی وفات کے بعد ۶۲۳ھ میں اسکا بیٹا ابو جعفر منصور مستنصر باللہ سریرہ آرائے سلطنت ہوا۔ یہ بھی نہایت عادل خلیفہ تھا۔

چنگیز خاں کی وفات

۶۲۴ھ میں دنیا میں ایک شور برپا کر دینے کے بعد چنگیز خاں وطن واپس آیا آتے ہی بیمار ہوا اور مر گیا۔ کل مدت سلطنت ۲۵ سال ہے مرنے سے پیشتر اپنے بیٹے اوکتائی خاں کو جس نے بعد میں قاآن کا لقب اختیار کیا۔ ولیعہد بنا چکا تھا۔ اس نے بھی خراسان پر حملہ کیا تھا

خلاط پر جلال الدین کا حملہ

اسی ۶۲۴ھ میں جلال الدین خوارزم شاہ نے خلاط کا دوبارہ محاصرہ کیا اور بیس منجنیقیں نصب کر دیں۔ ملک الاشرف کے عامل حسام الدین قیمری نے مجبوراً شہر کو جلال الدین کے سپرد کر دیا مگر اس کے بعد

ملک اشرف نے علاؤالدین سلجوقی حاکم روم سے ملکر جلال الدین کو پسپا کر دیا اور اسے ایران کی طرف ہٹنا پڑا۔

صلح

ملک اشرف نے جلال الدین سے قیدیوں کے ساتھ نرمی و حسن سلوک کی درخواست کی اسنے جواب دیا کہ میرے قبضہ میں تمھارے ارا کین سلطنت ہیں اور تمھارے پاس صرف میرے غلام قید ہیں۔ اگر تم اُن تمام مفتوحات کو جنکو تمنے ویران کر دیا ہے آزاد کر دو تو میں صلح کر لوں۔ جلال الدین نے یہ شرط نامنظور کی۔

تاتاریونکا حملہ

اسکے بعد جلال الدین کو اطلاع ہوئی کہ تاتاری جماعت فوجکشی کا انتظام کر چکی ہے جلال الدین اس خبر سے سخت پریشان ہوا۔ خود تو بتریز کی طرف روانہ ہوا اور خلیفہ مستنصر۔ ملک اشرف سلطان علاءالدین کے پاس قاصد روانہ کیے کہ مصلحت اسی میں ہے کہ ہم مناقشات باہمی کو چھوڑ کر ملک کو دشمنوں سے بچا دیں۔ مگر افسوس کہ کسی نے اسکی مدد نہ کی اور تاتاری ملک کے اندر گھس آئے تنہا مقابلہ کرنا جلال الدین کے امکان سے باہر تھا جب اسے بالکل ناامیدی ہو گئی تو اسنے دیار بکر کا قصد کیا ابھی مقام آمد پر پہونچا تھا کہ اندھیری رات میں تاتاریوں کا گروہ آپہونچا اسکا معمولی گروہ دشمنوں کا مقابلہ نہ کر سکا اور یہ دیار بکر کے پہاڑوں میں نہیں معلوم کہاں غائب ہو گیا کہ پھر پتہ نہ چلا۔ آخر کار تاتاریوں نے اپنے حیرت انگیز مظالم سے دیار بکر اور جزیرہ کو بالکل تباہ کر دیا۔

بلاد خطا پر تاتاریوں کی لشکر کشی

تاتاریوں نے اپنے بادشاہ قاآن کی ماتحتی میں خطا پر حملہ کیا اگرچہ وہاں کے حاکم خطا آن خاں نے بڑی جوانمردی سے مقابلہ کیا مگر اسکو شکست ہوئی اور بہت سے سپاہی کام آگئے۔

خودکشی

آلتون خاں کو جب اپنے لشکر کی حالت معلوم ہوئی تو وہ زندگی سے مایوس ہوگیا اور اپنے بچوں۔ عورتوں۔ اور عزیزوں کو ساتھ لیکر ایک لکڑی کے مکان میں گھس گیا اور آگ لگانے کا حکم دیدیا کہ جل کر مرجانا تاتاریوں کی غلامی سے بہتر ہے۔

بلغاریہ پر تاتاریوں کا حملہ

اس کے بعد تاتاریوں نے شمالی ممالک بلاد صقالیہ۔ سلافیا۔ روس۔ بلغاریہ پر حملہ کیا اور قسطنطنیہ کے اطراف پر قبضہ کرنا چاہا۔ لیکن بلغاریہ کے قریب اہل یورپ نے ان کو پسپا کر دیا۔

حاکم روم کی اطاعت

سنہ ۶۳۰ھ میں سلطان علاؤالدین سلجوقی شاہ روم نے ایک قاصد کے ذریعہ سے تاتاریوں کی اطاعت کرلی۔

ابن اثیر کی وفات

سنہ ۶۳۰ھ میں شیخ عزالدین بن علی المعروف بہ ابن اثیر جزری نے

وفات پائی - تاریخ کی مشہور کتاب "التاریخ الکامل" - انھیں کی تالیف ہے اسمین انھوں نے آدمؑ سے لیکر ۶۲۸ھ تک کے واقعات جمع کیے ہیں ہمیں اپنی اس کتاب میں تاریخ کامل سے بہت مدد ملی ہے -

اربل پر تاتاریوں کا حملہ

۶۳۳ھ میں تاتاریوں نے اربل کیطرف قدم بڑھایا اور نینوی پر حملہ کر کے لیس تک پہونچ گئے - اسکے بعد ۶۳۴ھ میں اربل کا محاصرہ کرلیا چنانچہ وہاں کے باشندوں نے کچھ مال وزر دے کر ان سے نجات پائی -

علاؤ الدین کی وفات

۶۳۴ھ میں سلطان علاؤ الدین کیقباد شاہ روم نے اچانک وفات پائی کل مدت حکومت ۱۸ سال ہے - قلیج ارسلان کے لڑکوں کے باہمی اختلافات کی وجہ سے حکومت سلجوقیہ بالکل برباد ہو چکی تھی مگر اسنے اپنے عہد خلافت میں اسکو سنبھال لیا - اسکی وفات کے بعد اسکا بیٹا غیاث الدین کیخسرو تخت نشین ہوا -

ایوبی خاندان کا آخری تاجدار

اسی سال ملک العزیز بن صلاح الدین حاکم حلب نے انتقال کیا اس کے بعد ملک الناصر صلاح الدین تخت نشین ہوا - یہی خاندان ایوبی کا آخری تاجدار تھا

عراق پر تاتاریوں کا حملہ

۶۳۵ھ میں تاتاری جماعت عراق پر حملہ کرتی ہوئی حدود بغداد تک پہونچ گئی مگر بغداد کی عظیم الشان فوج نے اسکو شکست دی اور

حفظ ماتقدم کے لیے بغداد کی شہر پناہ پر حفاظت کے لئے منجنیقیں لگوادیں تاکہ تاتاری دوبارہ حملہ نہ کرسکیں اسی سال تاتاریوں نے دو حملہ کئے۔ مگر دونوں میں ناکامیاب رہے۔

ایک ترکمانی مدعی نبوت

سنہ ۶۳۸ھ میں اماسیا میں ایک ترکمانی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنا نام بابا رکھا اسکا ایک پیر اسحٰق تھا جو مشائخ کے لباس میں رہتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد سواروں اور پیدلوں کا ایک جم غفیر اسکا متبع ہوگیا۔ جو شخص لاالہ الا اللہ بابا رسول اللہ نہ کہتا تھا یہ لوگ اس سے لڑتے تھے۔ رفتہ رفتہ بہت سے شہروں میں انکا اقتدار قائم ہوگیا آخر کار سلطان غیاث الدین نے ایک لشکر بھیج کر انکو پسپا کیا اور بابا مع اپنے معتقد اسحٰق کے قید ہو کر قتل ہوا۔

تاتاری جماعت روم میں

سنہ ۶۳۹ھ میں تاتاریوں نے روم پر حملہ کیا اور شہر ارزن کا محاصرہ کرکے فاتحانہ قبضہ کرلیا اپنی عادت کے مطابق وہاں بھی انھوں نے مظالم کرنے شروع کئے جب سلطان غیاث الدین کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے مختلف اقوام کی ایک عظیم الشان فوج روانہ کی۔ مگر وہ فوج شکست کھا گئی اور تاتاری سیواس قیسریہ وغیرہ میں پھیل گئے اور وہاں کے تاخت وتاراج سے فرصت پاکر آذربیجان پر قبضہ کرکے اسکو بھی برباد کردیا۔

صلح

جب سلطان غیاث الدین نے دیکھا کہ وہ تاتاریوں کے مقابلہ کی تاب نہیں لاسکتا تو اس نے ایک قاصد کے ذریعہ سے صلح کی درخواست کی تاتاریوں نے کچھ کپڑے گھوڑے

نقد۔ اور سالانہ خراج پہ صلح کرلی۔

مستنصر کی وفات

سنہ ۶۴۱ھ میں ۵۲ سال کی عمر پوری کر کے مستنصر نے وفات پائی کل مدت خلافت ۱۸ سال ہے۔ بڑا عادل اور علمدوست خلیفہ تھا۔

مدرسہ مستنصریہ

اسی نے مدرسہ مستنصریہ کو قائم کیا تھا جو علماء۔ فقہا۔ اطباء۔ دوا سازوں اور علم فلکیات کے ماہروں کا مرکز تھا۔ اس مدرسہ کے تمام اخراجات کا وہ خود ذمہ دار تھا۔

مشق کیلیے امتحانی سوالات

۱۔ ظاہر کب خلیفہ ہوا۔ اسکی مختصر سیرت بیان کرو۔ ۲۔ جلال الدین نے سنہ ۶۲۳ھ میں کیا کیا؟ ۳۔ ظاہر نے کب وفات پائی۔ اسکی عمر۔ مدت خلافت بیان کرو۔ ۴۔ مستنصر کب خلیفہ ہوا؟ ۵۔ چنگیز خاں نے کب وفات پائی اس کے بعد کون تخت نشین ہوا؟ ۶۔ جلال الدین اشرف اور شاہ روم میں کیا معاملہ ہوا؟ ۷۔ جلال الدین اور تاتاریوں میں کیا معاملہ ہوا اور جلال الدین نے کس سے مدد چاہی اور مایوسی کے بعد وہ کہاں چلا گیا؟ ۸۔ ملک خطا نے تاتاریوں کا مقابلہ کیونکر کیا ۹۔ تاتاریون نے یورپ سے کیوں نہ مزاحمت کی؟ ۱۰۔ حاکم روم نے تاتاریوں کی اطاعت کب اختیار کی؟ ۱۱۔ ابن اثیر کا انتقال کب ہوا؟ ۱۲۔ اربل پر تاتاریوں نے کب حملہ کیا؟ ۱۳۔ حاکم روم علاؤالدین نے کب وفات پائی؟ ۱۴۔ بنی ایوب کا آخری بادشاہ کون تھا؟ ۱۵۔ تاتاریوں نے عراق پر کب حملہ کیا؟ ۱۶۔ بابا مدعی نبوت کب ظاہر ہوا اور اسکو کس نے قتل کیا؟ ۱۷۔ تاتاریون نے

ملک روم پر کب حملہ کیا؟ ۱۸۔ غیاث الدین نے تاتاریوں سے کیونکر صلح کی؟ ۱۹۔ مستنصر نے کب وفات پائی اسکی عمر۔ مدت خلافت اور مختصر سیرت بیان کرو۔ مدرسہ مستنصریہ کا بانی کون تھا؟

گذشتہ سبق کا خلاصہ

سنہ ۶۲۲ھ میں ظاہر خلیفہ ہوا اسنے خلفاء راشدین کے طرز پر حکومت کی اسی کے زمانہ میں جلال الدین نے تفلیس کو فتح کیا اور خلاط پر بھی حملہ کیا سنہ ۶۲۳ھ میں ظاہر نے وفات پائی کل مدت خلافت ۹ ماہ ہے اس نے ۵۲ سال کی عمر پائی بڑا عادل خلیفہ تھا اسکے بعد مستنصر خلیفہ ہوا۔ اسی کے عہد خلافت میں سنہ ۶۲۴ھ میں چنگیز نے وفات پائی۔ اور اسکا لڑکا قاآن تخت نشین ہوا اسی سال جلال الدین نے خلاط پر قبضہ کیا اور اشرف و ملک روم نے ملکر جلال الدین کو زیر کیا۔ اسکے بعد تاتاریوں نے جلال الدین پر حملہ کیا اسنے امرائے اطراف سے مدد طلب کی مگر کسی نے ساتھ نہ دیا آخر کار تاتاریوں نے ملک کو تاخت و تاراج کیا۔ اور جلال الدین دیار بکر کے پہاڑوں میں غائب ہو گیا۔ اس کے بعد تاتاریوں نے جزیرہ پر حملہ کر کے بلاد خطا پر فوج کشی کی چنانچہ وہاں کا حاکم اپنے اہل و عیال سمیت آگ میں جلکر مر گیا اس کے بعد اُن لوگوں نے بلاد صقالیہ بلغاریہ وغیرہ پر حملہ کیا مگر ناکام واپس آئے سنہ ۶۳۰ھ میں شاہ روم نے تاتاریوں کی اطاعت اختیار کر لی اسی سال ابن اثیر نے وفات پائی سنہ ۶۳۳ھ میں تاتاریوں نے اربل پر حملہ کیا مگر وہاں کے باشندوں نے مال و زر دیکر پناہ حاصل کی سنہ ۶۳۴ھ میں علاؤ الدین نے وفات پائی اور غیاث الدین تخت نشین ہوا۔ اسی سال ملک العزیز حاکم حلب نے انتقال کیا اور ملک صالح تخت نشین ہوا۔ یہی خاندان ایوبیہ کا آخری خلیفہ تھا سنہ ۶۳۵ھ میں تاتاریوں نے عراق پر حملہ کیا مگر بغداد کے لوگوں نے

انھیں سخت شکست دی ۶۳۸ھ میں بابا مدعی نبوت ظاہر ہوا اور غیاث الدین نے اسکو قتل کیا ۶۳۹ھ میں تاتاریوں نے بلاد روم پر حملہ کرکے اسکو غارت کیا مگر آخر میں غیاث الدین نے کچھ نقد۔ کپڑے۔ گھوڑے اور سالانہ خراج پر صلح کرلی ۶۴۱ھ میں ۵۲ سال کی عمر پوری کرکے مستنصر نے وفات پائی کل مدت خلافت ۱۸ سال ہے نہایت عادل خلیفہ تھا مدرسہ مستنصریہ کا بانی بھی یہی ہے۔

پچیسواں سبق

مستعصم باللہ بن مستنصر کا عہد خلافت

بغداد مجھے کافی ہے

مستنصر کی وفات کے بعد ۶۴۰ھ میں اسکا بیٹا عبداللہ مستعصم باللہ مسند نشین ہوا۔ یہ نہایت ہی ضعیف اور لہو ولعب کا دلدادہ تھا۔ یہانتک کہ جب اس کے حاشیہ نشینوں نے اسے توجہ دلائی کہ یا تو تاتاریوں کے مقابلہ کی تیاری کیجیے یا اُن سے صلح کرلیجیے تو اس نے جواب دیا کہ بغداد میرے لئے کافی ہے باقی ممالک پر وہ قبضہ کرلینے کے بعد مجھسے بغداد نہ لیں گے اور نہ اسپر حملہ کرینگے جب تک میں اسمیں رہونگا یہ میرا گھر اور میری قیام گاہ ہے۔

تاتاریوں کا حملہ

مستعصم کی اس ڈھیل نے بغداد سے سلطنت عباسیہ کا خاتمہ کردیا جب تاتاری رے۔ اصفہان۔ ہمدان اور عراق کے اکثر حصوں پر اپنا اقتدار قائم کرچکے تو انھوں نے ۶۴۳ھ میں بغداد پر بھی حملہ کردیا۔ اگرچہ اس مرتبہ وہ ناکام رہے۔

مصر وشام میں غلاموں کی حکومت

دولت ایوبیہ کے خاتمہ کے بعد ۶۴۸ھ میں مصر پر غلاموں کا قبضہ ہوا جو

سلطنت ۶۴۲ھ تک قائم رہا۔ ان کا مورث اعلیٰ ملک الصالح ایوبی کا غلام تھا۔

سنی اور شیعہ

بغداد کے سنیوں اور شیعوں میں نزاع تھی جس کی وجہ سے اکثر فتنہ برپا ہو جایا کرتا تھا بلکہ جنگ وجدل تک نوبت پہونچ جایا کرتی تھی۔ اتفاقاً یہ فساد ایک دفعہ مویدالدین علقمی شیعہ کے عہد وزارت میں بھی برپا ہوا۔ ابوبکر بن خلیفہ اور رکن الدین داؤدار نے جو علقمی سے سخت نفرت رکھتے تھے فوج کو شیعوں کی مخالفت پر آمادہ کیا۔ یہ بات علقمی کو ناگوار ہوئی اس نے فوراً تاتاریوں کو بغداد پر حملہ کی دعوت دی۔

بغداد پر تاتاریوں کا حملہ

اس پیغام کے پہونچتے ہی تاتاری جماعت اپنے سردار ہلاکو خاں[1] کی ماتحتی میں بغداد آپہونچی۔ پہونچتے ہی شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اور سنگ باری شروع کر دی خلیفہ نے تمام ارکین کو جمع کر کے مشورہ طلب کیا۔ علقمی نے مشورہ دیا کہ تاتاریوں کو تحائف دیکر اپنے سے خوش کرنا چاہیے مگر داؤدار نے اس رائے کی مخالفت کی اور کہا کہ یہ اپنے کو بچا کر ہمیں تباہ کرنا چاہتا ہے یہ ہرگز نہ ہوگا۔

فیصلہ کن جنگ

آخر کار طویل گفتگو کے بعد یہ طے ہوا کہ ہمیں تاتاریوں کا مقابلہ کرنا چاہیے چنانچہ رکن الدین داؤدار کی ماتحتی میں ایک فوج مقابلہ کے لیے تیار ہوئی مگر ناکام رہی اور فوج دو حصوں میں منقسم ہو گئی ایک حصہ شام کی طرف ہٹ گیا اور دوسرا بغداد میں داخل ہوا۔

---

[1] چنگیز خاں کے پوتے کا نام ہے ۱۲

ہلاکو اور علقمی

شکست کے بعد علقمی نے ہلاکو سے امن طلب کیا اسنے اسے امن دیدیا پھر علقمی خلیفہ کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ سلطان روم کی طرح ہلاکو آپ کو بھی اماں دیکر مسند پر باقی رکھیگا۔ بلکہ وہ آپکے لڑکے ابوبکر سے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اس حیلہ سے اسنے خلیفہ کو ہلاکو کے پاس جانے پر رضامند کیا

مستعصم اور ارکین سلطنت کا قتل

اسکے بعد مستعصم اپنے ارکین سلطنت کے ساتھ ہلاکو کے پاس پہونچا اس نے ان سب کو ایک خیمہ میں ٹھیرایا پھر علقمی کی استدعا پر بغداد کے فقہا اور سادات بھی خیمہ میں پہونچ گئے۔ جب سب جمع ہو گئے تو تاتاریوں کی تلواروں نے چمک کر سب کا کام تمام کردیا چھوٹے بچوں کو قید کیا۔ علقمی اس غارت سے نہایت مسرور تھا مگر ہلاکو نے اسے بھی قتل کردیا اس جرم میں کہ اس نے اپنے آقا کے ساتھ بے وفائی کی تھی۔

بغداد میں تاتاریوں کے مظالم

اسکے بعد تاتاریوں نے بغداد میں چالیس دن تک قتل عام کیا وہاں کی ہر چیز کی اباحت کا اعلان کردیا۔ تلواریں چاروں طرف چمکنے لگیں۔ خلفاء کے محل لوٹے گئے۔ خزائن و ذخائر غارت کیے گئے۔ تعلیم گاہیں برباد کی گئیں کتابیں دریائے دجلہ میں پھینکدی گئیں یہانتک کہ پانی کا رنگ متغیر ہو گیا۔

دولت عباسیہ کا خاتمہ

مستعصم نے ۵۰ سال کی عمر پائی اور تقریباً ۱۶ سال تخت نشین رہا اسکے قتل ہونے کے بعد بغداد سے دولت عباسیہ کا خاتمہ ہو گیا بغداد ۵۲۴ سال تک

یعنی ۱۳۲ھ (سفاح کی مسند نشینی) سے ۶۵۶ھ (حملہ تاتار) تک عباسی اقتدار کا مرکز رہا اسی اثناء میں ۳۷ خلفاء مسند نشین خلافت ہوئے اس عہد میں مسلمانوں کی تعداد ۱۰ کروڑ تک پہونچ چکی تھی واللہ وارث الارض ومن علیہا وہو خیر الوارثین۔

مصر میں خلافت عباسی کی تجدید

فتنہ تاتار کے بعد ساڑھے تین سال تک کے لئے خلافت عباسیہ کا سلسلہ بالکل منقطع ہو گیا۔ اسکے بعد مصر میں اس خلافت کی پھر تجدید ہوئی اور ۲۵۵ سال تک باقی رہی اس عرصہ میں ۱۵ خلیفہ تخت نشین ہوئے مگر سوائے خطبہ کے کوئی اختیار انھیں حاصل نہیں تھا۔ ہم ذیل میں اُن خلفاء کے نام اور مختصر حالات لکھتے ہیں

مستنصر

اس کا نام ابو القاسم احمد بن ظاہر ہے فتنہ تاتار کے وقت یہ بغداد میں نہیں تھا اسی لئے بچکر مصر پہونچ گیا۔ اس وقت وہاں غلاموں کی حکومت تھی اور سلطان ملک الظاہر بیبرس بندقداری مسند نشین تھا۔ اس نے وہاں جاکر اپنا خاندان ظاہر کیا اس نے اسکے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی اور حکم دیا کہ خطبوں میں مستنصر کا نام پڑھا جاوے پھر تمام لوگوں نے اس سے بیعت کر لی بیعت کے بعد مستنصر نے تاتاریوں سے جنگ کرنے کیلیے عراق پر لشکر کشی کی مگر تاتاریوں نے اسکو شکست دی اور ساری فوج تتر بتر ہو گئی اسکے بعد وہ ایسا غائب ہوا کہ کچھ پتہ نہ چلا۔

الحاکم بامر اللہ

اسکا نام ابو العباس احمد بن علی ہے۔ یہ فتنہ تاتار میں حلب بھاگ گیا تھا وہاں بہت سے لوگوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ مستنصر کے غائب ہونیکی خبر سنکر اس نے بیبرس سے خط کتابت شروع کی۔ اس نے اسے قاہرہ میں بلاکر بیعت کر لی۔ حاکم نے ۴۰ سال تک خلافت کرنیکے بعد ۷۰۱ھ میں وفات پائی اور مصر میں دفن ہوا یہ پہلا عباسی خلیفہ ہے جو مصر میں دفن ہوا

دولت عثمانیہ کا آغاز اور دمشق پر تاتاریوں کا حملہ

۶۹۹ھ میں دولت عثمانیہ کا آغاز ہو جو آج ہماری خلافت کی محافظ ہے اسی سال تاتاریوں نے دمشق پر حملہ کیا اگرچہ سلطان ظاہر نے مقابلہ کر کے بہت سے تاتاریوں کو تہ تیغ کیا۔ مگر آخر میں شکست ہو گئی۔ اور تاتاریوں نے دمشق پر بھی وحشیانہ مظالم کئے۔

مستکفی بامر اللہ

حاکم بامر اللہ کے بعد ۷۰۱ھ میں۔ اسکا بیٹا ابو الربیع سلیمان مستکفی بامر اللہ ۱۷ سال کی عمر میں خلیفہ ہوا ۷۴۰ھ میں ۵۰ سال کی عمر پوری کر کے بمقام قوص اس نے وفات پائی۔ کل مدت خلافت ۳۲۔سال ہے۔

واثق باللہ اور حاکم بامر اللہ

مستکفی نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے احمد کو ولی عہد بنایا تھا مگر سلطان محمد قلاؤون نے اسے نامنظور کیا اور ابراہیم واثق باللہ بن مستمسک باللہ سے بیعت کر لی۔ مگر وہ نہایت بد چلن اور عیاش تھا اس لیے سلطان نے ایک سال چند ماہ کے بعد اس کو معزول کر دیا۔ اور حاکم بامر اللہ ابو العباس احمد بن مستکفی کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس نے امور خلافت کو بطریق احسن انجام دیا کل مدت خلافت ۱۲ سال ہے۔ ۷۵۳ھ میں اس نے وفات پائی۔

معتضد اور متوکل علی اللہ

حاکم بامر اللہ کے بعد اسکا بھائی معتضد باللہ ابو بکر بن مستکفی خلیفہ ہوا

۱۰ سال تک امور خلافت کو انجام دینے کے بعد ۳۶۳ھ میں اس نے وفات پائی اور اس کا لڑکا متوکل علی اللہ ابو عبداللہ محمد بن معتضد خلیفہ ہوا اس نے ۹۰۳ھ میں وفات پائی کل مدت خلافت ۴۵ سال ہے +

سبز نشان

متوکل کے عہد خلافت میں ۔ ملک الاشرف منصور نے حکم دیا کہ اشراف لوگ اپنے عماموں پر سبز نشانات لگائیں تاکہ عام لوگوں سے ممتاز رہیں اسی حکم کے متعلق عبداللہ بن جابر اعمیٰ نے لکھا ہے ۔

جعلوا الابناء الرسول علامۃ

ان العلامۃ شان من لم یشھر

فرزندان رسول کو نشان لگانے کا حکم دیا گیا ۔ حالانکہ نشان اس شخص کو چاہیے جو مشہور نہ ہو ۔

نور النبوۃ فی کریم وجوھھم

یغنی الشریف عن الطراز الاخضر

انکی شریف پیشانیوں پر نبوت کا نور چمکتا ہے جو انھیں سبز نشان سے مستغنی کر دیتا ہے ۔

تیمور لنگ

متوکل ہی کے عہد خلافت ۷۷۳ھ میں تیمور لنگ ابن اسکلی نے ماوراء النہر کے ایک گاؤں کش نامی میں خروج کیا پہلے یہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے ساتھ لوٹ مار کیا کرتا تھا پھر بلاد ماوراء النہر پر قبضہ کر لیا ۔ اس کے بعد تاتاریوں سے مل گیا اور خراسان ۔ سجستان ۔ ہندوستان ، بغداد ۔ بلاد روم وغیرہ پر لشکر کشی کی اور ایسے دردناک مظالم برپا کیے ۔ کہ چنگیز سن کر درندے

بھی کانپ اٹھیں گے ۸۰۸ھ میں ۸۰ سال کی عمر پوری کرکے تیمور نے زار کے نواح میں وفات پائی مدت حکومت ۳۷ سال ہے۔

مستعین اور معتضد

متوکل کے بعد اسکا بیٹا مستعین باللہ ابو الفضل عباسی خلیفہ ہوا ۱۶ سال تک حکومت کرنے کے بعد ۸۳۳ھ میں اس نے وفات پائی اور اور اسکا بھائی معتضد باللہ ابو الفتح داؤد بن متوکل تخت نشین ہوا ۱۲ سال حکومت کرنے کے بعد ۸۴۵ھ میں اس نے وفات پائی۔

متکفی اور قائم

معتضد کے بعد اسکا بھائی متکفی باللہ ابو الربیع سلیمان بن متوکل خلیفہ ہوا اسنے ۶۳ سال کی عمر میں ۸۵۵ھ میں وفات پائی مدت خلافت دس سال ہے متکفی کے بعد اسکا بھائی قائم بامر اللہ ابو البقار حمزہ متوکل تخت نشین ہوا اس نے خلافت کی عزت میں بہت کچھ اضافہ کردیا۔ مگر آخر میں ملک الاشرف سے رنجش ہوجانیکی وجہ سے اسکندریہ چلا گیا اور ۸۶۳ھ میں وفات پائی ۷۰ سال کی عمر پائی کل مدت خلافت ۴۲ دن ہے۔

مستنجد اور متوکل

قائم کے بعد مستنجد ابو المحاسن یوسف بن متوکل خلیفہ ہوا اس نے دو برس فالج میں مبتلا ہوکر ۸۸۴ھ میں وفات پائی ۹۰ سال کی عمر تھی مدت خلافت ۲۰ سال ہے اس کے بعد متوکل علی اللہ ابو العز عبد العزیز

بن یعقوب کے ہاتھ پر بیعت ہوئی اس نے ۱۹ سال فرمانروائی کی اور ۹۱۲ھ میں وفات پائی۔

مستمسک اور متوکل علی اللہ

متوکل علی اللہ کے بعد مستمسک باللہ ابوالصبر یعقوب بن عبدالعزیز خلیفہ ہوا اس نے ۲۴ سال حکومت کی اور ۹۲۰ھ میں وفات پائی اسکے بعد متوکل علی اللہ محمد بن یعقوب مستمسک خلیفہ ہوا۔

بنوعثمان کا دور خلافت

متوکل خاندان عباسیہ کا آخری تاجدار تھا۔ اس کے عہد میں خلافت اسلامیہ بنی عباس سے منتقل ہوکر بنوعثمان میں چلی گئی۔ کیونکہ جب ۹۲۲ھ میں سلطان سلیم خاں بن سلطان بایزید خاں نے ممالک شام ومصر پر قبضہ کرلیا۔ تو متوکل سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگاریں۔ یعنی علم نبوی۔ چادر مبارک۔ سیف مقدس۔ وغیرہ بھی لے لیں۔ اور حرمین شریفین کی کنجیاں بھی اپنے ہاتھ میں لے لیں متوکل ان سب امانتوں کو سپرد کرنے کے بعد خود بھی سلطان کے ساتھ قسطنطنیہ چلا گیا۔ اخیر میں جب بوڑھا ہوا تو مصر آنے کی اجازت چاہی۔ سلطان نے اجازت دیدی۔ اور اخراجات بھی اپنے ذمہ لئے ۹۴۵ھ میں متوکل نے مصر میں وفات پائی اور خلافت بنوعثمان کا آغاز ہوا ان الملک للہ یورثہ من یشاء۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

ا۔ مستعصم کب خلیفہ ہوا۔ اراکین سلطنت نے جب تاتاریوں کے مقابلہ کی طرف

توجہ دلائی تو اس نے کیا جواب دیا؟۔
۲۔ تاتاریوں نے بغداد پر کب حملہ کیا۔ غلاموں کی حکومت کا آغاز کب ہوا؟
۳۔ بغداد میں سنی و شیعہ میں کیونکر جھگڑا ہوا؟۔
۴۔ بغداد پر تاتاریونکا فیصلہ کن حملہ کب ہوا؟۔
۵۔ خلیفہ کو ہلاکو خاں کے پاس کس نے پہونچایا۔ ہلاکو نے خلیفہ اور اعیان حکومت کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ علقمی کے ساتھ کیا سلوک ہوا۔ تاتاریوں نے بغداد پر کیا مظالم کیئے؟۔
۶۔ مستعصم کی مدت، خلافت عمر اور مختصر سیرت بیان کرو؟۔
۷۔ دولت عباسیہ کا خاتمہ کب ہوا۔ اور کب تک اسکا اقتدار قائم رہا۔ کل کتنے خلیفہ ہوے اس زمانہ میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟۔
۸۔ فتنہ تاتار کے بعد کتنی مدت تک خلافت کا سلسلہ منقطع رہا اس کے بعد بغداد سے منتقل ہوکر خلافت کہاں گئی؟۔
۹۔ مصر میں عباسیوں کی خلافت کتنے سال رہی اور کتنے خلیفہ ہوئے ان کے حالات بیان کرو؟۔
۱۰۔ مستنصر اور حاکم کے مختصر حالات بیان کرو؟۔
۱۱۔ دولت عثمانیہ کا ظہور کب ہوا؟۔
۱۲۔ دمشق میں تاتاریوں نے کیا کیا؟۔
۱۳۔ مستکفی۔ واثق اور حاکم کے مختصر حالات بیان کرو؟۔
۱۴۔ اشراف کے لئے سبز علامات کا حکم کب ہوا؟۔
۱۵۔ تیمور لنگ کب ظاہر ہوا اس نے کیا مظالم کیئے؟۔
۱۶۔ خلافت منتقل ہوکر بنی عثمان میں کب گئی؟

گذشتہ سبق کا خلاصہ

مستعصم ۶۴۱ھ میں خلیفہ ہوا۔ نہایت ضعیف الرائے اور عیش پرست خلیفہ تھا اس کے دور خلافت ۶۴۳ھ میں تاتاریوں نے بغداد پر حملہ کیا مگر ناکام رہے ۶۴۸ھ میں مصر اور شام پر غلاموں کی حکومت قائم ہوئی + اور ۹۲۳ھ تک باقی رہی اس کے بعد بغداد کے وزیر علقمی شیعہ نے خفیہ طور پر تاتاریوں کو بغداد پر حملہ کرنے کے لئے طلب کیا چنانچہ انھوں نے ۶۵۵ھ میں حملہ کر کے بغداد کا محاصرہ کر لیا۔ اہل بغداد بہت بحث و مباحثہ کے بعد مقابلہ کے لئے آمادہ ہوئے مگر ناکام رہے تاتاریوں نے تمام اراکین سلطنت کو معہ خلیفہ کے قتل کرا دیا۔ اور علقمی کو بھی اس کے کردار کی سزا ملگئی۔ چالیس دن تک بغداد میں قتل عام رہا۔ مستعصم نے ۵۰ سال کی عمر پائی کل مدت خلافت ۱۶ سال ہے۔ اس کے قتل ہوجانے سے دولت عباسیہ کا چراغ گل ہو گیا۔ ۵۲۴ سال کی مدت میں خاندان عباسیہ کے ۳۷ خلیفہ ہوئے اس زمانہ میں مسلمانوں کی تعداد ۱۰ کرور تھی۔
فتنہ تاتار کے بعد ساڑھے تین سال تک خلافت بالکل منقطع رہی۔ اسکے بعد مصر میں مستنصر نے اس کی تجدید کی۔ اسنے تاتاریوں پر حملہ بھی کیا مگر شکست کھا کر مفقود الخبر ہو گیا۔ اس کے بعد حاکم خلیفہ ہوا اسی کے زمانہ میں ۶۹۹ھ میں دولت عثمانیہ کا ظہور رہوا اور تاتاریوں سے دمشق پر چڑھائی کی اس کے بعد مستکفی۔ پھر واثق اور حاکم و معتضد کے بعد دیگرے خلیفہ ہوئے پھر متوکل نے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ اسنے اشراف کے لئے سبز نشانات لگانے کا حکم دیا تھا تاکہ وہ عوام سے ممتاز رہیں۔
اس کے بعد تیمور لنگ کا ظہور ہوا جس نے ۳۸ سال تک طرح طرح کے فسادات روئے زمین پر برپا کئے۔

اس کے بعد - مستعین - مستکفی - قائم - مستنجد - متوکل - مستمسک - متوکل - وغیرہ یکے بعد دیگرے خلیفہ ہوئے -

متوکل کے زمانہ ۹۲۲ھ میں خلافت اسلامیہ بنی عباس سے منتقل ہوکر بنی عثمان میں چلی گئی - مصر میں عباسیوں نے ۲۵۵ سال حکومت کی -

تمت

فہرست خلفاء اسلام

ناظرین کی سہولت کے لیے ذیل میں ایک نقشہ دیا جاتا ہے جس سے دَورِ عباسیہ تک کے تمام خلفاء کرام کا سن بیعت وسن اختتام (بحساب ہجری وعیسوی) اور مدت خلافت وعمر وغیرہ ظاہر ہوتی ہے -

حضور صلی اللہ علیہ وسلم

بانی اسلام

ولادت	نبوت	ہجرت	وصال	مدت نبوت	عمر
سنہ ۵۷۱ء	سنہ ۶۰۹ء	سنہ ۶۲۲ء	سنہ ۶۳۲ء وسنہ ۱۱ھ	۲۳ سال	۶۳ سال

خلفائے راشدین

نام	سن بیعت		سن اختتام		مدت خلافت		عمر	
	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	سال	ماہ	سال	ماہ
حضرت ابوبکرؓ	سنہ ۱۱ھ	سنہ ۶۳۲	سنہ ۱۳	سنہ ۶۳۴	۲	۳	۶۳	
حضرت عمرؓ بن الخطاب	سنہ ۱۳	سنہ ۶۳۴	سنہ ۲۳	سنہ ۶۴۴	۱۰	۶	۶۳	
حضرت عثمانؓ بن عفان	سنہ ۲۳	سنہ ۶۴۴	سنہ ۳۵	سنہ ۶۵۵	۱۲	+	۸۲	
حضرت علیؓ ابن ابی طالب	سنہ ۳۵	سنہ ۶۵۵	سنہ ۴۰ھ	سنہ ۶۶۱	۴	۹	۶۳	
حضرت حسنؓ بن علیؓ	سنہ ۴۰	سنہ ۶۶۱	سنہ ۴۱	سنہ ۶۶۲	+	۶	۴۷	

خلافت امویہ

نام	سن بیعت		سن اختتام		مدت خلافت		عمر
	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	سال	ماہ	سال
معاویہ بن ابی سفیان	۴۱	۶۶۱	۶۰	۶۸۱	۱۹	۳	۸۰
یزید بن معاویہ	۶۰	۶۸۱	۶۴	۶۸۴	۳	۶	۳۸
معاویہ بن یزید	۶۴	۶۸۴	۶۴	۶۸۴	۰	۳	۲۳
مروان بن حکم	۶۴	۶۸۴	۶۵	۶۸۴	۰	۹	۶۳
عبدالملک بن مروان	۶۵	۶۸۴	۸۶	۷۰۵	۲۱	۰	۷۶
ولید بن عبدالملک	۸۶	۵۰۷	۹۶	۷۱۴	۹	۷	۴۲
سلیمان بن عبدالملک	۹۶	۷۱۴	۹۹	۷۱۷	۲	۸	۴۵
عمر بن عبدالعزیز	۹۹	۷۱۷	۱۰۱	۷۲۰	۲	۵	۳۹
یزید بن عبدالملک	۱۰۱	۷۲۰	۱۰۵	۷۲۴	۴	۱	۴۰
ہشام بن عبدالملک	۱۰۵	۷۲۴	۱۲۵	۷۴۳	۱۹	۹	۵۵
ولید بن یزید	۱۲۵	۷۴۳	۱۲۶	۷۴۴	۱	۲	۴۰
یزید بن ولید	۱۲۶	۷۴۴	۱۲۶	۷۴۴	۰	۶	۴۶
ابراہیم بن ولید	۱۲۶	۷۴۴	۱۲۷	۷۴۴	۰	۴	۴۷
مروان جعدی	۱۲۷	۷۴۴	۱۳۲	۷۵۰	۵	۱۰	۶۲

خلافت عباسیہ

نام	سن بیعت		سن اختتام		مدت خلافت		عمر
	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	سال	ماہ	سال
ابوالعباس سفاح	۱۳۱	۷۵۰	۱۳۶	۷۵۴	۴	۰	۳۳
ابوجعفر منصور	۱۳۶	۷۵۴	۱۵۸	۷۷۵	۲۲	۰	۶۳
مہدی بن منصور	۱۵۸	۷۷۵	۱۶۹	۷۸۵	۱۰	۰	۴۳
ہادی بن مہدی	۱۶۹	۷۸۵	۱۷۰	۷۸۶	۱	۳	۶۲
ہارون الرشید	۱۷۰	۷۸۶	۱۹۳	۸۰۹	۲۳	۲	۴۷
امین بن ہارون	۱۹۳	۸۰۹	۱۹۸	۸۱۳	۴	۸	۲۸
مامون بن رشید	۱۹۸	۸۱۳	۲۱۸	۸۳۳	۲۰	۰	۴۸
معتصم بن رشید	۲۱۸	۸۳۳	۲۲۷	۸۴۲	۸	۸	۳۸
واثق بن معتصم	۲۲۷	۸۴۲	۲۳۲	۸۴۷	۵	۹	۳۲
متوکل بن معتصم	۲۳۲	۸۴۷	۲۴۷	۸۶۱	۱۴	۹	۴۰
منتصر بن متوکل	۲۴۷	۸۶۱	۲۴۸	۸۶۲	۰	۶	۲۶
مستعین بن معتصم	۲۴۸	۸۶۲	۲۵۲	۸۶۶	۳	۹	۳۱
معتز بن متوکل	۲۵۲	۸۶۶	۲۵۵	۸۶۸	۲	۷	۲۴
مہتدی بن واثق	۲۵۵	۸۶۸	۲۵۶	۸۶۹	۰	۱۱	۳۸
معتمد بن متوکل	۲۵۶	۸۶۹	۲۷۹	۸۹۲	۲۱	۶	۵۰
معتضد بن موفق	۲۷۹	۸۹۲	۲۸۹	۹۰۲	۹	۹	۴۷

مکتفی بن معتضد	۲۸۹	۹۰۲	۲۹۵	۹۰۸	۶	۶	۳۲
مقتدر بن معتضد	۲۹۵	۹۰۸	۳۲۰	۹۳۲	۲۵	۰	۳۸
قاہر بن معتضد	۳۲۰	۹۳۲	۳۲۲	۹۳۴	۱	۶	۳۵
راضی بن مقتدر	۳۲۲	۹۳۴	۳۲۹	۹۴۰	۶	۰	۳۲
متقی بن مقتدر	۳۲۹	۹۴۰	۳۳۳	۹۴۴	۴	۰	۶۰
مستکفی بن مکتفی	۳۳۳	۹۴۴	۳۳۴	۹۴۵	۱	۴	۴۲
مطیع بن مقتدر	۳۳۴	۹۴۵	۳۶۳	۹۷۳	۲۹	۵	۶۳
طائع بن مطیع	۳۶۳	۹۷۳	۳۸۱	۹۹۱	۱۷	۸	۷۶
قادر بن اسحٰق	۳۸۱	۹۹۱	۴۲۲	۱۰۳۱	۴۱	۱	۸۶
قائم بن قادر	۴۲۲	۱۰۳۱	۴۶۷	۱۰۷۴	۴۴	۹	۷۶
مقتدی بن محمد	۴۶۷	۱۰۷۴	۴۸۷	۱۰۹۴	۱۹	۸	۳۸
مستظہر بن مقتدی	۴۸۷	۱۰۹۴	۵۱۲	۱۱۱۸	۲۵	۰	۴۱
مسترشد بن مستظہر	۵۱۲	۱۱۱۸	۵۲۹	۱۱۳۴	۱۷	۷	۴۳
راشد بن مسترشد	۵۲۹	۱۱۳۴	۵۳۰	۱۱۳۵	۰	۱۱	۳۰
مقتفی بن مستظہر	۵۳۰	۱۱۳۵	۵۵۵	۱۱۶۰	۲۴		۶۶
مستنجد بن مقتفی	۵۵۵	۱۱۶۰	۵۶۶	۱۱۷۰	۱۱	۰	۴۸
مستضی بن مستنجد	۵۶۶	۱۱۷۹	۵۷۵	۱۱۷۹	۹	۰	۳۹
ناصر بن مستضی	۵۷۵	۱۲۲۵	۶۲۲	۱۲۲۵	۴۶	۱۱	۷۰
ظاہر بن ناصر	۶۲۲	۱۲۲۵	۶۲۳	۱۲۲۶	۰	۹	۵۲
مستنصر بن ظاہر	۶۲۳	۱۲۲۶	۶۴۱	۱۲۴۳	۱۸	۰	۵۲
مستعصم بن مستنصر	۶۴۱	۱۲۴۳	۶۵۶	۱۲۵۸	۱۶	۰	۵۰

تمّت

سرڈاکٹر شیخ محمد اقبال ایم۔اے کی مقبول عام نظمیں

مکمل ترانہ ترانہ سے مراد گیت ہے۔ یعنی اس میں تین ترانے ہیں مسلمان بچوں کے لئے ڈاکٹر صاحب نے لکھے ہیں۔ تاکہ بچے مخرب الاخلاق گیت زبان پہ نہ لائیں۔ ان کو پڑھ کر دل بہلایا کریں .... قیمت ۲ ر

فریاد امت یہ نظم ڈاکٹر صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب بابرکات میں تخیلاً نعتیہ رنگ میں عرضداشت کے طور پر لکھی ہے۔ نہایت دلکش نظم ہے۔ پڑھتے ہوئے دل پر ایک خاص اثر پیدا کرتی ہے۔ گویا پوری پوری فریاد رسی حاصل ہوتی ہے۔ قیمت ۳ ر

نالۂ یتیم ڈاکٹر صاحب نے ایک لاوارث بچے کی حقیقت کو مدنظر رکھ کر نہایت درد افزا اور بھرے ہوئے دل سے یہ نظم لکھی ہے پڑھنے سے ہر ایک دردمند کے دل پر خواہ مخواہ ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور انسانی ہمدردی تقاضا کرتی ہے کہ یتامیٰ کی دلجوئی کی جائے اور ان کے حال پر شفقت کی نظر رکھی جاوے قیمت صرف .... ۳ ر

شکوہ ترجمان حقیقت سرڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔اے پی ایچ ڈی بیرسٹر ایٹ لا لاہور نے نیازمندانہ شکائتیں جو عام مسلمانوں کو اپنے خدا سے تھیں ایک ناز کے ساتھ کی ہیں یہ نظم عام طور پر نہایت مقبول ہوئی ہے بار بار پڑھنے سے لطف آتا ہے قیمت .... ۲ ر

ملنے کا پتہ

صدیق بکڈپو لکھنؤ

انقلاب فرانس

جو مشہور سچے ناول ثورۂ فرنسا کا اُردو ترجمہ ہے

اس مشہور تاریخی انقلاب پر روشنی ڈالتا ہے جس کے لیے فرانسیسی قوم نے فرقہ وارانہ تنازعات بالائے طاق رکھ کر متحدہ اور متفقہ جد و جہد کی اور استبداد اور مطلق العنانی کے بت کو توڑنے کے لئے اپنا خون پانی ایک کر دیا اور آخرکار بادشاہ کو شکست دیکر قوم نے فتح حاصل کی - اس ناول میں آپکو صدہا فتح و شکست کے پر شوکت نظارے ملیں گے انقلابی تحریک اس کی نشوونما خفیہ انجمنیں - سیاسی خونریزیاں - جذبات انسانی کا مدوجزر - اندرونی اور بیرونی سازشیں - یورپین سازباز - قلعہ باسٹیل کے خونریز ہنگامے - قوم کی بہادرانہ جانبازی و سرفروشی - صبر و استقلال اور اس کے کامیاب نتائج - قیمت قسم اول عہ - قیمت قسم دوم ۱۲ ر

مترجمہٗ

مولوی عبدالرزاق صاحب سابق ڈیٹر پیغام و الجامعہ

ملنے کا پتہ

صدیق بک ڈپو لکھنؤ

زنانہ کتب خانہ

شوکت آرا بیگم اول	۱ے	تذکرۃ الحبیب	عہ/	ذکر مبارک	۸/	ہم جولی	۶/
درس حیات	۱ے/	واجب الوجود	عہ/	الزہرا	۱۲/	عرض محبت	۴/
عفت المسلمات	۶/	عورتوں کی انشا	عہ/	بہشتی جھومر	۸/	قرۃ العین	۳/
خاتون جنت	۱۰/	بیوی کی تعلیم	۴ہر	پیاری سہیلی	۱۱/	سیر یورپ	ے/
سوکن کا جلاپا	۶/	حلیمہ خانم	۱۲/	لاڈلا بیٹا	۳/	بچوں کی پرورش	۶/
بیوی کی تربیت	عہ/	تربیت اطفال	۴ہر	سوانح محمد صاحب	۶/	بشریٰ	۸/
بہشتی گوہر	۱۰/	میلاد نامہ	عہ/	بچوں کی کہانیاں	۱۰/	بنت الرسول	۵/
تہذیب نسوان	۶/	نبات النعش	۹/	امام حسین	۴/	زنانہ خطوط	۵/
تہذیب نسوان	۶/	مراۃ العروس	۹/	امام حسین	۴/	اختر النسا	۴/
مخدرات	۴ہر	اولاد کی شادی	عہ/	نبات النعش	۹/	قومی گیت	۵/
مخدرات تیموریہ	۶/	رویائے صادقہ	عہ/	شب زندگی اول	عہ/	تعلیم نسوان	۲/
اقبال دولہن	۴ہر	حرز طفلان	عہ/	؍؍ دوم	عہ/	بہترین جہیز	۲/
برکات سلطانی	۸/	سگھڑ بیٹی	عہ/	آئینہ زندگی	۴/	بیوہ کی مناجات	۳/
سیرۃ عائشہ رض	۱۰/	فغان اشرف	۴ہر	صحت النسا	عہ/	پردہ نسوان	۴/
حسن معاشرت	۴ہر	شمع ہدایت	۱۲/	سبیل الجنان	۶ہر	انشائے نسوان	۶/
جواہر ریزے	۴/	محرم نامہ	عہ/	صحابیات	۶ہر	آغاز اسلام	۱۲ و ۱۶
سیرۃ الکبریٰ	۴ہر	صبح زندگی	۴ہر	۱۶ کہانیاں	۱۰/	حوران جنت	۴/
ایامی	۴ہر	شام زندگی	۴ہر	۱۷ کہانیاں	۱۲/	نور جہاں بیگم	۴/۸

ملنے کا پتہ:- صدیق بکڈپو لکھنؤ

مصنفین اردو کے

دل و دماغ کا عطر

ان کی نادر و نایاب تالیفات و تصانیف ہیں۔ جن کا سب سے بڑا مخزن

صدیق بک ڈپو لکھنؤ ہی

فہرست مفت طلب فرمایئے

اور ملاحظہ کیجیے کہ کیسا نادر ذخیرہ ملک کے مختلف حصوں سے فراہم کرکے یکجا کیا گیا ہے۔ تاکہ شائقین کو مختلف مقامات پر فرمایش بھیجنے اور متعدد بار پارسل چھڑانے اور اپنا قیمتی روپیہ نذر ڈاک کرنے سے نجات ملے اور تمام قدیم و جدید کتابیں ایک ہی جگہ سے مل جائیں۔ جب کبھی کتاب کی ضرورت ہو۔ ہمیں فراموش نہ کریں۔

آپ کا خادم

منیجر